القول السديد

في

علم التجويد

القول السدید فی علم التجوید

جمع وترتیب ــــــ قاری سلمان احمد حفظہ اللہ تعالیٰ
نظرثانی وتصحیح ــــــ قاری محمد ابراھیم حفظہ اللہ تعالیٰ
صفحات ــــــ 120
اشاعت ــــــ 2021ء
ناشر ــــــ الوقف القرآنی الخیری
کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیۃ

یطلب من

الوقف القرآنی الخیری
کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیۃ

Phone: 049-4513116 Mob: 0333-4358421, 0333-4434193
049-4513115 Mob: 0333-4084583, 0300-4710319
www.quraancollege.com Email. info@quraancollege.com

دارالسلام
کتاب وسنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
DARUSSALAM

لاہور شورومز: 36-لوئر مال 373 24 034 | اردو بازار 371 20 054 | لبرٹی 357 73 850 | ڈیفنس Y-بلاک 042 356 92 610
اسلام آباد 051 228 15 13 | ملتان 061 622 00 24 | فیصل آباد 041 26 11 944 | کراچی شورومز: مین طارق روڈ 021 343 939 36 | گلشن چورنگی 021 349 939 38

وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا

اَلْقَوْلُ السَّدِيدُ

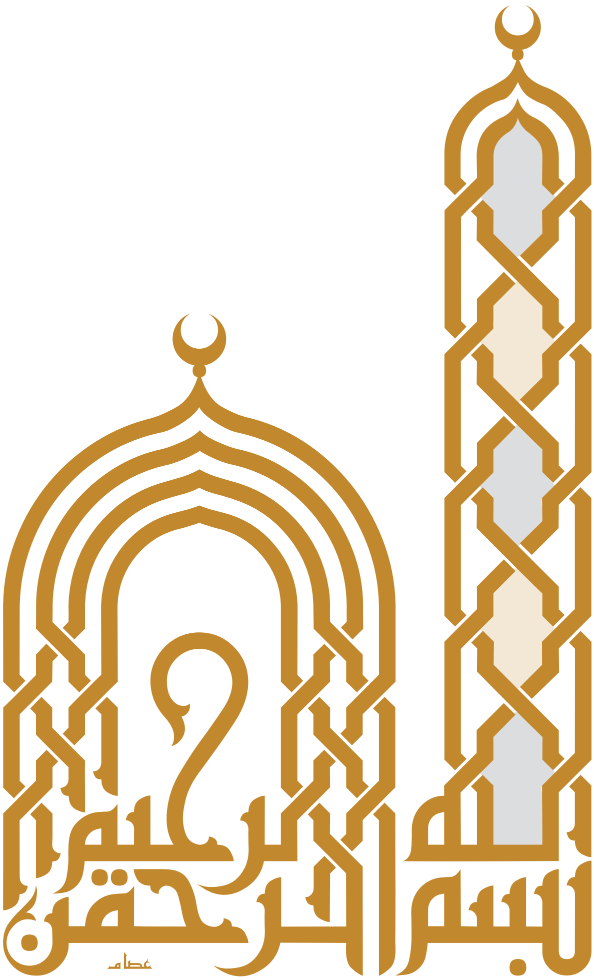
فِی

عِلْمِ التَّجْوِيدِ

جمع وترتیب: قاری سلمان احمد حفظہ اللہ تعالیٰ
فاضل القراءات العشر

نظر ثانی وتنقیح: قاری محمد ابراهیم حفظہ اللہ تعالیٰ
فاضل مدینہ یونیورسٹی

الوقف القرآنی الخیری
کلیۃ القرآن الکریم والتربیۃ الاسلامیۃ



اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔

فہرست

تقدیم

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی حقیقی کلام ہے جو کہ عربی زبان میں نازل ہوا، جیسا کہ قرآن میں اس بات کی صراحت ہے:

﴿ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ۝ ﴾

''(قرآن کا نزول) صاف عربی زبان میں ہے۔''[1]

اللہ تعالیٰ نے جبریل امین علیہ السلام کو جب یہ قرآن دے کر بھیجا تو ساتھ پڑھنے کی کیفیت بھی بیان کردی اور فرمایا:

﴿ وَرَتَّلْنَٰهُ تَرْتِيلًا ۝ ﴾

''اور ہم نے اس قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر (ترتیل کے ساتھ) پڑھا ہے۔''[2]

اور اسی کیفیت کی طلب اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کی اور حکم فرمایا:

﴿ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ۝ ﴾

''اور آپ بھی (اے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم!) قرآن مجید کو ترتیل کے ساتھ (ٹھہر ٹھہر کر) پڑھیں۔''[3]

اس آیت میں صرف ترتیل ہی کا حکم نہیں دیا بلکہ اس امر کی تاکید اور شدت ضرورت کو واضح کرنے کے لیے ﴿ تَرْتِيلًا ﴾ مصدر بھی لایا گیا جو کہ ترتیل کی ضرورت میں مبالغے اور مزید تاکید کو واضح کر رہا ہے۔

[1] الشعرآء 195:26. [2] الفرقان 32:25. [3] المزمل 4:73.

غرض یہ کہ رسول اللہ ﷺ قرآن مجید کو ترتیل کے ساتھ ہی پڑھتے تھے، جیسا کہ آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے۔ [1]

قرآن مجید کو ترتیل کے ساتھ پڑھنے میں نزول قرآن کے ساتھ بڑی پیاری مماثلت بھی ہے کہ قرآن مجید کا نزول بھی ٹھہر ٹھہر کر تقریباً (23) سال میں مکمل ہوا اور پھر اس کا سبب بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے بڑی تسلی دی کہ یہ ٹھہر ٹھہر کر اتارنا اصل میں تثبیت قلب کے لیے بھی مرقع ہے اور ساتھ ہی فرمادیا کہ ہم نے بھی یوں ہی ترتیل کے ساتھ (ٹھہر ٹھہر کر) اس کو پڑھا ہے کیونکہ ترتیل کے ساتھ پڑھنے ہی سے حقیقی فائدہ ہوتا ہے کہ انسان تدبر و تفکر کے ساتھ مفاہیم کی گتھیاں سلجھاتا ہے اور شدّتِ تاثر سے قلب میں اصل جلا پیدا ہوتی ہے۔

اسی لیے ترتیل کے ساتھ پڑھنے کو باری تعالیٰ نے تلاوت کرنے کا حق گردانا ہے اور فرمایا:

﴿ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ﴾

”وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی، وہ اس کی تلاوت اس طرح کرتے ہیں جس طرح اس کی تلاوت کرنے کا حق ہے۔“ [2]

تلاوت کا حق ترتیل ہے جو کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے معلم اول محمد عربی ﷺ سے سیکھا، چنانچہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

«لَأَنْ أَقْرَأَ سُوْرَةً وَّأُرَتِّلُهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ»

”میں ایک سورت کو ترتیل کے ساتھ پڑھنے کو پورے قرآن کو ترتیل کے بغیر پڑھنے سے زیادہ محبوب رکھتا ہوں۔“ [3]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی قرآن مجید کو ترتیل کے ساتھ ہی پڑھا کرتے تھے۔ [4]

اور فرمایا کرتے تھے:

«لَا تَنْثُرُوْهُ نَثْرَ الرَّمْلِ، وَلَا تَهُذُّوْهُ هَذَّ الشِّعْرِ، قِفُوْا عِنْدَ عَجَائِبِهِ، وَحَرِّكُوْا بِهِ

[1] ابن کثیر: 559/4. [2] البقرة 121:2. [3] التبیان فی آداب حملة القرآن، ص: 70، وفتح الباری: 112/9.
[4] فتح الباری: 115/9.

الْقُلُوْبَ، وَلَا يَكُنْ هَمُّ أَحَدِكُمْ آخِرَ السُّوْرَةِ»

''قرآن مجید کو ریت کی طرح مت بکھیرو اور نہ ہی اشعار کی طرح گا کر پڑھو۔ اس کے عجائبات پر ٹھہر کر دلوں کو اس کی انگیزی سے متحرک کرو۔ تمھیں اس سورت کو جلدی جلدی ختم کرنے کی فکر نہ ہو۔''[1]

اور بعض روایات میں ہے کہ «وَلَا تَنْثُرُوْهُ نَثْرَ الدَّقْلِ» کہ ردّی کھجور کی طرح نہ پھینکو۔ گویا مطلوب ان کا یہ ہے کہ اتنا تیز نہ پڑھو کہ معانی کا خیال نہ رہے اور اتنا ڈھیلا بھی نہ پڑھو کہ اس کی ساخت ہی بدل جائے اور وہ اشعار بن جائیں۔

جناب عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسی ترتیل کو زندگی کے اندر معیارِ صحتِ قرآن بنایا اور اس پر خود بھی پابندی کی اور دوسروں کو بھی کروائی، چنانچہ موسیٰ بن یزید الکندی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

«كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُقْرِئُ الْقُرْآنَ رَجُلًا فَقَرَأَ الرَّجُلُ: ﴿إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ﴾ مُرْسَلَةً، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: مَا هٰكَذَا أَقْرَأَنِيهَا النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ كَيْفَ أَقْرَأَكَهَا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَ أَقْرَأَنِيهَا: ﴿إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ﴾ فَمَدَّهَا

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک آدمی کو قرآن پڑھا رہے تھے تو اس نے ﴿إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ﴾ کو پڑھا اور ﴿لِلْفُقَرَآءِ﴾ میں مد نہیں کی تو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے مجھے ایسے نہیں پڑھایا۔ اس آدمی نے عرض کیا: اے ابو عبد الرحمٰن! پھر بتاؤ اللہ کے رسول ﷺ نے کس طرح آپ کو پڑھایا؟ پھر انھوں نے ﴿إِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ﴾ کو پڑھا اور ﴿لِلْفُقَرَآءِ﴾ پر مد کی۔''[2]

حدیث اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ترتیل کو لازمی جز خیال کرتے، حتیٰ کہ مدود کی مقدار میں بھی کمی وبیشی برداشت نہ کرتے اور پھر ان تمام امور کی نسبت بھی رسول اللہ ﷺ کی طرف

[1] ابن كثير: 559/4. [2] السلسلة الصحيحة: 2237.

کرتے تھے۔

یہی صحابی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حکم دیا کرتے تھے:

«جَوِّدُوا الْقُرْآنَ وَزَيِّنُوهُ بِأَحْسَنِ الْأَصْوَاتِ»

''قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ پڑھا کرو اور اس کو اچھی آوازوں کے ساتھ مزین کیا کرو۔'' [1]

گویا انھوں نے ترتیل کی تفسیر یہ کی ہے۔ اسی طرح سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ترتیل کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:

«اَلتَّرْتِيْلُ هُوَ تَجْوِيْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ»

''ترتیل کا معنی حروف کی تجوید (حروف کی صحیح مخارج و صفات کے ساتھ ادائیگی) اور وقوف کی معرفت ہے۔'' [2]

یہی وہ تقریر و توضیحات اور تعامل صحابہ تھا جس کی بنیاد پر عجمیوں کی آسانی کے لیے تجوید کے قواعد مرتب کیے گئے اور انھیں قواعد (ترتیل) کے مطابق قرآن مجید کی تلاوت پر کل قیامت کو بشارت ملے گی، چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ كُنْتَ تَقْرَأُهَا»

''قاری قرآن کو کہا جائے گا کہ قرآن مجید کو پڑھتا جا اور جنت کی سیڑھیاں چڑھتا جا اور جس طرح تو دنیا میں ترتیل کے ساتھ پڑھتا تھا، آج بھی اسی طرح پڑھ۔ تیری منزل وہاں ہے جہاں تو آخری آیت کی تلاوت کرے گا۔'' [3]

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں ترتیل کی نعمت سے مالا مال فرمائے اور ہمارے دلوں میں اس ترتیل کے حصول کی حرص مزید بڑھا دے۔

[1] النشر:210/1، والوجيز للقرطبي، ص: 88. [2] النشر: 209/1، ولطائف الإشارات: 220/1، ونهاية القول المفيد، ص: 7، ومنار الهدى في الوقف والابتداء، ص: 5، وعمدة البيان، ص: 21، وشرح الجزرى لابن يالوشه، ص: 19، وشرح طيبة النشر، ص: 35، وشرح الجزرية لملا على القارى، ص: 20.
[3] سنن أبي داؤد: 1464، والترمذى: 2914، وأحمد: 196/2، وصحيح الجامع: 8122.

بقول ابن الجزری رحمہ اللہ:

فَلْيَحْرِصِ السَّعِيْدُ فِيْ تَحْصِيْلِهِ وَلَا يَمَلُّ قَطُّ مِنْ تَرْتِيْلِهِ

''پس سعادت مند کو اس (قرآن مجید) کے حصول میں حرص کرنی چاہیے اور قرآن مجید کی ترتیل میں کبھی تھکنا نہیں چاہیے۔'' [1]

بقول شاطبی رحمہ اللہ:

وَيَجْعَلُنَا مِمَّنْ يَكُوْنُ كِتَابُهُ شَفِيْعًا لَهُمْ إِذْ مَا نَسُوْهُ فَيَمْحَلَا

''اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں سے بنائے جن کی قرآنِ کریم سفارش کرے گا۔ جب (دنیا میں) انھوں نے قرآن سے پہلوتہی نہیں کی تو قرآن بھی (ان کے لیے اللہ کے حضور) جھگڑا کرے گا۔'' [2]

قارئین کرام! ہر دور میں اللہ رب العزت قرآن مجید (کو تجوید کے ساتھ پڑھنے پڑھانے) کی خدمت کے لیے چند اشخاص کو چن لیتے ہیں اور یہ بڑی سعادت مندی کی بات ہے۔ انھیں سعادت مند شخصیات میں سے محترمی ومکرمی واخی قاری سلمان احمد میرمحمدی صاحب وفقہ اللہ ہیں، جنھوں نے تجوید وقراءات سے فراغت کے بعد معروف علمی دانش گاہ (جامعہ لاہور الاسلامیہ (جامعہ رحمانیہ) لاہور) میں پانچ سال تک تجوید وقراءات کی تدریس کی۔ بعد ازاں ان کی خدمات كُلِّيَّةُ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ وَالتَّرْبِيَةِ الْإِسْلَامِيَّةِ البدر پھول نگر قصور میں حاصل کی گئیں۔ جہاں وہ گذشتہ 19 سال سے بتوفیق اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی خدمت میں مصروف عمل ہیں۔ شَكَرَ اللّٰهُ سَعْيَهٗ وَيَرْفَعُ قَدْرَهٗ وَيُبَارِكْ فِيْ جُهُوْدِهٖ. (آمین)

كُلِّيَّةُ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ وَالتَّرْبِيَةِ الْإِسْلَامِيَّةِ گزشتہ 17 سال سے ایک ماہ کے ریفریشر کورس کا گرمیوں کی چھٹیوں میں اہتمام کر رہا ہے۔ جس میں مکمل تجوید کے قواعد پڑھائے جاتے ہیں۔

چنانچہ اس بات کی اشد ضرورت محسوس ہورہی تھی کہ ایک کتابچہ ترتیب دیا جائے جو نصابی طور پر پہلی کلاس میں پڑھایا جائے اور ریفریشر کورس کے طلباء بھی اس سے مستفید ہوسکیں، چنانچہ ہمارے فاضل بھائی

[1] طيبة النشر: شعر نمبر 12. [2] متن الشاطبية: شعر نمبر 92.

قاری سلمان احمد میر محمدی نے اس ضرورت کو پورا کرنے کی بہترین سعی کی ہے اور بڑی زیرکی کے ساتھ اس کو مکمل کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کا یہ عمل میزان حسنات میں شامل فرمائے۔ آمین!

وَصَلَّى اللهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ.

خَادِمُ الْقُرْآنِ وَأَهْلِه

قاری صہیب احمد میر محمدی



مدیر

كلية القرآن الكريم والتربية الإسلامية

فرمانِ رسول ﷺ ہے:

مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ

”جو شخص کسی بھلائی کی طرف راہنمائی کرے، اسے بھی بھلائی کرنے والے کی مانند ثواب ملتا ہے۔“

(سنن أبي داود، حديث: 5129)

علمِ تجوید کی اہمیت اور مجودین کی فضیلت و تدوین

قرآن سے تجوید کی اہمیت:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی قراءت کے لیے ایک معین صفت اور خاص کیفیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا﴾ ”اور قرآن مجید کو خوب ٹھہر ٹھہر کر (ترتیل کے ساتھ) پڑھیں۔“[1]

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ترتیل کے ساتھ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

﴿وَ رَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا﴾ ”ہم نے بھی قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر (ترتیل کے ساتھ) پڑھا ہے۔“[2]

اور مزید تاکید کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّ نَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ۝﴾

”اور قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے اس لیے نازل کیا ہے کہ آپ اسے ٹھہر ٹھہر کر لوگوں کو سنائیں اور ہم نے خود بھی اسے بتدریج نازل فرمایا۔“[3]

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں شیخ عطیہ رحمہ اللہ اپنی کتاب ”غَايَةُ الْمُرِيدِ فِيْ عِلْمِ التَّجْوِيدِ“ میں فرماتے ہیں:

«لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ بِتَرَسُّلٍ وَّتَمَهُّلٍ فَإِنَّ ذٰلِكَ أَقْرَبُ إِلَى الْفَهْمِ وَأَسْهَلُ لِلْحِفْظِ»

”تاکہ آپ قرآن کی قراءت نہایت تسلی و اطمینان سے فرمائیں کیونکہ یہ فہم کے زیادہ قریب اور حفظ کے لیے زیادہ آسان ہے (اور ایسا پڑھنا تجوید کے احکام سیکھے بغیر ناممکن ہے۔)“[4]

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید جلدی جلدی پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ امت محمدیہ کو اس چیز سے بچنا چاہیے۔ بلکہ قرآن مجید کو آہستہ آہستہ تجوید کے

[1] المزمل 73:4. [2] الفرقان 25:32. [3] بنيٓ إسراءيل 17:106. [4] غاية المريد، ص:15.

ساتھ عمدہ کرکے پڑھیں اور یہی ترتیل ہے جو کہ!

① لسانی ریاضت (زبان کے ساتھ مشق کرنا)۔

② قراءت پر ہمیشگی۔

③ حروف مرقق کی ترقیق اور مفخم کی تفخیم، مقصور کی قصر، ممدود کی مد، مظہر کے اظہار، مدغم کے ادغام، مخفی کے اخفاء وغیرہ کو بلاتکلف ادا کرنے کو کہتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ﴾

”جنھیں ہم نے کتاب عطا کی، وہ اس کو اس طرح پڑھتے ہیں جس طرح پڑھنے کا حق ہے۔“ [1]

اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے امام بیضاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

«يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ، بِمُرَاعَاةِ اللَّفْظِ عَنِ التَّحْرِيْفِ وَالتَّدَبُّرِ فِي مَعْنَاهُ وَالْعَمَلُ بِمُقْتَضَاهُ»

”حق تلاوت سے مراد: الفاظ کی رعایت رکھنا کہ کہیں بدل نہ جائے اور اس کے معانی پر غور کرنا اور اس کے مطابق عمل کرنا۔“ [2]

تجوید کی اہمیت حدیث سے

سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا (وہ لوگوں میں یہ اعلان کردیں کہ

«إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُكُمْ أَنْ يَّقْرَأَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ كَمَا عُلِّمَ»

”اللہ تعالیٰ تمھیں حکم دیتے ہیں کہ تم میں سے ہر ایک ایسے ہی پڑھے جیسے اسے پڑھایا گیا ہے۔“ [3]

اُمّ المومنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے متعلق فرماتی ہیں:

«وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسُّوْرَةِ فَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا»

① البقرة 2:121. ② تفسير بيضاوي 1:393/1. ③ صحيح ابن حبان: 747، والسلسلة الصحيحة: 4/28.

”آپ ﷺ سورت کی قراءت کرتے تو خوب ٹھہر ٹھہر کر (ترتیل سے) پڑھتے حتیٰ کہ وہ اپنی اصل مقدار سے لمبی ہوجاتی۔“ [1]

ائمہ قراءۃ ومتقدمین کے اقوال سے تجوید کی اہمیت

امام جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بات میں کوئی شک نہیں کہ جس طرح امت اسلامیہ کے لیے قرآن مجید کے معانی و مفاہیم کا جاننا اور حدود کا قائم کرنا ضروری ہے، بعینہٖ اسی طرح قرآن مجید کے الفاظ کی تصحیح اور حروف کو ان صفات کی ادائیگی کے ساتھ ادا کرنا بھی ضروری ہے جو صفات ائمہ قراءت نے نبی کریم ﷺ سے متصل سند کے ساتھ حاصل کی ہیں اور ان کی مخالفت کسی صورت بھی جائز نہیں۔ [2]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جان لو کہ تمام قراء جن حروف کے مخارج، ممدود، اخفاء، ادغام، اظہار کا اعتبار کرتے ہیں، اس کو سیکھنا واجب ہے اور اس کی مخالفت حرام ہے۔ [3]

چنانچہ تجوید و ترتیل کے ساتھ پڑھنے والے شخص کی تلاوت ہی افضل عبادت بنتی ہے اور ایسا شخص ہی نیکیاں حاصل کرسکتا ہے، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَّ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ الم حَرْفٌ وَّلٰكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَّلَامٌ حَرْفٌ وَّمِيْمٌ حَرْفٌ»

”جس نے قرآن مجید کا ایک حرف تلاوت کیا، اس کے لیے ایک نیکی ہے اور وہ نیکی دس نیکیوں کے مثل ہے۔ میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔“ [4]

تلاوتِ قرآن میں مہارت رکھنے والا مقرب ترین فرشتوں کے ساتھ ہوگا جبکہ کوشش اور مشقت کے ساتھ ادائیگی کرنے والے کے لیے حقیقت میں دوگنا اجر ہے، جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِىْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ أَجْرَانِ»

[1] صحيح مسلم: 733. [2] النشر: 210/1. [3] المرقاة: 71/7. [4] جامع الترمذي: 2910.

''قرآن مجید کی عمدہ قراءت کرنے والا بزرگ، مکرم اور پاکباز فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو تلاوت کرتے ہوئے اٹکتا ہے اور اس پر مشکل ہوتی ہے، اس کے لیے دوگنا اجر ہے۔''[1]

قرآن اپنے پڑھنے والوں کے لیے روزِ قیامت سفارشی بھی بنے گا، جیسا کہ سیدنا ابوامامہ الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

«اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِّأَصْحَابِهِ»

''قرآن مجید کی تلاوت کیا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی ہوگا۔''[2]

یہ قرآن جنت کے بلند و بالا مقامات کا مستحق بھی بنائے گا، جیسا کہ سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا»

''قاری قرآن سے (قیامت کے دن) کہا جائے گا: جس طرح تو دنیا میں ترتیل کے ساتھ پڑھتا تھا، آج اسی طرح پڑھتا جا اور چڑھتا جا۔ تیرا جنت میں وہ مقام ہے جہاں تو آخری آیت مکمل کرے گا۔''[3]

علم تجوید کی تدوین

علم تجوید کی تدوین دوطریقوں سے ہوئی:

① من حيث الأداء ② من حيث القواعد

① **من حيث الأداء:** ایک مجمع علیہ بات ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں اصول علوم میں سے کسی کو بھی مدون نہیں کیا گیا، مثلاً: علم تجوید، علم الرسم، علم الضبط، اصول حدیث، اصول فقہ، اصول تفسیر وغیرہم اور نہ ہی اس کی ضرورت محسوس ہوئی۔ جس کی مندرجہ ذیل وجوہات تھیں:

① آپ ﷺ نے سیدنا جبریل علیہ السلام سے جیسے سنا، اسی انداز سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تعلیم دی کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بالمشافہ نبی کریم ﷺ سے علم حاصل کرتے تھے۔ آپ ﷺ کا وجودِ اقدس ان کے لیے کافی تھا۔

[1] صحيح مسلم: 798. [2] صحيح مسلم: 804. [3] سنن أبي داود: 1464.

② ان کو اپنے حافظے اور ضبط پر بڑا عبور تھا، چنانچہ یہی سلسلہ ایک عرصہ تک چلتا رہا یہاں تک کہ اسلامی فتوحات کا آغاز ہوا اور عجمیوں کا عربیوں میں اختلاط ہوا اور قوت حافظہ میں کمزوری آنے لگی، علاوہ ازیں بعض دوسری وجوہات کی بنا پر الحان قرآن (غلط پڑھنے) سے بچنے کے لیے ائمہ قراءات اور علمائے نحاۃ نے خدمت قرآن وسنت کے لیے اپنی طاقتیں بروئے کار لائیں اور اس سنہری علم کا وجود دنیا میں آیا جو پہلے آپ ﷺ کے زمانہ سے لوگوں کے سینوں میں محفوظ چلا آ رہا تھا۔

② **من حيث القواعد:** قواعد کو جمع کرنے والوں کے متعلق اختلاف ہے:

ابتدائی مراحل میں اس علم کو مدون اور وضع کرنے والے مندرجہ ذیل علمائے امت ہیں:

① امام خلیل بن احمد فراہیدی النحوی المقری رحمہ اللہ جو کہ 100 ہجری میں پیدا ہوئے اور 170 ہجری میں وفات پائی۔

② امام ابوعبید القاسم بن سلام رحمہ اللہ جو کہ 153ھ میں پیدا ہوئے اور 224 ہجری میں فوت ہوئے۔

③ امام عمرو بن عثمان سیبویہ رحمہ اللہ جو کہ 148 ہجری میں پیدا ہوئے اور 180 ہجری میں وفات پائی۔

④ ابوزکریا المعروف امام فراء رحمہ اللہ جو کہ 140 ہجری میں پیدا ہوئے اور 207 ہجری میں وفات پائی۔

ان کے علاوہ دیگر ائمہ قراءات اور فقہاء کے نام بھی ملتے ہیں جس سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس علم کی تدوین تقریباً دوسری صدی کے نصف (150 ہجری) سے ہوئی۔ اس سے قبل اہل عرب فطری ملکہ، قوت حافظہ، مادری مہارت وصلاحیت سے قرآن مجید کو اس کے قواعد واحکام کے مطابق ہی پڑھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان علماء کی محنتوں سے استفادے کی توفیق عطا فرمائے اور قرآن مجید کو اس کی مطلوب ادائیگی کے ساتھ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

والله المستعان وبه الثّقة وعليه التكلان.

سوالات

1. علم تجوید کی اہمیت قرآنی دلائل کی روشنی میں بیان کریں؟
2. علم تجوید کی اہمیت حدیث مبارکہ سے ثابت کریں؟
3. علم تجوید کی اہمیت ائمہ قراءات اور متقدمین کے اقوال سے واضح کریں؟
4. علم تجوید کی تدوین کب ہوئی؟
5. علم تجوید کے قواعد کو جمع کرنے والے کون تھے، بیان کریں؟
6. 150 ہجری سے پہلے لوگ قرآن مجید صحیح قواعد کے ساتھ کیسے پڑھتے تھے؟
7. قرآن مجید کی صحیح تلاوت کرنے والے کو ایک حرف کے بدلے دس نیکیوں کا اجر حدیث مبارکہ سے بیان کریں؟
8. مشقت کے ساتھ قرآن مجید کی صحیح تلاوت کرنے والے کے لیے دوگنا اجر ہے، حدیث مبارکہ سے وضاحت کریں؟
9. قرآن مجید کو صحیح پڑھنے والے کے لیے قرآن مجید کی سفارش حدیث مبارکہ سے ثابت کریں؟
10. قرآن مجید کو صحیح پڑھنے والے کے لیے یوم آخرت میں بلند و بالا مقامات کی خوشخبری والی حدیث ذکر کریں؟

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

”اور بلاشبہ یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان کیا ہے،
پھر کیا کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے؟“ (القمر 17:54)

مبادیاتِ تجوید

تجوید کا لغوی معنی

عمدہ کرنا، اچھا کرنا۔

اصطلاحی معنی

قرآنی حروف کو ان کے مخارج اور جمیع صفات کے ساتھ ادا کرنا۔

نوٹ: اکثر بڑی غلطیاں حروف کے مخارج اور صفات درست نہ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ اسی لیے ''مخارج اور صفات'' میں ماہر ہونے کو ہی ''حقیقت تجوید'' کہا جاتا ہے اور لہجہ وخوش آوازی سے پڑھنا ایک محبوب ''اندازِ تلاوت'' ہے لیکن ایسے انداز سے پڑھنا جس سے قرآن کا تقدس مجروح ہو، جائز نہیں۔

موضوع

حروف تہجی، یعنی الف سے لے کر یاء تک کے 29 حروف ، ان کو حروف ہجا اور مفردات بھی کہتے ہیں۔

غرض وغایت

تصحیح حروف یعنی تجوید پڑھنے کے بعد قرآن اس طرح ادا ہوگا جس طرح نازل ہوا ہے۔

فضیلت

یہ علم تمام علوم سے افضل ہے کیونکہ اس کا تعلق کلام اللہ سے ہے۔

حکم

تجوید کے تفصیلی قواعد کا سیکھنا فرض کفایہ ہے اور قواعد کے مطابق پڑھنا فرض عین (یعنی ہر شخص پر واجب) ہے کیونکہ تلاوتِ قرآن عبادت ہے اور ہر عبادت کی مخصوص کیفیاتِ توقیفی ہوتی ہیں جن کو بجالانے ہی سے عبادت قبول ہوتی ہے۔

ارکان تجوید

تجوید کے چار ارکان ہیں:

1. مخارجِ حروف کی پہچان
2. صفاتِ حروف کی پہچان
3. تجوید کے تمام قواعد کی پہچان
4. زبان کو حروف کی صحیح ادائیگی کا عادی بنانا

نوٹ: ادائیگی میں مکمل مہارت کسی تجربہ کار استاد سے (روبرو) سیکھے بغیر ممکن نہیں۔

سوالات

1. تجوید کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں؟
2. تجوید کا موضوع اور غرض و غایت بیان کریں؟
3. تجوید کی فضیلت اور حکم بیان کریں؟
4. ارکان تجوید کتنے اور کون سے ہیں؟

لحن اور اس کی اقسام

لحن کا لغوی معنی: غلطی۔

اصطلاحی معنی: قرآنی حروف کو قواعد تجوید کے خلاف اور غلط پڑھنا۔

لحن کی دو قسمیں ہیں: ① لحن جلی ② لحن خفی

لحن جلی

لغوی معنی: بڑی اور نمایاں غلطی۔

اصطلاحی معنی: مخارج وصفات لازمہ اور حرکات وسکنات میں غلطی کرنا۔

لحن جلی کی اقسام

1. ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدلنا، جیسے: ﴿اَلْحَمْدُ﴾ کی جگہ اَلْهَمْدُ پڑھنا۔
2. کسی حرف کو بڑھا دینا، جیسے: ﴿نَعْبُدُ﴾ کی جگہ نَعْبُدُوْا پڑھنا۔
3. کسی حرف کو کم کردینا، جیسے: ﴿اِيَّاكَ﴾ کی جگہ اِيَّكَ پڑھنا۔
4. حرکات وسکنات کو ایک دوسرے کی جگہ پر پڑھنا، جیسے: ﴿اَنْعَمْتَ﴾ کی جگہ أَنْعَمْتُ، ﴿اِهْدِنَا﴾ کی جگہ اِهِدِنَا اور ﴿صَدَقْنَا﴾ کی جگہ صَدَقْنَا پڑھنا۔
5. مخفف حرف کی جگہ مشدد اور مشدد کی جگہ مخفف پڑھنا، جیسے: ﴿مٰلِكِ﴾ کی جگہ مُلّٰكِ، ﴿اِيَّاكَ﴾ کی جگہ اِيَاكَ پڑھنا۔

لحن جلی کا حکم

یہ حرام ہے کیونکہ تلاوتِ قرآن میں ایسی غلطی بسا اوقات گناہ کبیرہ کا سبب بنتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ ذَالِكَ.

لحن خفی

لغوی معنی: چھوٹی اور پوشیدہ غلطی۔

اصطلاحی معنی: تحسینِ حروف سے تعلق رکھنے والی صفات میں کمی بیشی کرنا، مثلاً: ترقیق، تفخیم، اخفاء، ادغام، اقلاب اور مدود فرعیہ وغیرہ کو غلط ادا کرنا۔

لحن خفی کا حکم

یہ مکروہ ہے لیکن اس سے بچنا بھی ضروری ہے، تا کہ ''تلاوتِ قرآن'' کی عبادت کو کامل صحت کے ساتھ بجالا یا جاسکے۔

تلاوت قرآن کے طریقے

تحقیق — ترتیل — تدویر — حدر

① **تحقیق:** قرآن کی تلاوت انتہائی ٹھہراؤ اور صفائی سے کرنا، جیسا کہ مبتدی طلباء کو پڑھایا جاتا ہے۔

② **ترتیل:** قرآن کی تلاوت ٹھہر ٹھہر کر کرنا، جیسا کہ بالعموم جلسوں میں تلاوت کی جاتی ہے۔

③ **حدر:** قرآن کی تلاوت قدرے تیز تیز کرنا، جیسا کہ بالعموم تراویح میں پڑھا جاتا ہے۔

④ **تدویر:** قرآن کی تلاوت (ترتیل اور حدر کی) درمیانی کیفیت سے کرنا، جیسا کہ بالعموم جہری نمازوں میں پڑھا جاتا ہے۔

نوٹ: چاروں مراتب میں مخارج وصفات اور قواعد تجوید کی رعایت ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

سوالات

1. لحن کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں؟
2. لحن کی اقسام مع تعریف ذکر کریں؟
3. لحن جلی کی اقسام بیان کریں؟
4. لحن جلی اور لحن خفی کا حکم بیان کرتے ہوئے بتائیں کہ ان دونوں میں کیا فرق ہے؟
5. تلاوتِ قرآن مجید کے طریقے مع تعریفات بیان کریں؟

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ

"قرآن مجید کا ماہر لکھنے والے، انتہائی معزز اور اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو انسان قرآن مجید پڑھتا ہے اور ہکلاتا ہے۔ اور وہ (پڑھنا) اس کے لیے مشقت کا باعث ہے تو اس کے لیے دو اجر ہیں"۔

(صحیح مسلم، حدیث: 798)

ابتداء کی اقسام

تعوذ و بسملہ کے اعتبار سے

① اگر تلاوت کی ابتداء سورت کے شروع سے کی جائے تو «أَعُوْذُ بِاللهِ» کے ساتھ «بِسْمِ اللهِ» پڑھنا بھی ضروری ہے، مثلاً: أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

② اگر تلاوت کی ابتداء سورت کے درمیان سے کی جائے تو «أَعُوْذُ بِاللهِ» ضروری ہے اور «بِسْمِ اللهِ» میں اختیار ہے، مثلاً: أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ وَمِنَ النَّاسِ ۔ یا أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ وَمِنَ النَّاسِ ۔

③ اگر تلاوت کرتے کرتے کوئی سورت درمیان سے شروع ہوجائے تو صرف «بِسْمِ اللهِ» ہی پڑھیں گے، مثلاً: وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ الٓمّٓ

نوٹ: سورت توبہ کے شروع میں کسی حالت میں بھی بسملہ نہیں پڑھیں گے، یعنی چاہے تلاوت کی ابتداء سورت توبہ سے کی جائے یا پڑھتے پڑھتے سورت توبہ شروع ہو جائے۔

ابتداء کی اقسام

ابتدائے تلاوت ابتدائے سورت	ابتدائے تلاوت درمیانِ سورت	ابتدائے سورت درمیان تلاوت
تعوذ اور بسملہ دونوں ضروری ہیں۔	تعوذ ضروری اور بسملہ میں اختیار ہے۔	صرف بسملہ پڑھیں گے۔

ابتداء کی اقسام

(فصل، وصل کے اعتبار سے)

1 ابتدائے تلاوت ابتدائے سورت

(تعوذ اور بسملہ دونوں ضروری ہیں)

1. فصلِ کل ← جائز
2. فصلِ اول وصلِ ثانی ← جائز
3. وصلِ اول فصلِ ثانی ← جائز
4. وصلِ کل ← جائز

تفصیل

◆ **فصلِ کل:** استعاذہ، بسملہ اور سورت (تینوں) کو الگ الگ سانس سے پڑھنا، جیسے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

◆ **فصلِ اول وصلِ ثانی:** استعاذہ کو الگ سانس سے اور بسملہ وسورت کو دوسرے سانس سے پڑھنا، جیسے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

◆ **وصلِ اول فصلِ ثانی:** استعاذہ و بسملہ کو ایک سانس سے اور سورت کو دوسرے سانس سے پڑھنا، جیسے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

◆ **وصلِ کل:** استعاذہ، بسملہ اور سورت (تینوں) کو ایک سانس سے پڑھنا، جیسے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○

② ابتدائے سورت درمیانِ تلاوت

(صرف بسملہ پڑھیں گے۔)

①	②	③	④
فصلِ کل	فصلِ اول وصلِ ثانی	وصلِ کل	وصلِ اول فصلِ ثانی
جائز	جائز	جائز	ناجائز

تفصیل

◆ **فصلِ کل:** پچھلی سورت کا آخر، بسملہ اور اگلی سورت کی ابتداء کو الگ الگ سانس سے پڑھنا، جیسے:

وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ الٓمّٓ ○

◆ **فصلِ اول وصلِ ثانی:** پچھلی سورت کے آخر کو الگ سانس سے اور بسملہ و اگلی سورت کو دوسرے سے سانس سے پڑھنا، جیسے:

وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، الٓمّٓ ○

◆ **وصلِ کل:** پچھلی سورت کا آخر، بسملہ اور اگلی سورت کی ابتداء (تینوں) کو ایک سانس سے پڑھنا، جیسے:

وَلَا الضَّآلِّيْنَ، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، الٓمّٓ ○

◆ **وصلِ اول فصلِ ثانی:** پچھلی سورت کا آخر اور بسملہ کو ایک سانس سے اور اگلی سورت کی ابتداء کو دوسرے سانس سے پڑھنا، جیسے:

وَلَا الضَّآلِّيْنَ، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ الٓمّٓ ○ یہ وجہ ناجائز ہے۔

ابتدائے سورۃ التوبۃ درمیان تلاوت

1. **فصل** ⇩ جائز
2. **سکتہ** ⇩ جائز
3. **وصل** ⇩ جائز

تفصیل: سورۃ الانفال کوختم کرکے، سورۃ التوبۃ کی ابتداء کی جائے تو بسم اللہ پڑھے بغیر درج ذیل تین صورتیں جائز ہیں:

◆ **فصل:** سورۃ الانفال کے آخر کوالگ سانس سے اور سورۃ التوبۃ کی ابتداء کودوسرے سانس سے پڑھنا، جیسے: اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ

◆ **سکتہ:** (سورۃ الانفال کے آخر پر تھوڑا سارک کر بغیر سانس توڑے سورۃ التوبۃ سے ابتداء کرنا، جیسے:

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ○ سکتۃ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ

◆ **وصل:** سورۃ الانفال کا آخر اور سورت براءت کی ابتداء کو ایک سانس سے پڑھنا، جیسے:

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمُنْ بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ

③ ابتدائے تلاوت درمیان سورت

(تعوذ ضروری اور بسملہ میں اختیار ہے)

- **تعوذ**
  - **فصل** ⇩ جائز ہے
  - **وصل** ⇩ شرط کے ساتھ جائز ہے
  - **شرط:** آیت کے شروع میں اللہ تعالیٰ اور محبوبین (انبیاء، مومنین، جنت وغیرہ) کا نام نہ ہو۔
- **بسملہ**
  - **فصل** ⇩ (فصل کل اور وصل اول فصل ثانی) ⇩ جائز ہے
  - **وصل** ⇩ (وصل کل اور فصل اول وصل ثانی) ⇩ شرط کے ساتھ جائز ہے
  - **شرط:** آیت کے شروع میں ملعونین (شیطان اور فرعون وغیرہ) کا نام نہ ہو۔

تفصیل

❀ اگر بسملہ نہ پڑھی جائے تو درج ذیل دو صورتیں بنتی ہیں:

◆ **فصل:** استعاذہ کو الگ سانس سے اور کسی سورت کے درمیان کو دوسرے سانس سے پڑھنا، جیسے:
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ وَمِنَ النَّاسِ۔ (یہ مطلقاً جائز ہے)۔

◆ **وصل:** استعاذہ اور کسی سورت کے درمیان کو ایک سانس سے پڑھنا، جیسے: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، وَمِنَ النَّاسِ۔ (یہ شرط کے ساتھ جائز ہے)۔

شرط: یہ ہے کہ آیت کے شروع میں اللہ تعالیٰ کے ذاتی و صفاتی نام اور اسی طرح انبیائے کرام علیہم السلام، مؤمنین اور جنت کا تذکرہ نہ ہو اور نہ ہی کوئی ایسی ضمیر ہو جو ان کی طرف لوٹتی ہو، جیسے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ، اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، اَلْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ، جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا، هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ۔

❀ اگر استعاذہ کے ساتھ بسملہ بھی پڑھی جائے تو درج ذیل چار صورتیں بنتی ہیں:

◆ **فصل کل:** استعاذہ، بسملہ اور سورت کے درمیان کو الگ الگ سانس سے پڑھنا۔

◆ **وصل اول فصل ثانی:** استعاذہ اور بسملہ کو الگ سانس سے اور سورت کے درمیان کو دوسرے سانس سے پڑھنا۔ (یہ دونوں صورتیں مطلقاً جائز ہیں)۔

◆ **وصل کل:** استعاذہ، بسملہ اور سورت کے درمیان کو ایک ہی سانس سے پڑھنا۔

◆ **فصل اول وصل ثانی:** استعاذہ کو الگ سانس سے اور بسملہ و سورت کے درمیان کو دوسرے سانس سے پڑھنا۔ (یہ دونوں صورتیں شرط کے ساتھ جائز ہیں)۔

شرط: آیت کے شروع میں ملعونین (شیطان، فرعون وغیرہ) کا نام اور اسی طرح جہنم کا تذکرہ نہ ہو اور نہ ہی کوئی ایسی ضمیر ہو جو ان کی طرف لوٹتی ہو، جیسے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ، جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا، فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ، الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ۔

سوالات

1. تعوذ اور بسملہ کے اعتبار سے ابتداء کی اقسام بیان کریں؟
2. تعوذ کا پڑھنا کہاں ضروری ہے، بیان کریں؟
3. بسم اللہ کا پڑھنا کہاں ضروری ہے، بیان کریں؟
4. بسم اللہ کا اختیار کن صورتوں میں ہے، بیان کریں؟
5. فصل، وصل کی اقسام مع تعریفات ذکر کریں۔
6. ابتدائے تلاوت ابتدائے سورت میں (فصل، وصل) کے اعتبار سے حکم بیان کریں؟
7. ابتدائے تلاوت درمیانِ سورت (صرف تعوذ کی صورت) میں (فصل، وصل) کے اعتبار سے حکم بیان کریں؟
8. ابتدائے تلاوت درمیان سورت (تعوذ و بسملہ کی صورت) میں (فصل، وصل) کے اعتبار سے حکم بیان کریں؟
9. ابتدائے سورت درمیان تلاوت میں (فصل، وصل) کے اعتبار سے حکم بیان کریں؟
10. ابتدائے تلاوت ابتدائے سورۃ التوبۃ میں بسملہ کا حکم بیان کریں؟
11. ابتدائے سورۃ التوبۃ درمیان تلاوت میں (فصل، وصل) کے اعتبار سے حکم بیان کریں؟

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

”پھر جب آپ قرآن پڑھنے لگیں تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگیں۔“

(النحل 98:16)

مخارج کا بیان

مخارج کا لغوی معنی

مخارج، مخرج کی جمع ہے جس کا معنی ہے: ''نکلنے کی جگہ۔''

اصطلاحی معنی

حرف کے نکلنے کی جگہ ہے، لہٰذا انتیس (29) حروف تہجی کے نکلنے کی جگہوں کو مخارج کہا جاتا ہے۔

مخارج کی تعداد

اس میں قراء کا اختلاف ہے۔

1. خلیل بن احمد فراہیدی رحمہ اللہ کے نزدیک مخارج کی تعداد سترہ ہے اور ان کی تائید امام جزری رحمہ اللہ نے کی ہے۔
2. علامہ سیبویہ رحمہ اللہ کے نزدیک مخارج کی تعداد سولہ ہے اور ان کی تائید امام شاطبی رحمہ اللہ نے کی ہے۔
3. امام فراء کے نزدیک مخارج کی تعداد چودہ ہے اور ان کی تائید قطرب رحمہ اللہ، جرمی رحمہ اللہ اور ابن کیسان رحمہ اللہ وغیرہ نے کی ہے۔

مخارج کی اقسام

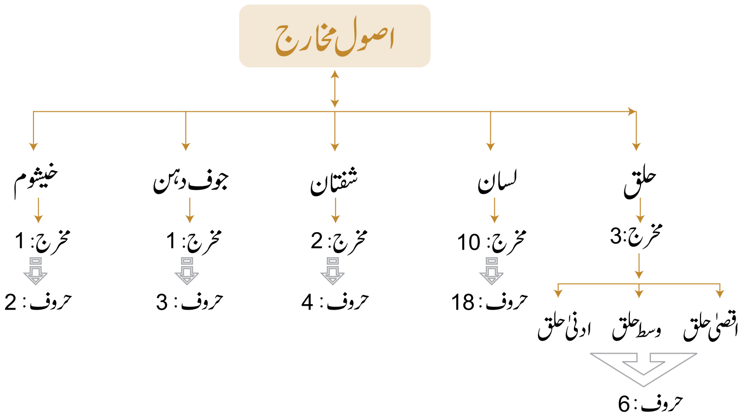
مخارج کی دو قسمیں ہیں: (1) مخرج محقق (2) مخرج مقدر

مخرج محقق: جب حلق، لسان اور شفتان کے اجزائے معینہ میں سے کسی معین جگہ پر آواز ٹک جائے تو یہ مخرج محقق ہے۔

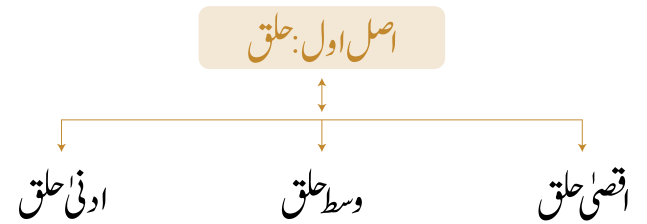
مخرج محقق تین ہیں: ① حلق ② لسان ③ شفتان

مخرج مقدر: جب حلق، لسان اور شفتان کے اجزائے معینہ میں سے کسی معین جگہ پر آواز نہ ٹکے، جیسے:

مخرج مقدر دو ہیں: ① جوف دہن ② خیشوم



اصول مخارج کی تفصیل



① **اقصیٰ حلق:** حلق کا وہ حصہ جو سینے کی طرف ہے۔اس سے ء ھ نکلتے ہیں۔

② **وسط حلق:** حلق کا درمیان والا حصہ۔اس سے ع ح نکلتے ہیں۔

③ **ادنیٰ حلق:** حلق کا منہ کی طرف والا حصہ۔اس سے غ خ نکلتے ہیں۔

مخرج کے اعتبار سے ان کو ''حُرُوْفِ حَلْقِيَّه'' کہتے ہیں۔

اصل ثانی: لسان

اقصیٰ لسان	وسط لسان	حافہ لسان	طرف لسان	رأس لسان
مخرج: 2	مخرج: 1	مخرج: 1	مخرج: 3	مخرج: 3
حروف: 2	حروف: 3	حرف: 1	حروف: 3	حروف: 9

اقصیٰ لسان

① **مخرج:** اقصیٰ لسان، یعنی زبان کی جڑ اور بالمقابل اوپر کا تالو۔ اس سے **ق** نکلتا ہے۔

② **مخرج:** اقصیٰ لسان "**ق**" کے مخرج سے ذرا منہ کی طرف ہٹ کر زبان اور اوپر کا تالو۔ اس سے **ك** نکلتا ہے۔ ان دونوں کو مخرج کے اعتبار سے "**لَهَوِيَّهْ، لَهَاتِيَّهْ**" کہتے ہیں۔

وسط لسان

مخرج: وسط لسان اور اوپر کا تالو۔ اس سے **ج ش** (**ی** متحرک اور لین) نکلتے ہیں۔ ان کو مخرج کے اعتبار سے "**شَجَرِيَّهْ**" کہتے ہیں۔

نوٹ: آگے جو مخارج بیان ہوں گے، ان کا تعلق چونکہ دانتوں سے ہے۔ اس لیے پہلے دانتوں کے ناموں کو نقشہ و نظم کی صورت میں پیش کرتے ہیں تا کہ دانتوں کے نام آسانی سے یاد ہوجائیں۔

نقشہ

- دانت
  - ثنایا: 4
    - ثنایا علیا: 2
    - ثنایا سفلی: 2
  - رباعی: 4
  - انیاب: 4
- ڈاڑھیں
  - ضواحک: 4
  - طواحن: 12
  - نواجذ: 4

نظم

ہے تعداد دانتوں کی کل تیس اور دو
ثنایا ہیں چار رباعی ہیں دو دو
ہیں انیاب چار اور باقی رہے بیس
کہ کہتے ہیں قراء اضراس انہی کو
ضواحک ہیں چار طواحن ہیں بارہ
نواجذ بھی ہیں ان کے بازو میں دو دو

تفصیل

سامنے کے چار دانتوں کو''ثنایا'' کہتے ہیں۔ اوپر والے دو کو''ثنایا علیا'' اور نیچے والوں کو''ثنایا سفلی'' کہتے ہیں۔''ثنایا'' کے ساتھ ایک ایک دائیں بائیں اوپر نیچے چار دانتوں کو''رباعی'' اور ''قواطع'' کہتے ہیں۔''رباعی'' کے ساتھ ایک ایک اوپر نیچے دائیں بائیں چار دانتوں کو''انیاب'' اور ''کواسر'' کہتے ہیں۔'انیاب'' کے ساتھ ایک ایک اوپر نیچے دائیں بائیں چار ڈاڑھوں کو''ضواحك'' کہتے ہیں۔''ضواحک'' کے ساتھ تین تین اوپر نیچے دائیں بائیں بارہ ڈاڑھوں کو''طواحن'' کہتے ہیں۔ ''طواحن'' کے ساتھ بالکل آخر میں ایک ایک دائیں بائیں اوپر نیچے چار ڈاڑھوں کو''نواجذ'' کہتے ہیں۔ ان ضواحک، طواحن، نواجذ کو''اضراس'' کہتے ہیں۔

نوٹ: ان 32 دانتوں میں سے 12 دانت اور 20 ڈاڑھیں ہیں۔

حافہ لسان

مخرج: زبان کی کروٹ جب اوپر کی ڈاڑھوں کی جڑوں سے لگے تو اس سے ض نکلتا ہے، خواہ دائیں طرف سے لگے یا بائیں طرف سے اور بیک وقت دونوں طرف سے بھی ادا کرسکتے ہیں۔ اس کو مخرج کے اعتبار سے''حَافِیَّہْ'' کہتے ہیں۔

حافہ کی اقسام

اقصیٰ حافہ	وسط حافہ	ادنیٰ حافہ
حافہ کا وہ حصہ جو نواجذ کے سامنے ہے	حافہ کا وہ حصہ جو طواحن کے سامنے ہے	حافہ کا وہ حصہ جو ضواحک کے سامنے ہے

طرف لسان

① **مخرج:** زبان کا کنارہ مع ادنیٰ حافہ جب ثنایا، رباعی، انیاب اور ضواحک کے مسوڑھوں سے لگے۔ اس سے ل نکلتا ہے۔

② **مخرج:** زبان کا کنارہ جب ثنایا، رباعی اور انیاب کے مسوڑھوں سے لگے۔ اس سے ن نکلتا ہے۔

③ **مخرج:** زبان کا کنارہ مع پشت زبان جب ثنایا اور رباعی کے مسوڑھوں سے لگے۔ اس سے ر نکلتی ہے۔ ان تینوں کو مخرج کے اعتبار سے ''طَرَفِيَّهْ، ذَلَقِيَّهْ'' کہتے ہیں۔

رأس لسان

① **مخرج:** زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑ۔ اس سے ط د ت نکلتے ہیں۔ ان کو باعتبار مخرج ''نِطْعِيَّهْ'' کہتے ہیں۔

② **مخرج:** زبان کی نوک اور ثنایا علیا کا اندرونی کنارہ (جو کہ مسوڑھوں کے قریب ہے)۔ اس سے ظ ذ ث نکلتے ہیں۔ ان کو مخرج کے اعتبار سے ''لِثَوِيَّهْ'' کہتے ہیں۔

③ **مخرج:** زبان کی نوک جب ثنایا سفلی اور علیا کے اندرونی کناروں سے لگے۔ اس سے ص ز س نکلتے ہیں۔ ان کو مخرج کے اعتبار سے ''اَسَلِيَّهْ'' کہتے ہیں۔ جبکہ صفت کے اعتبار سے ان کا مشہور نام ''صَفِيْرِيَّهْ'' ہے۔

اصل ثالث: شفتان

① مخرج: دونوں ہونٹ۔ اس سے ب م (و ''لین اور متحرک'') نکلتے ہیں۔ مگر فرق یہ ہے کہ ب ہونٹوں کی تری سے، اسی لیے اسے ''بحری'' کہتے ہیں۔ م ہونٹوں کی خشکی سے، اسی لیے اسے ''بری'' کہتے ہیں اور و دونوں ہونٹوں کے گول ناتمام ملنے سے ادا ہوتی ہے۔

② مخرج: نیچے والے ہونٹ کا شکم (تری والا حصہ) اور ثنایا علیا کا کنارہ۔ اس سے ''ف'' نکلتی ہے۔ ان چاروں کو مخرج کے اعتبار سے ''شَفَوِیَّہْ'' کہتے ہیں۔

اصل رابع: جوف دہن

مخرج: جوف دہن (منہ کے اندر کا خالی حصہ)۔ اس سے ''حروف مدہ'' الف و ی نکلتے ہیں۔ ان کو مخرج کے اعتبار سے ''جَوْفِیَّہْ، هَوَائِیَّہْ، مَدِّیَّہْ'' کہتے ہیں۔

اصل خامس: خیشوم

مخرج: خیشوم (ناک کی جڑ کا اندرونی حصہ)۔ اس سے نون اور میم کا غنّہ نکلتا ہے۔

مخارج کے اعتبار سے حروف کے القاب دس ہیں:

① حَلْقِیَّہْ ② لَہَاتِیَّہْ ③ شَجَرِیَّہْ ④ حَافِیَّہْ ⑤ طَرَفِیَّہْ، ذَلَقِیَّہْ

⑥ نِطْعِیَّہْ ⑦ لِثَوِیَّہْ ⑧ اَسَلِیَّہْ ⑨ شَفَوِیَّہْ ⑩ جَوْفِیَّہْ، هَوَائِیَّہْ، مَدِّیَّہْ

حروف کی صحیح ادائیگی معلوم کرنے کا طریقہ

جس حرف کی صحیح ادا معلوم کرنی ہو تو اس کو ساکن کرکے اس سے پہلے ہمزہ مفتوح لگا کر ادا کیا جائے۔ اگر حرف کے مقررہ مخرج میں آواز ختم ہو تو حرف صحیح ادا ہوگا، ورنہ غلط۔ مثال: اَجْ، اَضْ وغیرہ۔

سوالات

1. مخرج کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں؟
2. مخارج کی اقسام مع تعریفات ذکر کریں؟
3. مخارج کی تعداد میں قراء کا اختلاف بیان کریں؟
4. اصول مخارج کتنے اور کون کون سے ہیں، بیان کریں؟
5. حلق، لسان، شفتان، خیشوم، جوف دہن میں کتنے مخارج اور کتنے حروف ہیں؟
6. حروف کی ادائیگی کے اعتبار سے لسان کی کتنی قسمیں ہیں؟
7. دانتوں کی تعداد اور ان کے نام ذکر کریں؟
8. حافہ کی اقسام بیان کریں؟
9. مخارج کے اعتبار سے حروف کے القاب کتنے ہیں؟ ان کی وضاحت کریں؟
10. حروف شجریہ، حروف نطعیہ کون کون سے ہیں، بیان کریں؟
11. «نُوْحِيْهَا، طَيْرًا اَبَا بِيْلَ» میں حروف مدہ اور حروف لین کی وضاحت کریں؟
12. حروف حافیہ کتنے ہیں، ان کا مخرج بھی ذکر کریں؟
13. حروف کی صحیح ادائیگی معلوم کرنے کا طریقہ بیان کریں؟

صفات کا بیان

صفات کا لغوی معنی

صفات،صفت کی جمع ہے جس کا کا لغوی معنی ہے: حالت اور کیفیت۔

اصطلاحی معنی

وہ حالتیں اور کیفیات جو حروف میں مخارج سے ادا ہوتے وقت پائی جاتی ہیں، مثلاً: آواز کا موٹا یا باریک ہونا ، آواز کا مثل سیٹی کے نکلنا۔آواز میں جھٹکا سا ہونا وغیرہ۔

صفات کے فوائد

صفات کے تین فائدے ہیں:

1. جن حروف کے مخارج ایک ہیں، صفات کے ذریعے ان میں فرق کیا جاتا ہے، مثلاً: اگر ''صفت استعلاء'' نہ ہوتی تو (ت ط)، (ذ ظ)، (س ص) میں کوئی فرق نہ رہتا۔
2. صفات کے ذریعے سے قوی حروف اور ضعیف حروف کی پہچان ہوتی ہے۔
3. صفات کے ذریعے سے ہی حروف کی صحیح ادائیگی اور خوبصورتی ظاہر ہوتی ہے، عربی زبان کی یہی وہ خوبی ہے جو عجمی زبانوں میں نہیں ہے۔

صفات لازمہ و عارضہ میں فرق

1. صفات لازمہ ہر حال میں پائی جاتی ہیں جبکہ صفات عارضہ کبھی پائی جاتی ہیں اور کبھی نہیں۔

② صفات لازمہ تمام حروف میں پائی جاتی ہیں اور صفات عارضہ چند حروف میں پائی جاتی ہیں۔

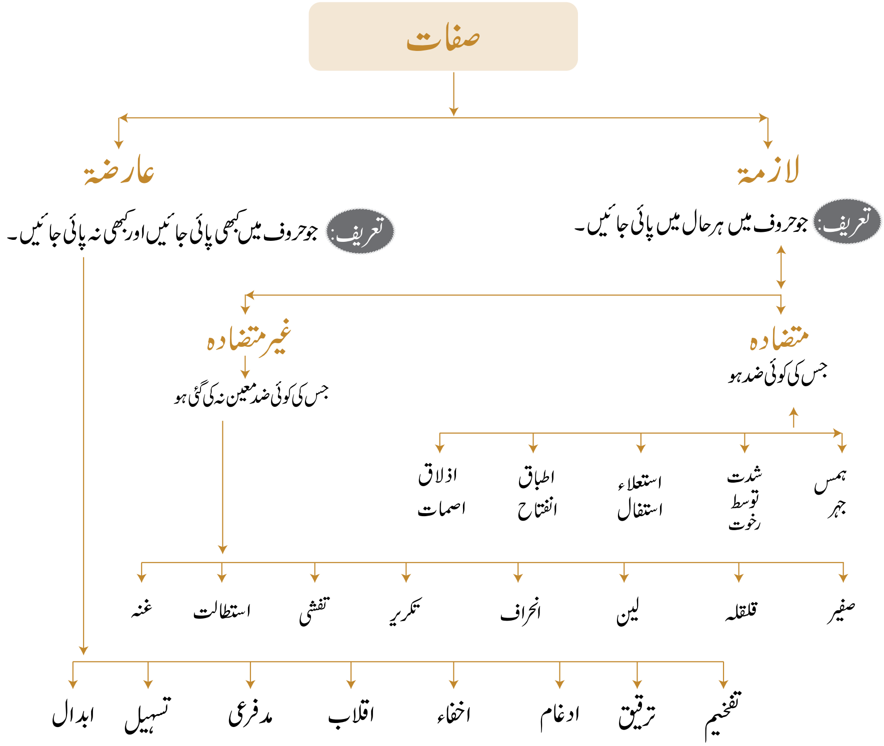
③ صفات لازمہ میں غلطی کرنے کو لحن جلی اور صفات عارضہ میں غلطی کرنے کو لحن خفی کہتے ہیں۔

④ صفات لازمہ کسی سبب پر موقوف نہیں ہوتیں جبکہ صفات عارضہ کسی سبب پر موقوف ہوتی ہیں۔

صفات لازمہ و عارضہ کے نام

صفات لازمہ: کو **ذَاتِیَہ**، **مُمَیِّزَہ** اور **مُقَوِّمَہ** کہتے ہیں۔

صفات عارضہ: کو **مُحَسِّنَہ**، **مُزَیِّنَہ** اور **مُحَلِّیَہ** کہتے ہیں۔



صفات لازمہ متضادہ

◆ **ہمس**: لغوی معنی: پستی، ضعف۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے، ان کو ''**مَہْمُوْسَہ**'' کہتے ہیں۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت مخرج میں آواز ایسی پستی اور کمزوری کے ساتھ ٹھہرتی ہے کہ سانس جاری رہتا ہے، جیسے: (**یَلْہَثْ**) کی **ث**۔ حروف مہموسہ دس ہیں، جن کا مجموعہ (**فَحَثَّہٗ شَخْصٌ سَکَتَ**) ہے۔

✧ **جہر:** لغوی معنی: بلندی، قوت۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے، ان کو ''مَجْهُوْرَه'' کہتے ہیں۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت مخرج میں آواز ایسی بلندی اور قوت کے ساتھ ٹھہرتی ہے کہ سانس بند ہوجاتا ہے، جیسے: (مَأْكُوْلٌ) کا أ۔ حروف مہموسہ کے علاوہ باقی انیس (19) حروف مجہورہ ہیں۔

✧ **شدت:** لغوی معنی: سختی، قوت۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے، ان کو ''شَدِيْدَه'' کہتے ہیں۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت مخرج میں آواز ایسی قوت اور سختی کے ساتھ ٹھہرتی ہے کہ آواز بند ہوجاتی ہے، جیسے: (أَحَدْ) کی د۔ یہ آٹھ حروف ہیں، جن کا مجموعہ (أَجِدْ قَطٍ بَكَتْ) ہے۔

✧ **رخوت:** لغوی معنی: نرمی۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے، ان کو ''رِخْوَه'' کہتے ہیں۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت مخرج میں آواز ایسی نرمی سے ٹھہرتی ہے کہ آواز جاری رہتی ہے، جیسے (بِسْمِ اللّٰهِ) کی س۔ یہ سولہ حروف ہیں جو کہ آٹھ (8) شدیدہ اور پانچ (5) متوسطہ کے علاوہ ہیں۔

✧ **توسط:** لغوی معنی: درمیانی حالت۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے، ان کو ''مُتَوَسِّطَه'' کہتے ہیں۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت آواز میں نہ تو ''شدیدہ'' کی طرح سختی ہوتی ہے اور نہ ہی ''رخوہ'' کی طرح نرمی ہوتی ہے بلکہ درمیانی حالت ہوتی ہے، جیسے: (اَلْفَجْرْ) کی ر۔ یہ پانچ حروف ہیں، جن کا مجموعہ (لِنْ عُمَرْ) ہے۔

✧ **استعلاء:** لغوی معنی: بلند ہونا۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے، ان کو ''مُسْتَعْلِيَه'' کہتے ہیں۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو کی جانب اٹھتی ہے جس کی وجہ سے یہ حروف موٹے پڑھے جاتے ہیں، جیسے: (قُلْ) کا ق۔ یہ سات حروف ہیں، جن کا مجموعہ (خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ) ہے۔

✧ **استفال:** لغوی معنی: نیچے رہنا۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے، ان کو ''مُسْتَفِلَه'' کہتے ہیں۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ اوپر کے تالو کی طرف نہیں اٹھتی جس کی وجہ سے یہ حروف باریک پڑھے جاتے ہیں، جیسے: (كَذٰلِكَ) کا ذ۔ حروف مستعلیہ کے علاوہ باقی بائیس (22) حروف مستفلہ ہیں۔

✧ **اطباق:** لغوی معنی: ڈھانپنا۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے، ان کو ''مُطْبِقَه'' کہتے ہیں۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا درمیان اوپر کے تالو کو ڈھانپ لیتا ہے جس کی وجہ سے یہ حروف خوب

موٹے پڑھے جاتے ہیں، جیسے: (اَلصِّرَاطَ) کا ص۔ یہ چار حروف ہیں، جن کا مجموعہ (صَطْ، ضَظْ) ہے۔

✧ **انفتاح:** لغوی معنی: کھلا رہنا، جدا رہنا۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے، ان کو ''مُنْفَتِحَہ'' کہتے ہیں۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا درمیان اوپر کے تالو سے جدا رہتا ہے، جیسے: (الْبُیُوْتْ) کی ت۔ مطبقہ حروف کے علاوہ باقی پچیس (25) حروف منفتحہ ہیں۔

✧ **اذلاق:** لغوی معنی: پھسلنا۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے، ان کو ''مُذْلِقَہ'' کہتے ہیں۔ یہ حروف ہونٹوں اور زبان کے کنارے سے بہت سہولت سے پھسل کر ادا ہوتے ہیں، جیسے: (عَلَیْهِمْ) کی م۔ حروف مذلقہ چھ ہیں، جن کا مجموعہ (فَرَّ مِنْ لُّبٍّ) ہے۔

✧ **اصمات:** لغوی معنی: رکنا، خاموش رہنا۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے، ان کو ''مُصْمِتَہ'' کہتے ہیں۔ یہ حروف اپنے مخرج سے مضبوطی اور جماؤ سے ادا ہوتے ہیں، جیسے: (وَ لَا الضَّآلِّیْنَ) کا ض۔ مذلقہ چھ حروف کے علاوہ باقی تئیس (23) حروف مصمتہ ہیں۔

صفات لازمہ غیر متضادہ

✧ **صفیر:** لغوی معنی: سیٹی کی طرح تیز آواز۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جائے، ان کو ''صَفِیْرِیَہ'' کہتے ہیں اور یہ (ص ز س) ہیں۔ یہ حروف اپنے مخرج سے تیز مثل سیٹی کے ادا ہوتے ہیں، جیسے: (النَّاسْ) کی س۔

✧ **قلقلہ:** لغوی معنی: جنبش دینا، حرکت دینا۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے، ان کو ''قَلْقَلَہ'' کہتے ہیں۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت مخرج میں جنبش اور حرکت پیدا ہوجاتی ہے، جیسے: (قَدْ) کی د۔ یہ پانچ حروف ہیں، جن کا مجموعہ (قُطُبُ جَدٍّ) ہے۔

قلقلہ کے پانچ مراتب ہیں:

1. مشدد حرف پر وقف کیا جائے، جیسے: بِالْحَقّْ
2. ساکن حرف پر وقف کیا جائے، جیسے: السُّجُوْدْ
3. ساکن حرف پر وقف نہ کیا جائے، جیسے: فَوَسَطْنَ

④ مشدد حرف پر وقف نہ کیا جائے، جیسے: مِنْ رَّبِّكَ

⑤ متحرک حرف، جیسے: قَالَ

✧ **لین:** لغوی معنی: نرم ہونا، آسان ہونا۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے، ان کو"لِیْنِیَه" کہتے ہیں۔ یہ حروف اپنے مخرج سے ایسی نرمی اور آسانی سے ادا ہوتے ہیں کہ اگر ان پر کوئی مد کرنا چاہے تو کرسکتا ہے، جیسے: (خَوْفٌ، قُرَیْشٍ)۔ یہ دو حروف ہیں: (و ی) جبکہ ساکن ماقبل مفتوح ہوں۔

✧ **انحراف:** لغوی معنی: پھرنا، لوٹنا۔ اور جن حروف میں یہ صفت پائی جائے، ان کو"مُنْحَرِفَه" کہتے ہیں اور وہ (ل ر) ہیں۔ ان حروف کو ادا کرتے وقت زبان کا کنارہ ایک دوسرے کے مخرج کی طرف لوٹ جاتا ہے، جیسے: (اَلْاَرْضَ) کی ل، ر۔

✧ **تکریر:** لغوی معنی: بار بار ہونا۔ اور جس حرف میں یہ صفت پائی جاتی ہے، اس کو"مُكَرَّرَه" کہتے ہیں اور وہ (ر) ہے۔ اس کو ادا کرتے وقت آواز میں کپکپی پائی جاتی ہے جس سے تکرار سا محسوس ہوتا ہے، جیسے: (الرَّحْمٰنَ) کی ر۔

تکرار کی دو قسمیں ہیں: ① حقیقی تکرار ② مشابہ تکرار۔

نوٹ: حقیقی تکرار سے بچنا اور مشابہ تکرار کو اختیار کرنا چاہیے۔

صفت تکرار کی ادائیگی کا طریقہ

راء کی ادائیگی کے وقت پشتِ زبان کو اوپر والے تالو سے مضبوطی کے ساتھ لگائیں تاکہ لرزہ پیدا نہ ہو، اگرچہ راء مشدد ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ لرزہ (کپکپی) پیدا ہونے سے حقیقی تکرار لازم آئے گا جو کہ صحیح نہیں، جیسے: اَلرَّحْمٰنِ، اَلرَّحِیْمِ

✧ **تفشی:** لغوی معنی: پھیلنا۔ اور جس حرف میں یہ صفت پائی جائے، اس کو"مُتَفَشِّي" کہتے ہیں اور وہ (ش) ہے۔ اس کو ادا کرتے وقت آواز مخرج میں پھیل جاتی ہے، جیسے: (قُرَیْش) کی ش۔

✧ **استطالت:** لغوی معنی: لمبا کرنا، دراز کرنا۔ اور جس حرف میں یہ صفت پائی جائے، اس کو "مُسْتَطِیْل" کہتے ہیں اور وہ (ض) ہے۔ اس کو ادا کرتے وقت مخرج میں آواز دراز رہتی ہے، جیسے:

(الضَّآلِّيْنَ) کی ض۔

◆ **غنہ:** لغوی معنی: گنگناہٹ۔ اور اصطلاحی معنی: ایسی آواز جو نون اور میم کو ادا کرتے وقت ناک کی جڑ میں پائی جاتی ہے۔

حروف غنہ دو ہیں: م اور ن ۔

غنہ کی دو قسمیں ہیں: اصلی، فرعی

◆ **غنہ اصلی** غنہ اصلی کو ''غنہ آنی'' اور ''غنہ ذاتی'' بھی کہتے ہیں۔ یہ غنہ نون و میم متحرکہ اور مظہرہ میں پایا جاتا ہے اور یہ بغیر قصد کے کیا جاتا ہے۔

◆ **غنہ فرعی:** غنہ فرعی کو ''غنہ زمانی'' بھی کہتے ہیں۔ یہ قصد کے ساتھ کیا جاتا ہے اور یہ نون و میم مشدد اور نون و میم بحالت اخفاء اور مدغم بادغام ناقص میں پایا جاتا ہے۔

غنہ کے مراتب بالترتیب

1. جب نون اور میم مشدد ہوں، جیسے: إِنَّمَا، عَمَّا
2. جب نون اور میم مدغم ہوں، جیسے: عَلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ، مَنْ يَّقُوْلُ
3. جب نون اور میم مخفی ہوں، جیسے: أَنْفُسَكُمْ، عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ
4. جب نون اور میم مظہرہ ہوں، جیسے: مَنْ اٰمَنَ، أَنْعَمْتَ
5. جب نون اور میم متحرکہ ہوں، جیسے: نَسْتَعِيْنُ، مٰلِكِ

حروف کی صفات نکالنے کا طریقہ

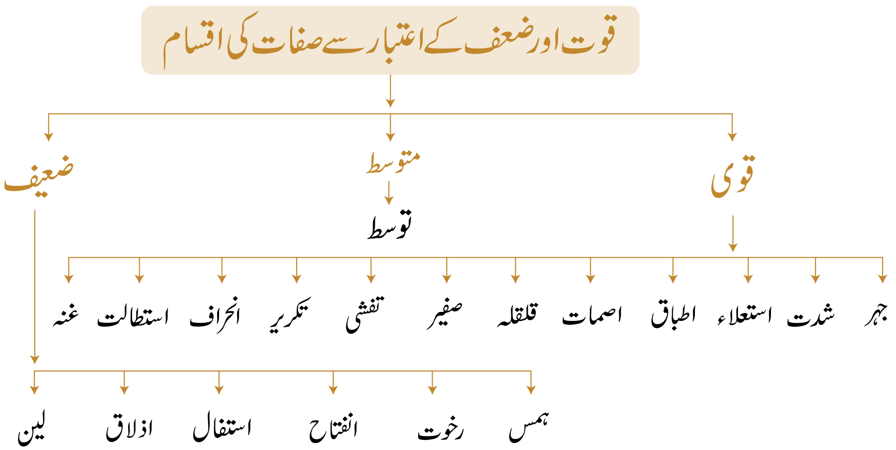
کسی حرف کی صفات معلوم کرنی ہوں تو سب سے پہلے صفت (هَمْس) میں دیکھنا شروع کریں گے۔ اگر وہ حروف (مَهْمُوْسَه) میں پایا جائے تو ٹھیک، ورنہ (هَمْس) کی ضد (جَهَر) میں پایا جائے گا۔ اسی طرح تمام صفات میں آخر تک قیاس کرلیں۔

نوٹ: ہر حرف میں کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ سات صفات پائی جائیں گی۔

تمام حروف کی صفاتِ لازمہ کا نقشہ

نمبر شمار	حروف	موجودہ
1	الف	جهر - رخوت - استفال - انفتاح - اصمات
2	ب	جهر - شدت - استفال - انفتاح - اذلاق - قلقله
3	ت	همس - شدت - استفال - انفتاح - اصمات
4	ث	همس - رخوت - استفال - انفتاح - اصمات
5	ج	جهر - شدت - استفال - انفتاح - اصمات - قلقله
6	ح	همس - رخوت - استفال - انفتاح - اصمات
7	خ	همس - رخوت - استعلاء - انفتاح - اصمات
8	د	جهر - شدت - استفال - انفتاح - اصمات - قلقله
9	ذ	جهر - رخوت - استفال - انفتاح - اصمات
10	ر	جهر - توسط - استفال - انفتاح - اذلاق - انحراف - تكرير
11	ز	جهر - رخوت - استفال - انفتاح - اصمات - صفير
12	س	همس - رخوت - استفال - انفتاح - اصمات - صفير
13	ش	همس - رخوت - استفال - انفتاح - اصمات - تفشى
14	ص	همس - رخوت - استعلاء - اطباق - اصمات - صفير
15	ض	جهر - رخوت - استعلاء - اطباق - اصمات - استطالت
16	ط	جهر - شدت - استعلاء - اطباق - اصمات - قلقله
17	ظ	جهر - رخوت - استعلاء - اطباق - اصمات
18	ع	جهر - توسط - استفال - انفتاح - اصمات
19	غ	جهر - رخوت - استعلاء - انفتاح - اصمات

20	ف	همس-رخوت-استفال-انفتاح-اذلاق
21	ق	جہر-شدت-استعلاء-انفتاح-اصمات-قلقلہ
22	ك	همس-شدت-استفال-انفتاح-اصمات
23	ل	جہر-توسط-استفال-انفتاح-اذلاق-انحراف
24	م	جہر-توسط-استفال-انفتاح-اذلاق-غنہ
25	ن	جہر-توسط-استفال-انفتاح-اذلاق-غنہ
26	و	جہر-رخوت-استفال-انفتاح-اصمات-لین
27	ه	همس-رخوت-استفال-انفتاح-اصمات
28	ء	جہر-شدت-استفال-انفتاح-اصمات
29	ی	جہر-رخوت-استفال-انفتاح-اصمات-لین



قوت اور ضعف کے اعتبار سے حروف کی اقسام

- **اقویٰ:** وہ حروف جن میں تمام صفات قویہ ہوں یا صرف ایک ضعیفہ ہو اور وہ چار حروف ہیں: ط ض ظ ق
- **قوی:** وہ حروف جن میں صفات قویہ زیادہ ہوں اور صفات ضعیفہ کم ہوں اور وہ پانچ حروف ہیں:

ج د ص غ ء

◈ **متوسطہ:** وہ حروف جن میں صفات قویہ اور ضعیفہ برابر ہوں اور وہ چار حروف ہیں: ب ر ز ع

◈ **ضعیف:** وہ حروف جن میں صفات ضعیفہ زیادہ ہوں اور صفات قویہ کم ہوں اور وہ بارہ حروف ہیں: ا ت خ ذ ك س ش ل و ى ن م

◈ **اضعف:** وہ حروف جن میں تمام صفات ضعیفہ ہوں یا صرف ایک قویہ ہو اور وہ چار حروف ہیں: ث ح ھ ف

سَوَالات

1. صفات کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں؟
2. صفات کی اقسام مع تعریفات ذکر کریں؟
3. صفات کے فوائد بیان کریں؟
4. صفات لازمہ و عارضہ میں فرق بیان کریں؟
5. صفات لازمہ کی تعریف کریں اور اس کے دیگر نام بتائیں؟
6. صفات عارضہ کی تعریف کریں اور اس کے دیگر نام بتائیں؟
7. صفات لازمہ کی اقسام بیان کریں؟
8. صفات لازمہ متضادہ کے نام ذکر کریں؟
9. صفت ہمس، شدت، استعلاء اور اذلاق کی تعریفات مع حروف بیان کریں؟
10. صفات لازمہ غیر متضادہ کے نام بیان کریں؟
11. صفت قلقلہ، تکریر، انحراف اور استطالت کی تعریف مع حروف بیان کریں؟
12. صفت تکریر کی ادائیگی کا طریقہ بیان کریں؟
13. تکرار کی اقسام بیان کریں؟
14. قلقلہ کے مراتب بیان کریں؟
15. قوت وضعف کے اعتبار سے صفات کی اقسام ذکر کریں؟
16. صفات لازمہ قویہ اور ضعیفہ بیان کریں؟

17. باعتبار صفت حروف کے القاب بیان کریں؟
18. حروف کی صفات نکالنے کا طریقہ بیان کریں؟
19. حروف میں کم ازکم اور زیادہ سے زیادہ کتنی صفات پائی جاتی ہیں، ذکر کریں؟
20. قوت اور ضعف کے اعتبار سے حروف کی اقسام مع تعریفات ذکر کریں؟

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ

"اللہ نے بہترین کلام نازل کیا، جو ایک کتاب ہے باہم ملتی جلتی، بار بار دہرائی جانے والی، جس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں، پھر ان کی جلدیں اور ان کے دل اللہ کی یاد کی طرف نرم (ہو کر مائل) ہو جاتے ہیں، یہی اللہ کی ہدایت ہے، وہ اس کے ذریعے سے جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، اور جسے اللہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں"۔

(الزمر 23:39)

حروف کی تفخیم و ترقیق کے قواعد

تفخیم کا لغوی معنی

بھرنا، موٹا کرنا۔

اصطلاحی معنی

ایسی موٹی آواز جو حرف کی ادائیگی کے وقت منہ کو بھر دے۔

حرف مفخم: اس حرف کو کہتے ہیں جو اس خاص کیفیت کے ساتھ منہ بھر کر ادا کیا جائے، جیسے: قَالَ کا قاف۔

ترقیق کا لغوی معنی

دبلا پتلا ہونا، باریک ہونا۔

اصطلاحی معنی

ایسی باریک آواز جو حرف کی ادائیگی کے وقت منہ کو نہ بھرے۔

حرف مرقق: اس حرف کو کہتے ہیں جو اس خاص کیفیت کے ساتھ باریک ادا کیا جائے، جیسے: مٰلِكِ کا میم۔

نوٹ: حروف مستعلیہ میں تفخیم مستقل اور ہمیشہ ہوتی ہے، خواہ متحرک ہوں یا ساکن۔ لیکن ان کی حرکت یا ماقبل کی حرکت کے اعتبار سے تفخیم میں فرق آجاتا ہے۔

حروف مستعلیہ متحرکہ میں تفخیم کے مراتب

1	2	3	4
مفتوح کے بعد الف ہو	مفتوح کے بعد الف نہ ہو	مضموم	مکسور
قَالَتَا أَتَيْنَا طَآئِعِينَ	غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ	ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ	خِتٰمُهٗ مِسْكٌ

حروف مستعلیہ ساکنہ میں تفخیم کے مراتب

1	2	3
ساکن ماقبل مفتوح	ساکن ماقبل مضموم	ساکن ماقبل مکسور
حَصْحَصَ الْحَقُّ	مُصْبِحِيْنَ	بِضْعَ سِنِيْنَ

نوٹ: (ص ض ط ظ) میں دو درجے کی تفخیم پائی جاتی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ ان حروف میں صفت استعلاء اور اطباق دونوں جمع ہیں۔ جبکہ غ خ ق میں ایک درجے کی تفخیم ہوتی ہے کیونکہ ان میں صرف صفت استعلاء پائی جاتی ہے۔

حروف شبہ مستعلیہ

یہ تین ہیں: الف، لام، راء اور یہ وہ حروف ہیں جو موٹا ہونے میں بعض اوقات حروف مستعلیہ کے مشابہ ہوتے ہیں۔

حروف شبہ مستعلیہ

الف | لام | راء

الف کی تفخیم و ترقیق

الف اپنے ماقبل کے تابع ہوتا ہے۔ اگر ماقبل حرف موٹا ہو تو الف بھی موٹا پڑھا جائے گا اور اگر ماقبل

حرف باریک ہوتو الف بھی باریک پڑھا جائے گا۔

موٹے الف کی مثالیں: قَالَ، طَابَ، طَالَ، خَابَ

باریک الف کی مثالیں: مٰلِكِ، تَابَ، كِتٰبٌ

تنبیہ: الف مفخمہ کو اتنا موٹا نہ کیا جائے کہ واؤ پیدا ہوجائے۔ ایسے ہی الف مرققہ کو اتنا باریک نہ کیا جائے کہ اس میں امالہ (جھکاؤ) پیدا ہوجائے۔

سوالات

1. تفخیم کا لغوی و اصطلاحی معنی بتائیں، نیز حروف مفخم کی تعریف کریں؟
2. ترقیق کا لغوی و اصطلاحی معنی کیا ہے، نیز حروف مرقق کی تعریف کریں؟
3. حروف مستعلیہ متحرکہ اور ساکنہ میں تفخیم کے مراتب بیان کریں؟
4. وہ حروف مستعلیہ جن میں دو درجے کی تفخیم ہوتی ہے بیان کریں، نیز وجہ ذکر کریں؟
5. وہ حروف مستعلیہ جن میں ایک درجے کی تفخیم ہوتی ہے بیان کریں، نیز وجہ ذکر کریں؟
6. حروف شبہ مستعلیہ ذکر کریں؟
7. الف کی تفخیم و ترقیق مع مثال بیان کریں؟

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا

"یا اس پر (کچھ) زیادہ کیجیے اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھیے۔"

(المزمل 4:73)

لام کی تفخیم وترقیق

تفخیم

لفظ اَللّٰهُ یا اَللّٰھُمَّ سے پہلے زبر یا پیش ہو تو ان کو موٹا پڑھا جائے گا، جیسے: إِنَّ اللّٰهَ، سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ، اَللّٰهُ رَبُّنَا، قَدَرُوا اللّٰهَ، رَفَعَهُ اللّٰهُ، وَإِذْ قَالُوْا اللّٰھُمَّ

ترقیق

لفظ اَللّٰهُ یا اَللّٰھُمَّ سے پہلے زیر ہو تو ان کو باریک پڑھا جائے گا، جیسے: بِسْمِ اللّٰهِ، يَفْتَحِ اللّٰهُ، قُلِ اللّٰھُمَّ

نوٹ: لفظ اَللّٰهُ یا اَللّٰھُمَّ کے علاوہ باقی تمام لام باریک پڑھے جائیں گے۔ لیکن لفظ اللّٰه یا اَللّٰھُمَّ میں لام تعریف کو بھی ادغام کی وجہ سے موٹا پڑھا جائے گا۔

سوالات

1. لام مفخم کون سا ہے، نیز لفظ اللّٰه اور اَللّٰھُمَّ کے لام کا حکم بیان کریں؟
2. لفظ اللّٰه اور اَللّٰھُمَّ کے علاوہ باقی لام تفخیم کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں یا ترقیق کے ساتھ؟
3. لام میں تفخیم کب ہوتی ہے، دو مثالیں بیان کریں؟
4. لام میں ترقیق کب ہوتی ہے، دو مثالیں بیان کریں؟
5. لفظ اَللّٰھُمَّ میں تفخیم و ترقیق کا قاعدہ مع مثال بیان کریں؟

راء کے احکام

راء کے احکام

- تفخیم
- ترقیق
- مختلف فیہ

تفخیم

مندرجہ ذیل بارہ حالتوں میں راء موٹی (پُر) ہوگی:

1. راء پر زبر ہو، جیسے: يَرَوْنَهَا، نَصَرَكُمْ
2. راء پر پیش ہو، جیسے: خَيْرُكُمْ، رُبَمَا
3. راء مشدد پر زبر ہو، جیسے: اَلرَّحْمٰنُ، سِرًّا وَّعَلَانِيَةً
4. راء مشدد پر پیش ہو، جیسے: شَرٌّ لَّهُمْ، مَرُّوْا بِهِمْ
5. راء ساکن ماقبل زبر ہو، جیسے: بَرْقٌ، زَرْعٌ، مَرْجَانٌ
6. راء ساکن ماقبل پیش ہو، جیسے: يُرْزَقُوْنَ، بُرْهَانٌ
7. راء ساکن ماقبل ساکن ماقبل زبر ہو، جیسے: وَالْفَجْرْ، اَلْأَبْصَارْ
8. راء ساکن ماقبل ساکن ماقبل پیش ہو، جیسے: اَلْعُسْرْ، اَلنَّاقُوْرْ
9. راء ساکن ماقبل کسرہ عارضی ہو، جیسے: اِرْجِعْ إِلَيْهِمْ، اِرْتَبْتُمْ
10. راء ساکن ماقبل کسرہ دوسرے کلمہ میں ہو، جیسے: أَمِ ارْتَابُوْا، رَبِّ ارْجِعُوْنِ
11. راء ساکن ماقبل کسرہ اور مابعد حرف مستعلیہ اسی کلمہ میں ہو، جیسے: قِرْطَاسٍ، مِرْصَادٌ، اِرْصَادٌ، فِرْقَةٌ
12. راء ... مضموم ... یعنی پیش ... روم کے ساتھ وقف ...، جیسے: ...

ترقیق

مندرجہ ذیل سات حالتوں میں راء باریک ہوگی:

1. راء کے نیچے زیر ہو، جیسے: لِتُشْرِكَ، رِجَالٌ
2. راء مشدد کے نیچے زیر ہو، جیسے: مِنَ الرِّيْحِ، اَلرِّجَالُ
3. راء ساکن ماقبل زیر ہو، جیسے: أَنْذِرْ، فِرْعَوْنَ

نوٹ: اس راء کے باریک ہونے کی تین شرائط ہیں: (1) کسرہ اصلی ہو۔ (2) کسرہ اسی کلمہ میں ہو۔ (3) راء کے بعد حرف مستعلیہ اسی کلمہ میں نہ ہو۔ ان شرائط میں سے اگر کوئی شرط بھی ٹوٹ جائے تو راء موٹی پڑھی جائے گی۔[1]

4. راء ساکن ماقبل ساکن ماقبل کسرہ ہو، جیسے: بِهِ السِّحْرْ
5. راء ساکن ماقبل یاء ساکن ہو، جیسے: اَلْخَبِيْرْ، اَلْخَيْرْ
6. راء ممالہ، یعنی وہ راء جس پر امالہ کیا جائے، جیسے: مَجْرٖهَا[2]
7. راء مرامہ مکسورہ، یعنی زیر والی راء پر جب روم کے ساتھ وقف کیا جائے، جیسے: وَالْفَجْرِ

مختلف فیہ

مختلف فیہ اس راء کو کہتے ہیں جسے پُر اور باریک دونوں طرح پڑھا گیا ہے۔ راء مختلف فیہ کے آٹھ کلمات ہیں:

راء مختلف فیہ

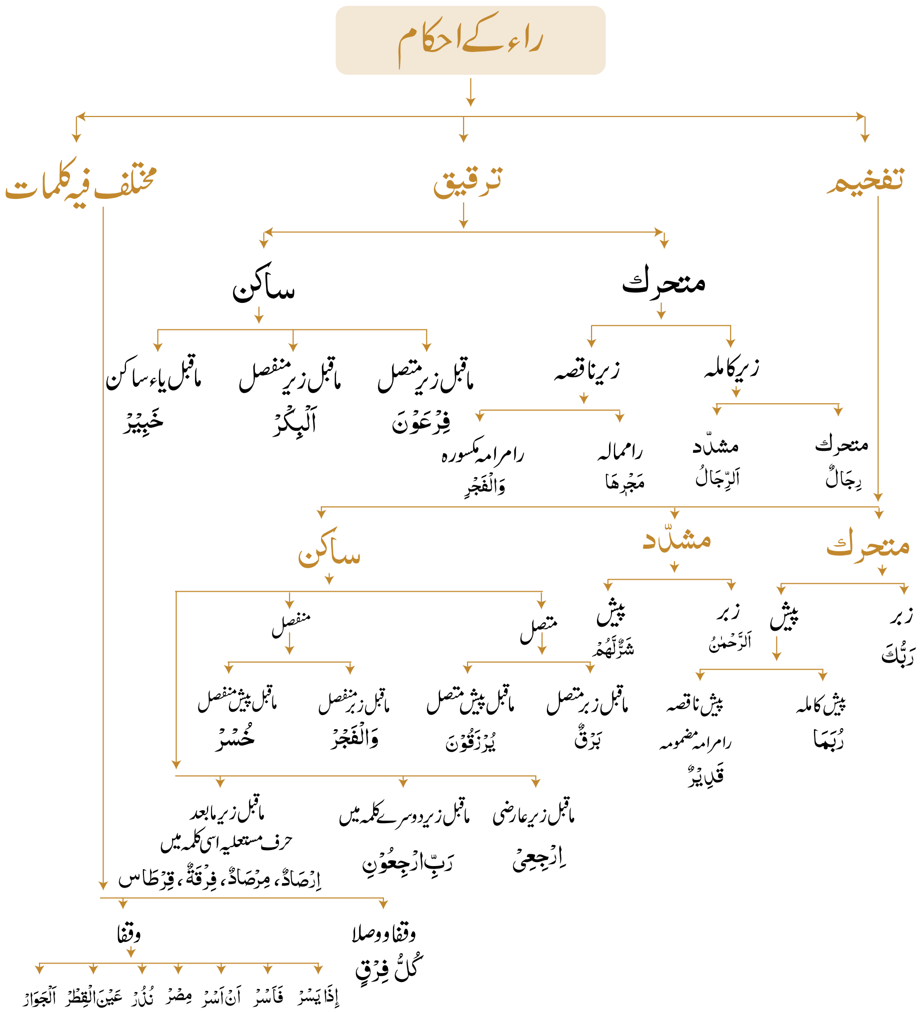
- وقفاً، وصلاً
  - كُلُّ فِرْقٍ
- وقفاً
  - إِذَا يَسْرُ
  - فَأَسْرُ
  - أَنْ أَسْرُ
  - مِصْرُ
  - نُذُرُ
  - عَيْنَ الْقِطْرُ
  - اَلْجَوَارُ

---

[1] جیسے: کسرہ عارضی: (اِرْجِعِيْ)، کسرہ دوسرے کلمہ میں ہو: (رَبِّ ارْجِعُوْنِ)، را ساکن ماقبل کسرہ مابعد حرف مستعلیہ اسی کلمہ میں ہو: مِرْصَادٌ۔ [2] امالہ کا لغوی معنی: مائل کرنا، جھکانا۔ اور اصطلاحی معنی: الف کو یاء کی طرف اور زبر کو زیر کی طرف مائل کرنا ہے۔

راء مفخم اور مرقق کی صحیح ادائیگی کا طریقہ

راء کی تفخیم کے وقت پشت زبان کا تعلق قوی ہوگا اور طرف لسان کا تعلق ضعیف ہوگا۔ جبکہ ترقیق کے وقت طرف لسان کا تعلق قوی ہوگا اور پشت زبان کا تعلق ضعیف ہوگا۔



سوالات

1. راء کی کتنی حالتیں ہیں، بیان کریں؟
2. راء مفخمہ کی حالتیں مع امثلہ بیان کریں؟
3. راء مرققہ کی حالتیں مع امثلہ بیان کریں؟
4. راء ساکن ماقبل کسرہ کی صورت میں راء کے باریک ہونے کی شرائط ذکر کریں؟
5. راء مختلف فیہ کے کلمات بیان کریں؟
6. راء موقوفہ بالاسکان پُر ہوگی یا باریک، بیان کریں؟
7. راء موقوفہ بالاشمام پُر ہوگی یا باریک، بیان کریں؟
8. راء موقوفہ بالروم پُر ہوگی یا باریک، بیان کریں؟
9. راء مفخم اور مرقق کی صحیح ادائیگی کا طریقہ ذکر کریں؟

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

”اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے (کان لگاکر) سنو
اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے“۔

(الأعراف 204:7)

میم کے اجمالی احکام

حرف میم کی تین صورتیں ہیں:

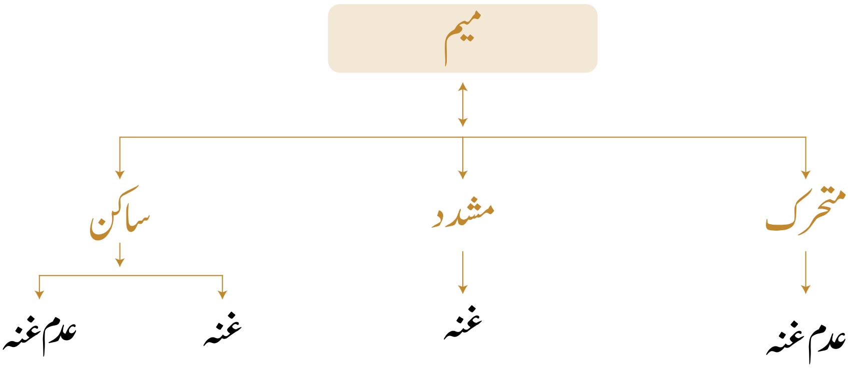
① متحرک: اسے عدم غنہ کے ساتھ پڑھا جائے گا، جیسے: مٰلِكِ

② مشدد: اس میں غنہ ضروری ہے، جیسے: عَمَّ

③ ساکن: اس کی دو حالتیں ہیں: ① غنہ ② عدم غنہ

غنہ: میم ساکن کے بعد جب میم یا باء آجائے تو غنہ ہوگا، جیسے: عَلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ، عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ

عدم غنہ: جب میم ساکن کے بعد میم اور باء کے علاوہ کوئی اور حرف آجائے تو غنہ نہیں ہوگا، جیسے: أَنْعَمْتَ



سوالات

① میم میں غنہ کب ضروری ہے، مع مثال بیان کریں؟

② میم میں عدم غنہ کب ہوگا، مع مثال بیان کریں؟

میم ساکن کے تفصیلی احکام

میم ساکن کے تین احکام ہیں: (1) ادغام (2) اخفاء (3) اظہار

ادغام کا لغوی معنی

داخل کرنا، ملانا۔

اصطلاحی معنی

مدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح داخل کرنا کہ دونوں ایک ساتھ مشدد ادا ہوں۔

قاعدہ: میم ساکن کے بعد اگر میم آجائے تو ادغام ہوگا اور اس ادغام کو ''ادغام مثلین صغیر'' کہتے ہیں،

جیسے: اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ، اَنْتُمْ مُّؤْمِنُوْنَ، فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

طریقہ: پہلی میم کو دوسری میم کے ساتھ ملا کر ایک الف کے برابر غنہ کرنا۔

اخفاء کا لغوی معنی

چھپانا۔

اصطلاحی معنی

میم کی آواز کو ناک میں چھپا کر اظہار و ادغام کی درمیانی کیفیت کے ساتھ ادا کرنا۔

قاعدہ: میم ساکن کے بعد اگر باء آجائے تو اخفاء ہوگا اور اس اخفاء کو ''اخفاء شفوی'' کہتے ہیں۔

جیسے: وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ، عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ، فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ

طریقہ: میم کو ادا کرتے وقت دونوں ہونٹوں کے خشکی والے حصے کو نرمی والے حصے کے ساتھ ملا کر بقدر ایک الف غنہ کریں، پھر دونوں ہونٹوں کے کھلنے سے پہلے تری والے حصے سے باء کو سختی کے ساتھ ادا کریں۔

اظہار کا لغوی معنی

ظاہر کرنا۔

اصطلاحی معنی

میم کو اس کے مخرج سے بغیر غنہ کے تمام صفات کے ساتھ ادا کرنا۔

قاعدہ: میم ساکن کے بعد اگر میم اور باء کے علاوہ کوئی اور حرف آجائے تو وہاں اظہار ہوگا اور اس اظہار کو ’’اظہار شفوی‘‘ کہتے ہیں۔

اظہار شفوی کی مثالیں

نمبر شمار	حروف	مثالیں
1	ء	جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً
2	ت	كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ
3	ث	فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ
4	ج	لَهُمْ جَنّٰتٌ
5	ح	فَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ
6	خ	كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ
7	د	لَكُمْ دِيْنُكُمْ
8	ذ	جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ
9	ر	بَعَثَ فِيْكُمْ رَسُوْلًا

نمبر شمار	حروف	مثالیں
14	ض	يُضِلَّهُمْ ضَلٰلًا
15	ط	أَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ
16	ظ	وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ
17	ع	فَلَهُمْ عَذَابٌ
18	غ	عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ
19	ف	وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ
20	ق	ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ
21	ك	مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ
22	ل	لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ

10	ز	فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ
11	س	وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ
12	ش	عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا
13	ص	إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

23	ن	عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ
24	و	عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ
25	ھ	لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ
26	ی	وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ

اظہار شفوی کا طریقہ: میم کو دونوں ہونٹوں کے خشکی والے حصے کو ملا کر بغیر غنہ کے ادا کرنا۔

میم ساکن کے تفصیلی احکام

ادغام	اخفاء	اظہار
م + م	م + ب	م + م اور ب کے علاوہ باقی حروف
إِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ	عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ	كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ

سوالات

1. میم ساکن کے کتنے احکام ہیں، بیان کریں۔
2. میم ساکن کے ادغام کا لغوی و اصطلاحی معنی، قاعدہ اور طریقہ مع مثال بیان کریں؟
3. اخفائے شفوی کا لغوی و اصطلاحی معنی، قاعدہ اور طریقہ مع مثال بیان کریں؟
4. اظہار شفوی کا لغوی و اصطلاحی معنی، قاعدہ اور طریقہ مع مثال بیان کریں؟

نون کے اجمالی احکام

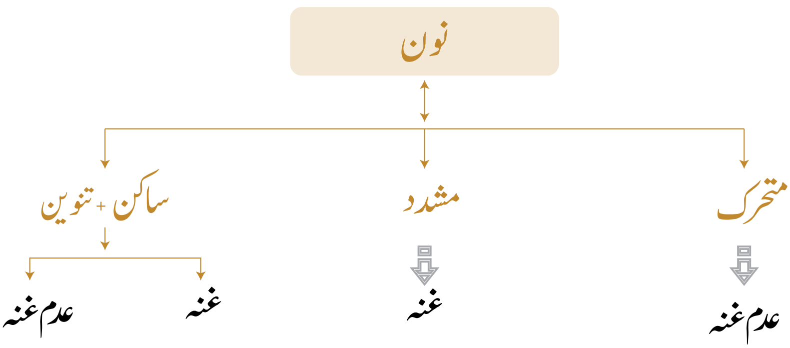
① **متحرک:** اس میں غنہ نہیں ہوگا، جیسے: كَانَ

② **مشدد:** اس میں غنہ ضروری ہے، جیسے: إِنَّ

③ **ساکن وتنوین:** اس کی دو حالتیں ہیں: ① غنہ ② عدم غنہ

① **غنہ:** جب نون ساکن وتنوین کے بعد ''حروف حلقی'' اور ''لام، راء'' کے علاوہ کوئی اور حرف آجائے تو غنہ ہوگا، جیسے: أَنْفُسَكُمْ، مَنْ يَّقُوْلُ

② **عدم غنہ:** جب نون ساکن وتنوین کے بعد ''حروف حلقی'' اور ''لام، راء'' میں سے کوئی حرف آجائے تو غنہ نہیں ہوگا، جیسے: مِنْهُمْ، مِنْ رَّبِّهٖ، مِنْ لَّدُنْهُ



سوالات

① نون میں غنہ کب ضروری ہے، مع مثال بیان کریں؟

② نون میں عدم غنہ کب ہوگا، مع مثال بیان کریں؟

نون ساکن وتنوین کے تفصیلی احکام

نون ساکن: جس پر کوئی حرکت نہ ہو۔

نون تنوین: وہ نون ساکن زائدہ جو کلمہ کے آخر میں واقع ہو۔

نون ساکن اور تنوین میں فرق

1. نون ساکن لکھا ہوتا ہے جبکہ نون تنوین لکھا نہیں ہوتا۔
2. نون ساکن اسم، فعل، حرف میں آتا ہے جبکہ نون تنوین صرف اسم میں آتا ہے۔
3. نون ساکن کلمہ کے آخر اور درمیان میں آتا ہے جبکہ نون تنوین صرف کلمہ کے آخر میں آتا ہے۔
4. نون ساکن وقفاً، وصلا پڑھا جاتا ہے جبکہ نون تنوین صرف وصلاً پڑھا جاتا ہے۔

احکام نون ساکن وتنوین

- اظہار ← حروف حلقی
- ادغام ← حروف یرملون
- اقلاب ← ب
- اخفاء ← باقی (15) حروف

تفصیل

- دو کلمے ← ادغام
  - ادغام مع الغنہ ← یومن
  - ادغام بلاغنہ ← لام راء
- ایک کلمہ ← اظہار مطلق
  - اَلدُّنیَا
  - قِنوَانٌ
  - صِنوَانٌ
  - بُنیَانٌ

اظہار کا لغوی معنی

ظاہر کرنا۔

اصطلاحی معنی

نون کو اس کے مخرج سے بغیر غنہ کے تمام صفات کے ساتھ ادا کرنا۔

قاعدہ: نون ساکن یا نون تنوین کے بعد حروف حلقی میں سے کوئی حرف آجائے تو اظہار ہوگا اور اس اظہار کو ''اظہار حلقی'' کہتے ہیں۔

اور حروف حلقی یہ ہیں: ء ھ ع ح غ خ

اظہار حلقی کی مثالیں

تنوین کی مثال	دو کلموں کی مثال	ایک کلمہ کی مثال	حروف حلقی
كِتٰبٌ أَنْزَلْنٰهُ	مَنْ أَعْطٰى	وَ يَنْئَوْنَ	ء
فَرِيْقًا هَدٰى	مَنْ هَاجَرَ	وَيَنْهَوْنَ	ھ
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ	مِنْ عِلْمٍ	اَلْأَنْعَامَ	ع
عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ	مَنْ حَآدَّ اللهَ	يَنْحِتُوْنَ	ح
قَوْلًا غَيْرَ	مِنْ غِسْلِيْنٍ	فَسَيُنْغِضُوْنَ	غ
لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ	مَنْ خَشِيَ	وَ الْمُنْخَنِقَةُ	خ

اظہار حلقی کے مراتب

1. اعلیٰ: جب نون ساکن وتنوین کے بعد ء ھ آجائیں۔
2. وسطیٰ: جب نون ساکن وتنوین کے بعد ع ح آجائیں۔
3. ادنیٰ: جب نون ساکن وتنوین کے بعد غ خ آجائیں۔

ادغام کا لغوی معنی

ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنا۔

اصطلاحی معنی

مدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح داخل کرنا کہ دونوں ایک ساتھ مشدد ادا ہوں۔

قاعدہ: نون ساکن یا تنوین کے بعد حروف یَرْمَلُوْنَ میں سے کوئی حرف آجائے تو ادغام ہوگا۔

ادغام کی دو قسمیں ہیں: ① ادغام مع الغنہ ② ادغام بلا غنہ

① ادغام مع الغنہ: یُوْمِنْ کے چار حروف (ی و م ن) میں ہوگا۔

ادغام مع الغنہ کی مثالیں

حروف ادغام	نون ساکن کی مثال	نون تنوین کی مثال
ی	مَنْ يُّؤْمِنُ	بَرْقٌ يَّجْعَلُوْنَ
و	مِنْ وَّالٍ	وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ
م	مِنْ مَّالٍ	لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ
ن	مَنْ نَّشَآءُ	يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ

نوٹ: یٰسٓ وَ الْقُرْاٰنِ، نٓ وَ الْقَلَمِ میں بطریق شاطبی: اظہار اور بطریق جزری: اظہار و ادغام دونوں جائز ہیں۔

② ادغام بلا غنہ: لام، راء میں ہوگا۔

ادغام بلا غنہ کی مثالیں

حروف ادغام	نون ساکن کی مثال	نون تنوین کی مثال

نون ساکن کے ادغام کی شرط

نون ساکن پہلے کلمہ کے آخر میں ہو اور حروف يُوْمِنْ میں سے کوئی حرف دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو تو ادغام ہوگا۔ لیکن اگر دونوں ایک ہی کلمہ میں آجائیں تو ''اظہار مطلق'' ہوگا۔ اس کی قرآن مجید میں صرف چار مثالیں ہیں اور وہ یہ ہیں: اَلدُّنْيَا، قِنْوَانٌ، صِنْوَانٌ، بُنْيَانٌ

اقلاب کا لغوی معنی

بدلنا۔

اصطلاحی معنی

نون ساکن اور نون تنوین کو میم سے بدل کر غنہ اور اخفاء کے ساتھ ادا کرنا۔

قاعدہ: نون ساکن یا تنوین کے بعد ''ب'' آجائے تو وہاں اقلاب ہوگا۔

اقلاب کی مثالیں

حرف اقلاب	ایک کلمہ کی مثال	دو کلموں کی مثال	تنوین کی مثال
ب	أَنْبِئُوْنِي	أَنْ بُوْرِكَ	سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ

اخفاء کا لغوی معنی

چھپانا۔

اصطلاحی معنی

نون کی آواز کو ناک میں چھپا کر اظہار و ادغام کی درمیانی کیفیت کے ساتھ ادا کرنا۔

قاعدہ: نون ساکن اور تنوین کے بعد حروف حلقی، حروف یرملون اور (ب اور الف) کے علاوہ باقی (15) حروف میں سے کوئی اور حرف آجائے تو اخفاء ہوگا اور اس اخفاء کو ''اخفاء حقیقی'' کہتے ہیں۔

اخفاء حقیقی کی مثالیں

نون تنوین	دو کلمے	ایک کلمہ	حروف اخفاء
بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ	مِنْ صَلْصَالٍ	فَانْصُرْنَا	ص
كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ	مِنْ ذِكْرٍ	مُنْذِرٌ	ذ
مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِيْنٍ	فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ	مَنْثُوْرًا	ث
كِرَامًا كَاتِبِيْنَ	فَمَنْ كَانَ	يَنْكُثُوْنَ	ك
فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ	مِنْ جَنَّةٍ	أَنْجَيْنٰكُمْ	ج
فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا	إِنْ شَآءَ اللّٰهُ	أَنْشَرَهٗ	ش
كُتُبٌ قَيِّمَةٌ	فَإِنْ قٰتَلُوْكُمْ	يَنْقَلِبُوْنَ	ق
قَوْلًا سَدِيْدًا	مِنْ سُلٰلَةٍ	فَلَا تَنْسٰى	س
قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ	وَمَنْ دَخَلَهٗ	أَنْدَادًا	د
شَرَابًا طَهُوْرًا	مِنْ طَيِّبٰتِ	يَنْطِقُوْنَ	ط
صَعِيْدًا زَلَقًا	مَنْ زَكّٰهَا	أَنْزَلْنٰهُ	ز
شَيْئًا فَرِيًّا	مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ	أَنْفُسَكُمْ	ف
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ	وَإِنْ تُبْتُمْ	أَنْتُمْ	ت
قَوْمًا ضَآلِّيْنَ	مِنْ ضَرِيْعٍ	مَنْضُوْدٍ	ض
ظِلًّا ظَلِيْلًا	مِنْ ظَهِيْرٍ	فَانْظُرُوْا	ظ

اخفاء کا طریقہ

نون ساکن اور تنوین کو ادا کرتے وقت زبان کے کنارہ کو دانتوں (ثنایا، رباعی، انیاب) کے مسوڑھوں کے ساتھ نرمی سے لگائیں اور آواز کو خیشوم میں چھپا کر بغیر تشدید کے اس طرح ادا کریں کہ نہ

ادغام ہو، نہ اظہار بلکہ ان کی درمیانی حالت ہو۔ اس کو اخفائے حقیقی، خیشومی اور تام کہتے ہیں۔

اخفاء کے مراتب

اعلیٰ	ادنیٰ	وسطیٰ
نون ساکن وتنوین کے بعد (ط د ت) آجائیں	نون ساکن وتنوین کے بعد (ق ك) آجائیں۔	نون ساکن وتنوین کے بعد باقی حروف اخفاء آجائیں۔

سَوَالاتْ

1. نون ساکن وتنوین کی تعریف ذکر کریں؟
2. نون ساکن وتنوین میں فرق بیان کریں؟
3. نون ساکن وتنوین کے کتنے احکام ہیں، بیان کریں؟
4. اظہار حلقی کا لغوی و اصطلاحی معنی، قاعدہ اور مراتب مع مثال بیان کریں؟
5. نون ساکن وتنوین کے بعد ادغام کا قاعدہ، اقسام اور شرط مع مثال ذکر کریں؟
6. اظہار مطلق کا قاعدہ اور کلمات بیان کریں؟
7. اقلاب کا لغوی معنی، تعریف، قاعدہ، طریقہ مع مثال بیان کریں؟
8. اخفائے حقیقی کا لغوی و اصطلاحی معنی، قاعدہ، طریقہ اور مراتب مع مثال بیان کریں؟
9. وہ کلمات ذکر کریں جن میں بطریق شاطبیہ صرف اظہار اور بطریق جزری اظہار و ادغام دونوں جائز ہیں؟

ادغام

ادغام کبیر
- **صرف ادغام**
  - ١۔ نِعِمَّا ٣۔ تَأْمُرُوٓنِّی
  - ٢۔ مَكَّنِّی ٤۔ أَتُحَآجُّوٓنِّی
- **ادغام مع الاشمام**
  - لَاتَأْمَنَّا
  - نوٹ: اظہار مع الروم بھی جائز ہے

ادغام صغیر
- **کیفیت کے اعتبار سے**
  - تام
  - ناقص
- **سبب ادغام یا مدغم اور مدغم فیہ کے اعتبار سے**

مثلین
- مدغم فیہ چودہ حروف
  - مجموعہ: (فَعِ وَكَلِّمْ تَهْدِ بِنَذِيْرٍ)
  - ان میں صرف تام ہوتا ہے
  - اس سے حروف مدہ مستثنیٰ ہیں
  - ﴿قَالُوْا وَمَا لَنَا ، فِيْ يَوْمٍ﴾

متجانسین
- **تام چھ حروف میں**
  - (ت) کا (ط) میں قَالَتْ طَّائِفَةٌ
  - (ت) کا (د) میں أَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ
  - (د) کا (ت) میں قَدْ تَّبَيَّنَ
  - (ث) کا (ذ) میں يَلْهَثْ ذّٰلِكَ
  - (ذ) کا (ظ) میں إِذْ ظَّلَمُوْا
  - (ب) کا (م) میں اِرْكَبْ مَّعَنَا
- **مستثنیٰ**
  - حروف حلقی اور حروف شجریہ
  - فَاصْفَحْ عَنْهُمْ، أَشْيَاءَهُمْ
- **ناقص ایک حرف میں**
  - (ط) کا (ت) میں
  - لَئِنْ بَسَطْتَّ، أَحَطْتُّ
  - مَا فَرَّطْتُّ، مَافَرَّطْتُّمْ

متقاربین
- **تین میں تام**
  - (ن) کا (ر) میں مِنْ رَّبِّهٖ
  - (ن) کا (ل) میں مِنْ لَّدُنْهُ
  - (ل) کا (ر) میں قُلْ رَّبِّ
- **دو میں ناقص**
  - (ن) کا (و) میں مِنْ وَّالٍ
  - (ن) کا (ی) میں مَنْ يَّقُوْلُ
- **دو میں مختلف فیہ ہے۔**
  - (ق) کا (ک) میں أَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ (تام اولیٰ)
  - (ن) کا (م) میں مِنْ مَّالٍ
- **مستثنیٰ:** حروف حلقی ← فَسَبِّحْهُ ، لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا

لام اَل
- **اظہار**
  - حروف قمریہ چودہ حروف ہیں۔
  - (اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَهُ)
- **ادغام**
  - حروف شمسیہ چودہ حروف ہیں۔
  - (تَثْ دَذْرَزَسْ شَصْ ضَطْ ظَلَنَ)

ادغام کا بیان

لغوی معنی: داخل کرنا، ملانا۔

اصطلاحی معنی: مدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح داخل کرنا کہ دونوں ایک ساتھ مشدد ادا ہوں۔

ادغام کی اقسام: ادغام کی دو قسمیں ہیں: ① ادغام کبیر ② ادغام صغیر

ادغام کبیر: مدغم متحرک ہو، اس کو ساکن کر کے مدغم فیہ میں داخل کیا جائے۔

روایت حفص میں ادغام کبیر کے صرف پانچ کلمات ہیں:

① نِعِمَّا اصل میں نِعِمَ مَا ② أَتُحَآجُّوْنِّيْ اصل میں أَتُحَاجُّوْنَنِيْ

③ لَا تَأْمَنَّا اصل میں لَا تَأْمَنُنَا ④ مَكَّنِّيْ اصل میں مَكَّنَنِيْ

⑤ تَأْمُرُوْنِّيْ اصل میں تَأْمُرُوْنَنِيْ

نوٹ: لَا تَأْمَنَّا میں دو وجہیں جائز ہیں: ① ادغام مع الاشمام ② اظہار مع الروم۔

ادغام صغیر: مدغم پہلے سے ساکن ہو، اس کو مدغم فیہ میں داخل کیا جائے، جیسے: قَدْ دَّخَلُوْا

کیفیت کے اعتبار سے ادغام کی اقسام

کیفیت کے اعتبار سے ادغام کی دو قسمیں ہیں: ① تام ② ناقص

تام: مدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح داخل کریں کہ مدغم کی کوئی صفت باقی نہ رہے۔

جیسے: مِنْ رَّبِّهٖ، قُلْ رَّبِّ

ناقص: مدغم کو مدغم فیہ میں اس طرح داخل کریں کہ مدغم کی کوئی صفت باقی رہے۔

جیسے: مَنْ يَّقُوْلُ، مِنْ وَّالٍ

سبب ادغام یا مدغم و مدغم فیہ کے اعتبار سے ادغام کی اقسام

اس کی تین قسمیں ہیں: ① مثلین ② متجانسین ③ متقاربین

مثلین: مدغم اور مدغم فیہ جب دونوں مخارج و صفات میں متحد ہوں، پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو پہلے کو دوسرے میں داخل کرنا، جیسے: قَدْ دَّخَلُوْا۔ مثلین میں صرف ادغام تام ہوتا ہے۔

مثلین کے مدغم فیہ حروف: مثلین کا چودہ حروف میں ادغام ہوتا ہے جن کا مجموعہ فَعِ وَكَلِّمْ تَهْدِ بِنَذِيْرٍ ہے۔

ادغام صغیر مثلین کی مثالیں

الرقم	حروف	مثالیں
1	ف	فَلَا يُسْرِفْ فِّي الْقَتْلِ
2	ع	تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ
3	و	ثُمَّ اتَّقَوْا وَّ أَحْسَنُوْا
4	ك	يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ
5	ل	قُلْ لَّكُمْ
6	م	فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
7	ت	فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ
8	ه	يُكْرِهْهُّنَّ
9	د	قَدْ دَّخَلُوْا
10	ب	وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ
11	ن	لَنْ نَّدْعُوَ
12	ذ	إِذْ ذَّهَبَ

⑬	ی	يٰبُنَيَّ
⑭	ر	وَاذْكُرْ رَّبَّكَ

نوٹ: اس حکم سے حروف مدہ مستثنٰی ہیں، لہٰذا ان کا ادغام نہیں ہوگا، جیسے: قَالُوْا وَمَا لَنَا، فِيْ يَوْمٍ

متجانسین: مدغم اور مدغم فیہ جب مخارج میں متحد ہوں اور صفات میں مختلف ہوں، پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہوتو پہلے کو دوسرے میں داخل کرنا، جیسے: قَالَتْ طَّآئِفَةٌ

متجانسین کے مدغم فیہ حروف: متجانسین کا سات حروف میں ادغام ہوا ہے، چھ میں تام اور ایک میں ناقص۔

تام کی مثالیں

① ت کا ط میں، جیسے: قَالَتْ طَّآئِفَةٌ

② ت کا د میں، جیسے: أَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللهَ

③ د کا ت میں، جیسے: قَدْ تَّبَيَّنَ

④ ذ کا ظ میں، جیسے: إِذْ ظَّلَمُوْا

⑤ ث کا ذ میں، جیسے: يَلْهَثْ ذٰلِكَ

⑥ ب کا م میں، جیسے: اِرْكَبْ مَّعَنَا

نوٹ: يَلْهَثْ ذّٰلِكَ، اِرْكَبْ مَّعَنَا میں بطریق شاطبی: ادغام اور بطریق جزری: ادغام و اظہار دونوں جائز ہیں۔

ناقص کی مثالیں

ط کا ت میں لَئِنْۢ بَسَطْتَّ، أَحَطْتُّ، مَا فَرَطْتُّ، مَا فَرَّطْتُّمْ

نوٹ: اس حکم سے حروف حلقی اور حروف شجریہ مستثنٰی ہیں، لہٰذا ان میں ادغام نہیں ہوگا۔

جیسے: فَاصْفَحْ عَنْهُمْ، أَشْيَآءَهُمْ

متقاربین: مدغم اور مدغم فیہ جب قریب المخرج ہوں، پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو پہلے کو دوسرے میں داخل کرنا، جیسے: مِنْ رَّبِّهٖ

متقاربین کے مدغم فیہ حروف: متقاربین کا بھی سات حروف میں ادغام ہوا ہے: تین میں تام، دو میں ناقص اور دو میں مختلف فیہ ہے۔

تام کی مثالیں

1. ن کا ر میں، جیسے: مِنْ رَّبِّهٖ، مِنْ رَّبِّكُمْ
2. ن کا ل میں، جیسے: مِنْ لَّدُنْهُ، أَنْ لَّا تَعْبُدُوْا
3. ل کا ر میں، جیسے: قُلْ رَّبِّ، قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ

ناقص کی مثالیں

1. ن کا و میں، جیسے: مِنْ وَّالٍ، مِنْ وَّلِيٍّ
2. ن کا ی میں، جیسے: مَنْ يَّقُوْلُ، مَنْ يَّشَآءُ

مختلف فیہ کی مثالیں

1. ق کا ك میں، جیسے: أَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ (تام اولیٰ)
2. ن کا م میں، جیسے: مِنْ مَّالٍ، مِنْ مَّآءٍ

نوٹ: اس حکم سے حروف حلقی مستثنیٰ ہیں، لہٰذا ان میں ادغام نہیں ہوگا، جیسے: فَسَبِّحْهُ، لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا

سوالات

1. ادغام کا لغوی و اصطلاحی معنی اور اقسام بیان کریں؟
2. ادغام صغیر اور کبیر کی تعریف کریں؟
3. ادغام کبیر کے کلمات ذکر کریں؟
4. «لَا تَأْمَنَّا» کو کتنی طرح پڑھ سکتے ہیں، بیان کریں؟

5. کیفیت کے اعتبار سے ادغام کی اقسام بیان کریں؟
6. ادغام تام اور ناقص کی تعریف کریں؟
7. سبب ادغام بیان کریں؟
8. مدغم اور مدغم فیہ کے اعتبار سے ادغام کی اقسام مع تعریفات ذکر کریں؟
9. مثلین میں کتنے حروف کا ادغام ہوا ہے اور وہ کون سے ہیں، مثالوں کے ساتھ واضح کریں؟
10. متجانسین میں کتنے حروف کا ادغام ہوا ہے اور وہ کون سے ہیں، مثالوں کے ساتھ واضح کریں؟
11. متقاربین میں کتنے حروف کا ادغام ہوا ہے اور وہ کون سے ہیں، مثالوں کے ساتھ واضح کریں؟
12. مثلین، متجانسین اور متقاربین میں مستثنیٰ کلمات ذکر کریں؟
13. وہ کلمات ذکر کریں جن میں بطریق شاطبیہ ادغام اور بطریق جزری ادغام اور اظہار دونوں جائز ہیں؟

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا

"بے شک یہ قرآن وہ راہ بتاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے اور مومنوں کو بشارت دیتا ہے جو نیک کام کرتے ہیں کہ یقیناً ان کے لیے بہت بڑا اجر ہے"۔

(بنيٓ إسرآيل 9:17)

لامِ أَل کا بیان

اس کے دو قاعدے ہیں: (1) اظہار (2) ادغام

اظہار

لامِ أل کا چودہ حروف میں اظہار ہوا ہے جن کا مجموعہ: (اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَهٗ) ہے۔ ان کو ''حروف قمریہ'' کہتے ہیں۔ اور اس اظہار کو ''اظہار قمری'' کہتے ہیں۔

اظہار قمری کی مثالیں

الرقم	حروف قمریہ	مثالیں
1	(ء) لام ال کے بعد	اَلْأَرْضُ
2	(ب) لام ال کے بعد	اَلْبَلَدُ
3	(غ) لام ال کے بعد	اَلْغَيْبُ
4	(ح) لام ال کے بعد	اَلْحَجُّ
5	(ج) لام ال کے بعد	اَلْجَنَّةُ
6	(ك) لام ال کے بعد	اَلْكِتٰبُ
7	(و) لام ال کے بعد	اَلْوَدُوْدُ
8	(خ) لام ال کے بعد	اَلْخَالِقُ
9	(ف) لام ال کے بعد	اَلْفَجْرُ

10	(ع) لام ال کے بعد	اَلْعَلِيْمُ
11	(ق) لام ال کے بعد	اَلْقَدِيْرُ
12	(ی) لام ال کے بعد	اَلْيَوْمِ
13	(م) لام ال کے بعد	اَلْمَشْرِقُ
14	(ھ) لام ال کے بعد	اَلْهُدٰى

ادغام

لامِ أَل کا چودہ حروف میں ادغام ہوا ہے۔اور وہ یہ ہیں: تَث، دَذْ، رَزَس، شَص، ضَط، ظَلَن
اور یہ حروف اس شعر کے شروع شروع والے کلمات میں جمع ہیں:

طِبْ ثُمَّ صِلْ رَحِمًا تَفُزْ ضِفْ ذَا نِعَمْ دَعْ سُوْءَ ظَنٍّ زُرْ شَرِيْفًا لِلْكَرَمْ

ان کو ''حروف شمسیہ'' کہتے ہیں اور اس ادغام کو ''ادغام شمسی'' کہتے ہیں۔

ادغام شمسی کی مثالیں

الرقم	حروف شمسیہ	مثالیں
1	(ط) لام ال کے بعد	وَالطَّارِقُ
2	(ث) لام ال کے بعد	وَالثَّمَرٰتِ
3	(ص) لام ال کے بعد	وَالصّٰبِرِيْنَ
4	(ر) لام ال کے بعد	اَلرَّحْمٰنُ
5	(ت) لام ال کے بعد	اَلتَّآئِبُوْنَ
6	(ض) لام ال کے بعد	وَالضُّحٰى
7	(ذ) لام ال کے بعد	وَالذّٰكِرِيْنَ
8	(ن) لام ال کے بعد	اَلنُّوْرُ

9	(د) لام ال کے بعد	اَلدِّیْنِ
10	(س) لام ال کے بعد	وَالسَّمَآءِ
11	(ظ) لام ال کے بعد	اَلظُّنُوْنَا
12	(ز) لام ال کے بعد	اَلزِّیْنَةُ
13	(ش) لام ال کے بعد	وَالشَّمْسِ
14	(ل) لام ال کے بعد	وَاللَّیْلِ

نوٹ: حروف قمریہ: قمر کا معنی چاند، جس طرح چاند کی موجودگی میں ستارے موجود رہتے ہیں۔ اسی طرح لام ال کے بعد حروف قمریہ آ جائیں تو لام بھی موجود رہتا ہے۔

حروف شمسیہ: شمس کا معنی سورج، جس طرح سورج کی موجودگی میں ستارے غائب ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح لام ال کے بعد حروف شمسیہ آ جائیں تو لام بھی مدغم ہو کر غائب ہو جاتا ہے۔

سوالات

1. لام "ال" کے کتنے قواعد ہیں بیان کریں؟
2. اظہار قمری کن حروف میں ہوتا ہے، مع امثلہ بیان کریں؟
3. ادغام شمسی کن حروف میں ہوتا ہے، مع امثلہ بیان کریں؟
4. اظہار قمری اور ادغام شمسی کی وجہ تسمیہ ذکر کریں؟

مد کے اجمالی احکام

محلِ مد

① الف ② واؤ ③ یاء (مدہ ہو یا لین)

حروفِ مدہ

① الف: الف ساکن ماقبل زبر ہو، جیسے: قَالَ

② واؤ: واؤ ساکن ماقبل پیش ہو، جیسے: قُوْلُوْا

③ یاء: یاء ساکن ماقبل زیر ہو، جیسے: قِیْلَ

حروفِ لین

① واؤ لین: واؤ ساکن ماقبل زبر ہو، جیسے: خَوْفٍ

② یاء لین: یاء ساکن ماقبل زبر ہو، جیسے: وَالصَّیْفِ

سببِ مد

سببِ مد

① ہمزہ، جیسے: جَآءَ، قَالُوْا اٰمَنَّا

② سکون، جیسے: آٰلْئٰنَ، نَسْتَعِیْنُ

③ تشدید، جیسے: دَآبَّةٍ، اَلْحَآقَّةُ

قاعدہ چھوٹی مد: محل مد کے بعد سبب مد نہ ہو تو چھوٹی مد ہوگی، جیسے: قَالَ، قِيْلَ، قُوْلُوْا

قاعدہ بڑی مد: محل مد کے بعد سبب مد ہو تو بڑی مد ہوگی، جیسے: جَآءَ، آلْئٰنَ، دَآبَّةٍ، قَالُوْٓا اٰمَنَّا

نوٹ: اگر محل مد کے بعد سکون عارضی (یعنی وقف کی صورت میں) ہو، جیسے: اَلرَّجِيْمْ، اَلرَّحِيْمْ، نَسْتَعِيْنْ، مِنْ خَوْفْ، وَالصَّيْفْ تو اس میں بڑی اور چھوٹی مد دونوں کر سکتے ہیں۔لیکن محل مد اگر حرف مدہ ہو تو بڑی مد بہتر ہے، اگر حرف لین ہو تو چھوٹی مد بہتر ہے۔

سوالات

① محل مد کون سے ہیں، واضح کریں؟
② حروف مدہ کون سے ہیں، ان کی تعریف کریں؟
③ حروف لین کون سے ہیں، ان کی تعریف کریں؟
④ سبب مد کون سے ہیں، بیان کریں؟
⑤ چھوٹی مد کا قاعدہ مع مثال بیان کریں؟
⑥ بڑی مد کا قاعدہ مع مثال بیان کریں؟
⑦ کن جگہوں پر چھوٹی اور بڑی مد دونوں کر سکتے ہیں، بیان کریں؟
⑧ کس جگہ پر چھوٹی مد بہتر اور کس جگہ پر بڑی مد بہتر ہے، بیان کریں؟

مد کے تفصیلی احکام

لغوی معنی

کھینچنا، لمبا کرنا، دراز کرنا۔

اصطلاحی معنی

حروف مدہ یا حروف لین پر آواز کا دراز کرنا۔

مد کی اقسام

① مد اصلی ② مد فرعی

مد اصلی: وہ مد جو اپنی اصلی اور ذاتی مقدار کے مطابق پڑھی جائے اور وہ کسی سبب پر موقوف نہ ہو،
جیسے: قَالَ، قِيْلَ، قُوْلُوْا

مد فرعی: وہ مد جو اپنی اصلی اور ذاتی مقدار سے بڑھا کر پڑھی جائے اور وہ کسی سبب پر موقوف ہو،
جیسے: جَآءَ، آٰلْئٰنَ، دَآبَّةٍ

مقدار مد

(طول): چھ حرکت، (توسط): چار حرکت، (قصر): دو حرکت

مد فرعی کی اقسام

اس کی اجمالاً چار قسمیں ہیں:

① واجب ② جائز ③ لازم ④ عارض

مد فرعی کی اقسام

- واجب (متصل)
- جائز (منفصل)
- لازم
  - کلمات قرآنیہ
    - مد لازم کلمی مخفف
    - مد لازم کلمی مثقل
  - حروف مقطعات
    - مد لازم حرفی مخفف
    - مد لازم حرفی مثقل
    - مد لازم لین
- عارض
  - مد عارض وقفی
  - مد عارض لین

مد واجب (متصل): حرف مدہ کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو، جیسے: جَآءَ، يَشَآءُ ۔ اس کی مقدار: توسط (چار حرکت) ہوگی۔

مد جائز (منفصل): حرف مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو، جیسے: قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۔ اس کی مقدار توسط ہے لیکن یہاں بطریق جزری قصر بھی جائز ہے۔

ملحوظہ: قصر کی صورت میں مندرجہ ذیل احکام کی رعایت کرنا ضروری ہے:

1. ﴿عِوَجًا ۜ قَيِّمًا﴾ (الكهف 1:18، 2)، ﴿مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا﴾ (يٰسٓ 52:36)، ﴿وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ۙ﴾ (القيٰمة 27:75)، ﴿كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ﴾ (المطففين 14:83)، میں صرف سکتہ پڑھا جائے گا۔
2. ﴿وَيَبْصُۜطُ﴾ (البقرة 245:2)، ﴿بَصْۜطَةً﴾ (الأعراف 69:7)، ﴿بِمُصَۜيْطِرٍ ۙ﴾ (الغاشية 22:88) میں ص جبکہ ﴿الْمُصَۜيْطِرُوْنَ ۜ﴾ (الطور 37:52) میں س پڑھا جائے گا۔
3. آٰلْـٰٔنَ، آٰللّٰهُ، آٰلذّٰكَرَيْنِ میں صرف ابدال پڑھا جائے گا۔
4. يَلْهَثْ ذّٰلِكَ، اِرْكَبْ مَّعَنَا میں صرف ابدال پڑھا جائے گا۔
5. لَا تَاْمَنَّا میں صرف ادغام مع الاشمام پڑھا جائے گا۔
6. كٓهٰيٰعٓصٓ، عٓسٓقٓ کی (ع) میں صرف توسط پڑھا جائے گا۔
7. كُلُّ فِرْقٍ کی راء کو صرف موٹا پڑھا جائے گا۔
8. يٰسٓ وَ الْقُرْاٰنِ، نٓ وَ الْقَلَمِ کو وصلاً صرف اظہار کے ساتھ پڑھا جائے گا۔
9. فَمَآ اٰتٰنِيَ کو وقفاً صرف حذفِ یاء اور سَلٰسِلَاْ کو وقفاً صرف حذفِ الف کے ساتھ پڑھا جائے گا۔
10. ضَعْفٍ ضِعْفًا میں ضاد پر صرف فتح پڑھا جائے گا۔

مد عارض وقفی: کلمہ قرآنی میں حرف مدہ کے بعد سکون عارضی ہو، جیسے: اَلرَّحِیْمْ۔ اس کی مقدار طول، توسط، قصر ہوگی۔ لیکن طول اولیٰ ہے۔

مد عارض لین: کلمہ قرآنی میں حرف لین کے بعد سکون عارضی ہو، جیسے: الصَّیْفْ، خَوْفْ۔ اس کی مقدار: قصر، توسط، طول ہوگی۔ لیکن قصر اولیٰ ہے۔

مد لازم کی اقسام

مد لازم کلمی مخفف: کلمہ قرآنی میں حرف مدہ کے بعد سکون لازمی ہو، جیسے: آلْئٰنَ۔ اس کی مقدار: طول، یعنی چھ حرکت ہوگی۔

مد لازم کلمی مثقل: کلمہ قرآنی میں حرف مدہ کے بعد تشدید ہو، جیسے: دَآبَّةٍ۔ اس کی مقدار طول ہے۔

مد لازم حرفی مخفف: حروف مقطعات میں حرف مدہ کے بعد سکون ہو، جیسے: حٰمٓ، قٓ۔ اس کی مقدار طول ہے۔

مد لازم حرفی مثقل: حروف مقطعات میں حرف مدہ کے بعد تشدید ہو، جیسے: الٓمّٓ۔ اس کی مقدار طول ہے۔

مد لازم لین: حروف مقطعات میں حرف لین کے بعد سکون ہو، جیسے: عینِ مریم ﴿كٓهٰيٰعٓصٓ﴾ اور عینِ شوریٰ ﴿عٓسٓقٓ﴾۔ اس کی مقدار طول، توسط ہوگی۔ لیکن طول اولیٰ ہے۔

حروفِ مقطعات

وہ حروف جن کو الگ الگ پڑھا جاتا ہے۔ یہ چودہ حروف ہیں جن کا مجموعہ (نَقَص عَسَلُکُمْ حَیٌّ طَاهِرٌ) ہے اور یہ (29) سورتوں کے شروع میں آئے ہیں۔

حروفِ مقطعات کی اقسام

نَقَص عَسَلُکُم
ان میں محل اور سبب دونوں ہیں۔
یہ تین حرفی ہیں۔

حَیٌّ طَهُر
ان میں صرف محل ہے۔
یہ دو حرفی ہیں۔

الف
اس میں صرف سبب ہے۔
یہ تین حرفی ہے لیکن مد نہیں ہوگی۔

مدود کے مراتب

1	2	3	4
مد لازم	مد متصل	مد عارض	مد منفصل
کلمی مخفف مثقل		مد عارض وقفی	
حرفی مخفف مثقل			
مد لازم لین			

سوالات

1. مد کا لغوی و اصطلاحی معنی اور اقسام بیان کریں؟
2. مقدار مد بیان کریں؟
3. مد فرعی کی اجمالاً اقسام ذکر کریں؟
4. مد فرعی کی تفصیلاً اقسام مع امثلہ اور مقدار بیان کریں؟
5. حروف مقطعات کتنے اور کون سے ہیں، نیز بتائیں کہ کتنی سورتوں کے شروع میں آئے ہیں؟
6. مدود کے مراتب بیان کریں؟
7. مد منفصل میں قصر کی صورت میں کتنی اور کون سی چیزوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے؟

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَتۡلُوۡنَ کِتٰبَ اللّٰہِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً یَّرۡجُوۡنَ تِجَارَۃً لَّنۡ تَبُوۡرَ

”بلاشبہ جو لوگ اللہ کی کتاب پڑھتے اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انھیں دے رکھا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کی امید رکھتے ہیں جو ہرگز تباہ نہیں ہوگی۔“

(فاطر 29:35)

ہمزہ کا بیان

ہمزہ کی دو قسمیں ہیں:

① ہمزہ اصلی ② ہمزہ زائدہ

ہمزہ اصلی: وہ ہمزہ ہے جو وزن کرتے وقت ف ع ل کے مقابلہ میں ہو، جیسے: أَمَرَ، سَأَلَ، قَرَأَ

ہمزہ زائدہ: وہ ہمزہ ہے جو وزن کرتے وقت ف ع ل کے مقابلہ میں نہ ہو، جیسے: اِكْتَسَبَ، اِسْتَكْبَرَ

ہمزہ زائدہ کی دو قسمیں ہیں:

① ہمزہ وصلی ② ہمزہ قطعی

وصلی: جو ابتدائے کلام میں ثابت رہے اور وسط کلام میں حذف ہوجائے، جیسے: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾

قطعی: جو ابتدائے کلام اور وسط کلام میں حذف نہ ہو، جیسے: ﴿فَلَآ أُقْسِمُ﴾

ہمزہ کے احکام

ہمزہ کے چار احکام ہیں:

① تحقیق ② تسہیل ③ ابدال ④ حذف

تحقیق

لغوی معنی: صاف صاف پڑھنا، یعنی ظاہر کرکے پڑھنا۔

اصطلاحی معنی: ہمزہ کو اس کے مخرج سے مع صفت جہر وشدت کے ادا کرنا۔

قاعدہ: جب دو ہمزے قطعی متحرک ایک کلمہ یا دو کلموں میں جمع ہوں تو ان کو تحقیق کے ساتھ پڑھنا چاہیے،

جیسے: ءَأَسْلَمْتُمْ، جَآءَ أَمْرُنَا

تسہیل

لغوی معنی: نرم کرنا، آسان کرنا۔

اصطلاحی معنی: ہمزہ کو ہمزہ اور حرف مدہ کے درمیان پڑھنا۔

تسہیل کی دو قسمیں ہیں:

① تسہیل وجوبی ② تسہیل جوازی

تسہیل وجوبی: جہاں صرف تسہیل ہی ہو۔

قاعدہ: جب دو ہمزے قطعی مفتوح ایک کلمہ میں جمع ہوں تو ان کو تحقیق کے ساتھ پڑھنا واجب ہے مگر اس سے لفظ ءَأَعْجَمِيٌّ مستثنیٰ ہے جس کے دوسرے ہمزہ میں تسہیل وجوبی ہوگی۔

تسہیل جوازی: جہاں تسہیل بھی ہو اور کوئی اور وجہ بھی جائز (ابدال) ہو۔

قاعدہ: دو ہمزے ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا قطعی مفتوح اور دوسرا وصلی مفتوح ہو تو دوسرے ہمزہ میں تسہیل اور الف سے بدلنا دونوں جائز ہیں، جیسے: ءَاَلْـٰٔنَ، آلْـٰٔنَ. ءَاَللّٰهُ، آللّٰهُ. ءَاَلذّٰكَرَيْنِ، آلذّٰكَرَيْنِ.

ابدال

لغوی معنی: بدلنا۔

اصطلاحی معنی: ہمزہ کو خالص حرف مدہ سے بدل کر پڑھنا۔

ابدال کی دو قسمیں ہیں:

① ابدال جوازی ② ابدال وجوبی

ابدال جوازی: جہاں ابدال کے علاوہ کوئی اور وجہ (تسہیل) بھی جائز ہو۔

قاعدہ: جب دو ہمزے ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا قطعی مفتوح اور دوسرا وصلی مفتوح ہو تو دوسرے کو الف سے بدلنا اور تسہیل کرنا دونوں جائز ہیں (لیکن ابدال اولیٰ ہے)، جیسے: آلْـٰٔنَ، ءَاَلْـٰٔنَ. آللّٰهُ، ءَاَللّٰهُ. آلذّٰكَرَيْنِ، ءَاَلذّٰكَرَيْنِ.

قاعدہ: جب دو ہمزے ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہوتو دوسرے ہمزہ کو پہلے ہمزہ کی حرکت کے موافق حرف مدہ سے بدل کر پڑھیں گے، جیسے: ءَأْمَنَ سے اٰمَنَ، إِءْمَانٌ سے إِيْمَانٌ، أُءْتُوْا سے أُوْتُوْا

ہمزہ منفردہ ساکنہ

نوٹ: اگر ہمزہ ساکنہ منفردہ کلمہ کے شروع میں ہوتو اس کلمہ کو پڑھنے کے لیے ہمزہ وصلی شروع میں لایا جائے گا اور اس ہمزہ ساکنہ کا ماقبل کی حرکت کے مطابق حرف مدہ سے ابدال کیا جائے گا۔

جیسے: فِي السَّمٰوٰتْ ط اِيْتُوْنِيْ اور وصل کی صورت میں فِي السَّمٰوٰتِ ائْتُوْنِيْ۔اسی طرح (فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ) (الَّذِیْ ائْتُمِنُ) (قَالُوْا ائْتِنَا) پڑھا جائے گا۔

حذف

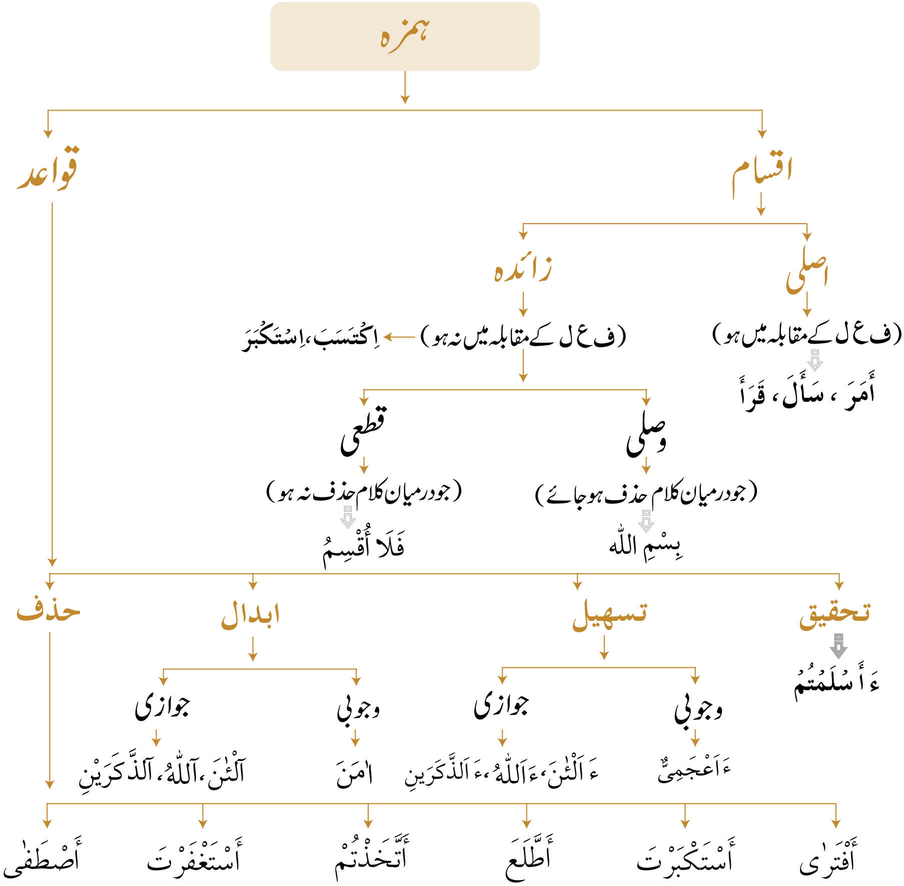
لغوی معنی: گرانا۔

اصطلاحی معنی: ہمزہ کو وسط کلام میں گرا کر پڑھنا۔

قاعدہ: جب دو ہمزے ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا قطعی مفتوح اور دوسرا وصلی مکسور ہوتو دوسرے ہمزہ کو گرا کر پڑھیں گے۔

قرآن مجید میں ایسے چھ کلمات ہیں:

1. أَفْتَرٰی اصل میں أَاِفْتَرٰی ہے۔
2. أَسْتَكْبَرْتَ اصل میں أَاِسْتَكْبَرْتَ ہے۔
3. أَتَّخَذْتُمْ اصل میں أَاِتَّخَذْتُمْ ہے۔
4. أَطَّلَعَ اصل میں أَاِطَّلَعَ ہے۔
5. أَصْطَفٰی اصل میں أَاِصْطَفٰی ہے۔
6. أَسْتَغْفَرْتَ اصل میں أَاِسْتَغْفَرْتَ ہے۔



سوالات

1. ہمزہ کی اقسام مع امثلہ بیان کریں؟
2. ہمزہ زائدہ کی اقسام مع امثلہ بیان کریں؟
3. ہمزہ کے احکام بیان کریں؟
4. تحقیق کا لغوی و اصطلاحی معنی اور قاعدہ مع امثلہ بیان کریں؟
5. تسہیل کا لغوی و اصطلاحی معنی اور اقسام بیان کریں؟
6. تسہیل وجوبی کا معنی اور قاعدہ مع امثلہ بیان کریں؟
7. تسہیل جوازی کا معنی اور قاعدہ مع امثلہ بیان کریں؟

8. ابدال کا لغوی و اصطلاحی معنی اور اقسام بیان کریں؟
9. ابدال جوازی کسے کہتے ہیں، اس کا قاعدہ مع امثلہ بیان کریں؟
10. ابدال وجوبی کسے کہتے ہیں، اس کا قاعدہ مع امثلہ بیان کریں؟
11. ہمزہ ساکنہ منفردہ کسے کہتے ہیں، مثال کے ساتھ واضح کریں؟
12. حذف کا لغوی و اصطلاحی معنی اور قاعدہ مع کلمات بیان کریں؟

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۭ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

”سورج ڈھلنے سے لے کر رات کے اندھیرے تک نماز قائم کیجیے، اور نمازِ فجر بھی، بے شک فجر کی نماز (فرشتوں کے) حاضر ہونے کا وقت ہے۔ اور رات کے کچھ حصے میں بھی آپ اس (قرآن کے ساتھ تہجد پڑھیں، اس حال میں کہ (یہ) آپ کے لیے زائد ہے، امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقامِ محمود پر کھڑا کرے گا۔“

(بنيٓ إسرآيل 17:78، 79)

ہمزہ وصلی و قطعی کی پہچان

کلمہ کی تین قسمیں ہیں: ① اسم ② فعل ③ حرف۔

① **اسم:** جو اپنا معنی خود بتائے اور کسی زمانہ کا محتاج نہ ہو۔

اس کی دو قسمیں ہیں: ① اسمائے مصادر ② اسمائے غیر مصادر

اسمائے مصادر: ان اسماء کا ہمزہ وصلی مکسور ہوتا ہے، مثلاً: اِمْتِحَانٌ، اِنْتِقَامٌ، اِسْتِغْفَارٌ، اِسْتِكْبَارٌ

سوائے باب افعال کے، اس کا ہمزہ قطعی ہوتا ہے، مثلاً: إِكْرَامٌ، إِتْمَامٌ

اسمائے غیر مصادر: ان اسماء کا ہمزہ وصلی بھی ہوتا ہے اور قطعی بھی۔

وصلی: یہ کل دس اسماء ہیں جن میں سے سات قرآن میں ہیں اور تین غیر قرآن میں۔ قرآنی کلمات یہ ہیں:

اِبْنٌ، اِبْنَةٌ، اِمْرُءٌ، اِمْرَاَةٌ، اِسْمٌ، اِثْنَيْنِ، اِثْنَتَيْنِ

غیر قرآنی کلمات یہ ہیں: اِبْنُمٌ، اَيْمُنٌ، اِسْتٌ

قطعی: اس کی چھ قسمیں ہیں:

① اسمائے ضمیر ② علم ③ اسمائے نکرہ ④ اسمائے جمع ⑤ اسمائے تفضیل ⑥ اسمائے اشارہ

✧ **اسمائے ضمیر:** وہ اسم جو کسی نام کی جگہ بولا جائے، مثلاً: أَنْتَ، أَنْتُمَا، أَنْتُمْ، أَنَا، أَنْتُنَّ، إِيَّاهُ، إِيَّاهُمْ وغیرہ۔

✧ **علم:** یہاں علم سے مراد ہمزۃ الاعلام ہے، یعنی ان اسماء کا ہمزہ جو غیر عربی ہیں، مثلاً: إِبْرَاهِيمْ، إِسْمَاعِيلْ، إِسْحَاقْ، إِدْرِيسْ، إِلْيَاسْ، إِبْلِيسْ، إِسْرَائِيلْ وغیرہ۔

✧ **اسمائے نکرہ:** وہ اسم جو غیر معین چیز کے لیے بنایا گیا ہو، مثلاً: أَرْضٌ، إِنْسَانٌ وغیرہ۔

✦ **اسمائے جمع:** یہاں وہ ہمزہ مراد ہے جو کسی اسم مفرد کا جمع بناتے وقت اس کے شروع میں آتا ہے، مثلاً: أَنْعَامٌ، أَزْوَاجٌ، أَقْوَالٌ، أَعْمَالٌ، أَصْوَاتٌ، أَسْمَاءٌ، أَنْفُسٌ وغیرہ۔

✦ **اسم تفضیل:** وہ اسم جس میں کسی چیز کی بڑائی بیان کی جائے، مثلاً: أَحْمَدُ، أَعْلَمُ، أَكْبَرُ، أَظْلَمُ، أَحْسَنُ، أَقْسَطُ، أَشَدُّ، أَحَبُّ وغیرہ۔

✦ **اسم اشارہ:** وہ اسم جسے کسی شخص یا جگہ کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، مثلاً "أُولٰئِكَ، هٰؤُلَاءِ"

② **فعل:** جو اپنا معنی خود بتائے اور زمانے کا بھی محتاج ہو۔

فعل میں ہمزہ کی دو قسمیں ہیں: ① وصلی ② قطعی

(ا) **وصلی:** وصلی ہمزہ تین قسم کے افعال میں آتا ہے۔

① ثلاثی مجرد کا امر: مثلاً: اِضْرِبْ، اُنْصُرْ، اِفْتَحْ، اِشْرَحْ، اِرْجِعِيْ، اِهْبِطُوْا، اِعْلَمُوْا وغیرہ۔

② ثلاثی مزید فیہ کا امر: مثلاً: اِنْصَرِفْ، اِكْتَسِبْ، اِسْتَمِعْ ، اِتَّقُوْا، اِنْفَطِرُوْا، اِجْتَمِعُوْا، اِعْتَصِمُوْا وغیرہ۔

③ ماضی ثلاثی مزید فیہ: اس کی دو قسمیں ہیں: ① معروف ② مجہول

① معروف: مثلاً: اِكْتَسَبَ، اِنْفَجَرَتْ، اِسْتَكْبَرَ، اِفْتَرٰى، اِرْتَضٰى، اِهْتَدٰى وغیرہ۔

② مجہول: مثلاً: اُنْصُرِفَ، اُكْتُسِبَ، اُعْتُمِرَ، اُجْتُنِبَ، اُنْتُقِمَ، اُسْتُكْبِرَ وغیرہ۔

(ب) **قطعی:** اس کے تین مواقع ہیں: ① باب افعال ② مضارع واحد متکلم ③ ہمزہ استفہام۔

① باب افعال: مثلاً: أَكْرَمَ، أَنْعَمْتَ، أَسْرَرْتُ، أَعْلَنْتُ، أَكْمَلْتُ، أَتْمَمْتُ وغیرہ۔

② مضارع واحد متکلم: اس کی پھر آگے دو قسمیں ہیں: ① مجرد ② مزید فیہ

① مجرد کی مثالیں: أَعُوْذُ، أَذْهَبُ، أَدْخُلُ، أَشْكُرُ، أَذْكُرُ، أَضْرِبُ وغیرہ۔

② مزید فیہ کی مثالیں: سَأَسْتَغْفِرُلَكَ، أَعْتَزِلُكُمْ، أَنْتَقِمُ وغیرہ۔

③ ہمزہ استفہام: جب کسی مخاطب سے سوال کرنا ہو تو جملہ کے شروع میں ہمزہ مفتوح زائدہ لگا دیتے ہیں، مثلاً: أَلَمْ تَرَ، أَتَقُوْلُوْنَ، أَفَتُؤْمِنُوْنَ، أَرَأَيْتَ الَّذِیْ، أَلَمْ أَقُلْ لَّكُمْ، أَلَمْ تَعْلَمْ وغیرہ۔

③ **حرف:** جو اپنا معنی خود نہ بتائے لیکن دو اسموں، دو فعلوں یا اسم و فعل کو جوڑنے کا کام دے۔ اس میں ہمزہ کی دو قسمیں ہیں: ① وصلی ② قطعی۔

① **وصلی:** لام تعریف کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے، مثلاً: اَلْقَمَرُ، اَلشَّمْسُ، اَلنَّجْمُ، اَلرَّحِيْمُ، اَلْقُرْآنُ وغیرہ۔

② **قطعی:** باقی تمام حروف کا ہمزہ قطعی ہوتا ہے، مثلاً: إِنَّ، أَنَّ، إِنْ، أَنْ، إِذْ، إِذَا، إِنَّا، إِنَّنَا، أَلَّا وغیرہ۔

سوالات

① کلمہ کی اقسام بیان کریں؟

② اسم کا معنی اور اقسام بیان کریں؟

③ اسمائے مصادر کا ہمزہ وصلی ہوگا یا قطعی، مثال اور مستثنیٰ کلمات بیان کریں؟

④ اسمائے غیر مصادر میں ہمزہ وصلی کی مثالیں بیان کریں؟

⑤ اسمائے غیر مصادر میں ہمزہ قطعی کی اقسام مع امثلہ بیان کریں؟

⑥ فعل کا معنی اور اقسام بیان کریں؟

⑦ فعل میں ہمزہ وصلی کی اقسام مع امثلہ بیان کریں؟

⑧ فعل میں ہمزہ قطعی کی اقسام مع امثلہ بیان کریں؟

⑨ حرف کا معنی اور اقسام بیان کریں؟

⑩ حرف میں ہمزہ وصلی کہاں ہوگا، مثال سے وضاحت کریں؟

⑪ حرف میں ہمزہ قطعی کہاں کہاں ہوگا، مثالوں سے وضاحت کریں؟

ہمزہ وصلی و قطعی کا اعراب

اسم: ① اسم میں ہمزہ وصلی کا اعراب مصادر اور غیر مصادر میں مکسور ہوگا۔ مصادر، مثلاً: اِمْتِحَانْ سوائے باب افعال کے ، اس کا ہمزہ قطعی ہوگا۔ مثلاً: إِكْرَامْ۔ غیر مصادر، مثلاً: اِبْنٌ، اِمْرُؤٌ وغیرہ۔

② اسم میں ہمزہ قطعی کا اعراب مکسور اور مفتوح ہوگا۔ مکسور، مثلاً: إِيَّاهُ، إِبْرَاهِيْمَ۔ مفتوح، مثلاً: أَنْتَ، أَرْضٌ، أَقْوَالٌ، أَحْمَدُ وغیرہ۔ اور اسم اشارہ کا ہمزہ ہمیشہ قطعی مضموم ہوگا: أُوْلٰئِكَ۔ هٰؤُلَاءِ۔

فعل: ① فعل میں ہمزہ وصلی مکسور و مضموم ہوگا۔

② جب ماضی ثلاثی مزید فیہ معروف ہو، مثلاً: اِكْتَسَبَ یا مجہول ہو، مثلاً: اُنْصُرِفَ وغیرہ۔

③ فعل امر بناتے وقت فعل مضارع سے علامت مضارع ختم کرنے کے بعد اگر عین کلمہ مکسور، مفتوح یا ضمہ عارضی ہو تو ہمزہ وصلی مکسور ہوگا، مثلاً: تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ، تَفْتَحُ سے اِفْتَحْ، تَتَّقُوْا سے اِتَّقُوْا، تَمْشُوْا سے اِمْشُوْا۔ اگر عین کلمہ پر ضمہ ہو تو ہمزہ وصلی مضموم ہوگا، مثلاً: تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ، تَخْرُجُ سے اُخْرُجْ۔

④ فعل میں ہمزہ قطعی مفتوح ہوگا، مثلاً: أَكْرَمَ، سَأَسْتَغْفِرُلَكَ، أَعُوْذُ، أَلَمْ تَعْلَمْ وغیرہ۔

حرف: حرف میں ہمزہ قطعی مکسور اور مفتوح ہوگا، مثلاً: إِنْ، إِنَّ، أَنْ، أَنَّ وغیرہ۔

نوٹ: لام تعریف (ال) کا ہمزہ ہمیشہ وصلی مفتوح ہوگا: اَلرَّحِيْمِ، اَلشَّمْسِ، اَلنَّجْمِ وغیرہ۔

اسم

- **اسمائے مصادر**
  - ہمزہ وصلی مکسور ہوتا ہے
    - اِمْتِحَانْ
    - اِنْصِرَافْ
    - اِنْتِقَامْ
- **اسمائے غیر مصادر**
  - **ہمزہ وصلی**
    - **قرآن**
      - اِبْنٌ
      - اِبْنَةٌ
      - اِمْرَؤٌ
      - اِمْرَاَةٌ
      - اِسْمٌ
      - اِثْنَيْنِ
      - اِثْنَتَيْنِ
    - **غیر قرآن**
      - اِبْنُمٌ
      - اَيْمُنٌ
      - اِسْتٌ
  - **ہمزہ قطعی**
    - **اسمائے ضمیر**: إِيَّاهُ ، إِيَّاهُمْ ، أَنْتَ ، أَنْتُمَا ، أَنْتُمْ ، أَنَا وغیرہ
    - **علم**: إِبْرَاهِيمُ ، إِسْمَاعِيلُ ، إِسْحَاقُ ، إِدْرِيسُ ، إِلْيَاسُ ، إِسْرَائِيلُ
    - **اسمائے نکرہ**: أَرْضٌ ، إِنْسَانٌ
    - **اسمائے جمع**: أَسْمَاءٌ ، أَنْفُسٌ ، أَنْعَامٌ ، أَزْوَاجٌ ، أَقْوَالٌ ، أَعْمَالٌ
    - **اسمائے تفضیل**: أَحْسَنُ ، أَقْسَطُ ، أَحْمَدُ ، أَعْلَمُ ، أَكْبَرُ ، أَظْلَمُ
    - **اسم اشارہ**: أُولٰئِكَ، هٰؤُلَاءِ

فعل

- **ہمزہ وصلی**
  - **ثلاثی مجرد کا امر**: اِرْجِعِي ، اِهْبِطُوْا ، اِضْرِبْ ، اُنْصُرْ ، اِفْتَحْ ، اِشْرَحْ
  - **ثلاثی مزید فیہ کا امر**: اِنْصَرِفْ ، اِكْتَسِبْ ، اِنْفَطِرُوْا ، اِجْتَمِعُوْا ، اِسْتَمِعْ ، اِتَّقُوْا
  - **ماضی ثلاثی مزید فیہ**
    - **معروف**: اِكْتَسَبَ ، اِنْفَجَرَتْ ، اِسْتَكْبَرَ ، اِفْتَرٰى ، اِرْتَضٰى ، اِهْتَدٰى
    - **مجہول**: اُنْصُرِفَ ، اُكْتُسِبَ ، اُعْتُمِرَ ، اُجْتُنِبَ ، اُنْتُقِمَ ، اُسْتُكْبِرَ
- **ہمزہ قطعی**
  - **باب افعال**: أَكْرَمَ ، أَنْعَمْتَ ، أَسْرَرْتُ ، أَعْلَنْتُ ، أَكْمَلْتُ ، أَتْمَمْتُ
  - **مضارع واحد متکلم**
    - سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ ، أَعْتَزِلُكُمْ ، أَنْتَقِمُ ، أَسْتَكْبِرُ ، أَسْتَغْفِرُ ، أَدْعُوْ رَبِّيْ
    - أَعُوْذُ ، أَذْهَبُ ، أَدْخُلُ ، أَشْكُرُ ، أَذْكُرُ ، أَضْرِبُ
  - **ہمزہ استفہام**: أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ ، أَلَمْ تَعْلَمْ ، أَفَتُؤْمِنُوْنَ ، أَرَأَيْتَ الَّذِيْ ، أَلَمْ تَرَ ، أَتَقُوْلُوْنَ

حرف

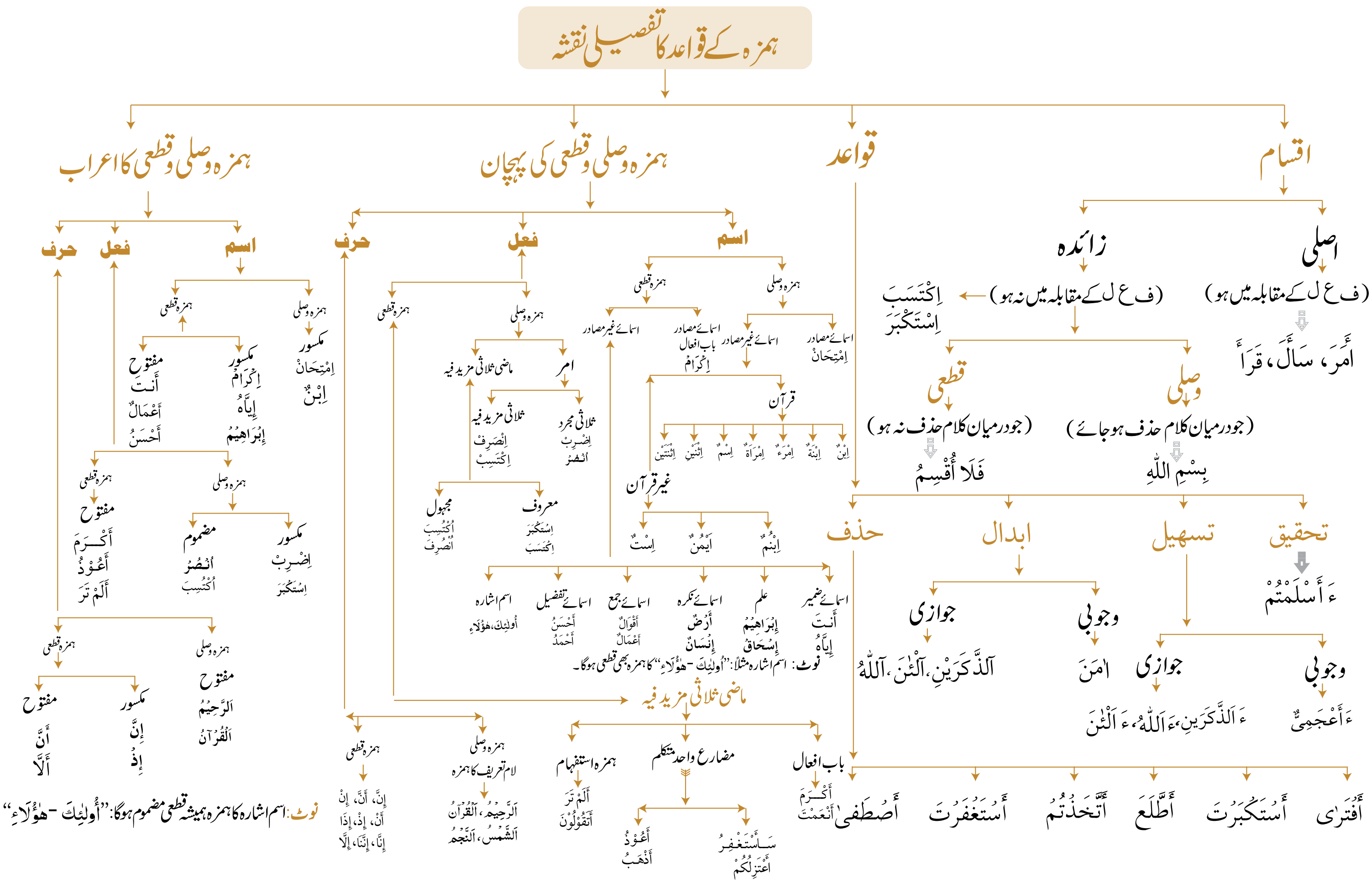
ہمزہ وصلی	ہمزہ قطعی
لام تعریف کا ہمزہ	باقی تمام حروف کا ہمزہ
اَلرَّحِیمُ ، اَلْقُرآنُ اَلشَّمْسُ ،اَلنَّجْمُ	إِنَّ ، أَنَّ ، إِنْ أَنْ ، إِذْ ،إِذَا إِنَّا ، إِنَّنَا، أَلَّا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَن يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا

”کہہ دیجیے: یقیناً اگر تمام انسان اور جن اس (بات) پر جمع ہو جائیں کہ اس قرآن جیسا بنا لائیں تو وہ اس جیسا نہیں لا سکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں۔“

(بنيٓ إسرآءيل 17:88)


ہمزہ کے قواعد کا تفصیلی نقشہ
اقسام
اصلی
(ف ع ل کے مقابلہ میں ہو)
أَمَرَ، سَأَلَ، قَرَأَ
زائدہ
(ف ع ل کے مقابلہ میں نہ ہو)
إِكْتَسَبَ
إِسْتَكْبَرَ
وصلی
(جو درمیان کلام حذف ہو جائے)
بِسْمِ اللّٰهِ
قطعی
(جو درمیان کلام حذف نہ ہو)
فَلَا أُقْسِمُ
قواعد
تحقیق
ءَ أَسْلَمْتُمْ
تسہیل
وجوبی
ءَ أَعْجَمِيٌّ
جوازی
ءَ آلذَّكَرَيْنِ، ءَ آللّٰهُ، ءَ آلْئٰنَ
ابدال
وجوبی
اٰمَنَ
جوازی
آلذَّكَرَيْنِ، آلْئٰنَ، آللّٰهُ
حذف
باب افعال
أَكْرَمَ
أَنْعَمْتَ
أَصْطَفَى
أَسْتَغْفَرْتَ
أَتَّخَذْتُمْ
أَطَّلَعَ
أَسْتَكْبَرْتَ
أَفْتَرٰى
ہمزہ وصلی و قطعی کی پہچان
اسم
ہمزہ وصلی
اسمائے مصادر
اِمْتِحَانٌ
اسمائے غیر مصادر
قرآن
اِبْنٌ
اِبْنَةٌ
اِمْرَءٌ
اِمْرَاَةٌ
اِسْمٌ
اِثْنَيْنِ
اِثْنَتَيْنِ
غیر قرآن
اِبْنُمٌ
اَيْمُنٌ
اِسْتٌ
ہمزہ قطعی
اسمائے مصادر
باب افعال
اِكْرَامٌ
اسمائے غیر مصادر
اسمائے ضمیر
أَنْتَ
إِيَّاهُ
علم
إِبْرَاهِيمُ
إِسْحَاقُ
اسمائے نکرہ
أَرْضٌ
إِنْسَانٌ
اسمائے جمع
أَقْوَالٌ
أَعْمَالٌ
اسمائے تفضیل
أَحْسَنُ
أَحْمَدُ
اسم اشارہ
أُولٰئِكَ، هٰؤُلَاءِ
نوٹ: اسم اشارہ مثلاً: ”أُولٰئِكَ - هٰؤُلَاءِ“ کا ہمزہ بھی قطعی ہوگا۔
فعل
ہمزہ وصلی
امر
ثلاثی مجرد
اِضْرِبْ
اُنْصُرْ
ثلاثی مزید فیہ
اِنْصَرِفْ
اِكْتَسِبْ
ماضی ثلاثی مزید فیہ
معروف
اِسْتَكْبَرَ
اِكْتَسَبَ
مجہول
اُكْتُسِبَ
اُنْصُرِفَ
ہمزہ قطعی
ماضی ثلاثی مزید فیہ
باب افعال
ہمزہ استفہام
أَلَمْ تَرَ
أَتَقُوْلُوْنَ
مضارع واحد متکلم
أَعُوْذُ
أَذْهَبُ
سَأَسْتَغْفِرُ
أَعْتَزِلُكُمْ
حرف
ہمزہ وصلی
لام تعریف کا ہمزہ
اَلرَّحِيْمُ، اَلْقُرْاٰنُ
اَلشَّمْسُ، اَلنَّجْمُ
ہمزہ قطعی
إِنَّ، أَنَّ، إِنْ
أَنْ، إِذْ، إِذَا
إِنَّا، إِنَّنَا، إِلَّا
ہمزہ وصلی و قطعی کا اعراب
اسم
ہمزہ وصلی
مکسور
اِمْتِحَانٌ
اِبْنٌ
ہمزہ قطعی
مکسور
إِكْرَامٌ
إِيَّاهُ
إِبْرَاهِيمُ
مفتوح
أَنْتَ
أَعْمَالٌ
أَحْسَنُ
فعل
ہمزہ وصلی
مکسور
اِضْرِبْ
اِسْتَكْبَرَ
مضموم
اُنْصُرْ
اُكْتُسِبَ
ہمزہ قطعی
مفتوح
أَكْرَمَ
أَعُوْذُ
أَلَمْ تَرَ
حرف
ہمزہ وصلی
مفتوح
اَلرَّحِيْمُ
اَلْقُرْاٰنُ
ہمزہ قطعی
مکسور
إِنَّ
إِذْ
مفتوح
أَنَّ
أَلَّا
نوٹ: اسم اشارہ کا ہمزہ ہمیشہ قطعی مضموم ہوگا: ”أُولٰئِكَ - هٰؤُلَاءِ“

سوالات

1. اسم میں ہمزہ وصلی کا اعراب مع امثلہ، نیز مستثنیٰ کلمات بیان کریں؟
2. اسم میں ہمزہ قطعی کا اعراب مع امثلہ بیان کریں؟
3. فعل میں ہمزہ وصلی کا اعراب مع امثلہ ذکر کریں؟
4. فعل میں ہمزہ قطعی کا اعراب مع امثلہ ذکر کریں؟
5. حرف میں ہمزہ وصلی و قطعی کا اعراب مع امثلہ بیان کریں؟

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، لَا أَقُولُ: الٓمٓ حَرْفٌ، وَلٰكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ

”جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اسے اس کے بدلے ایک نیکی ملے گی، اور ایک نیکی دس گنا بڑھا دی جائے گی، میں نہیں کہتا ”الم“ ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔“

(جامع الترمذي، حديث: 2910)

اجتماعِ ساکنین

لغوی معنی: دو ساکنوں کا جمع ہونا۔

اصطلاحی معنی: دو ساکنوں کا ایک کلمہ یا دو کلموں میں جمع ہونا۔

اس کی دو قسمیں ہیں: (1) اجتماع ساکنین علی حدہ (2) اجتماع ساکنین علی غیر حدہ

اجتماع ساکنین علی حدہ

تعریف: دو ساکن ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ ان میں تغیر و تبدل نہ کیا جائے۔ اس کی اجمالاً دو قسمیں ہیں:

(1) دو ساکن ایک کلمہ میں جمع ہوں، پہلا ساکن حرف مدہ ہو اور دوسرا ساکن اصلی ہو یا عارضی، جیسے: آلْئٰنَ، اَلرَّحِیْمْ

(2) دو ساکن ایک کلمہ میں جمع ہوں، پہلا ساکن غیر مدہ ہو اور دوسرا ساکن عارضی ہو، جیسے: اَلْفَجْرْ، اَلْقَدْرْ

تفصیلی قواعد

پہلی قسم کے قواعد: (1) دو ساکن ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن حرف مدہ ہو اور دوسرا ساکن اصلی ہو تو دونوں ساکنوں کو وصلاً، وقفاً باقی رکھیں گے، جیسے: آلْئٰنَ، دَآبَّۃٍ

(2) دو ساکن ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن حرف مدہ ہو اور دوسرا ساکن عارضی ہو تو دونوں ساکنوں کو صرف وقفاً باقی رکھیں گے، جیسے: نَسْتَعِیْنْ، یَعْلَمُوْنْ، تُکَذِّبٰانْ

دوسری قسم کا قاعدہ: دو ساکن ایک کلمہ میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن حرف مدہ نہ ہو اور دوسرا ساکن عارضی ہو تو دونوں کو صرف وقفاً باقی رکھیں گے، جیسے: اَلْفَجْرْ، اَلْعُسْرْ، اَلْحِجْرْ

اجتماع ساکنین علی غیر حدہ

تعریف: جب دو ساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ ان میں تغیر و تبدل کیا جاسکے۔

اس کی چار قسمیں ہیں: ① حذف کرنا ② فتحہ دینا ③ ضمہ دینا ④ کسرہ دینا۔

① **حذف کرنا:** جب دو ساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن حرف مدہ ہو تو اس کو گرا دیں گے، جیسے: وَ اسْتَبَقَا الْبَابَ، قَالُوا الْئٰنَ، فِي الْأَرْضِ

② **فتحہ دینا:** جب دو ساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن مِنْ جارہ کا نون ہو یا الٓمٓ اللہ کا میم ہو تو پہلے ساکن کو فتحہ دے کر پڑھیں گے، جیسے: مِنَ اللهِ، الٓمَّ اللهُ

③ **ضمہ دینا:** جب دو ساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن میم جمع ہو یا واؤ لین جمع ہو تو پہلے ساکن کو ضمہ دے کر پڑھیں گے، جیسے: عَلَيْكُمُ الْكِتٰبَ، دَعَوُا اللهَ

④ **کسرہ دینا:** جب دو ساکن دو کلموں میں اس طرح جمع ہوں کہ پہلا ساکن مذکورہ تینوں صورتوں میں سے نہ ہو تو پہلے ساکن کو کسرہ دے کر پڑھیں گے، جیسے: قُلِ ادْعُوا اللهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ، أَحَدُ نِ اللهُ

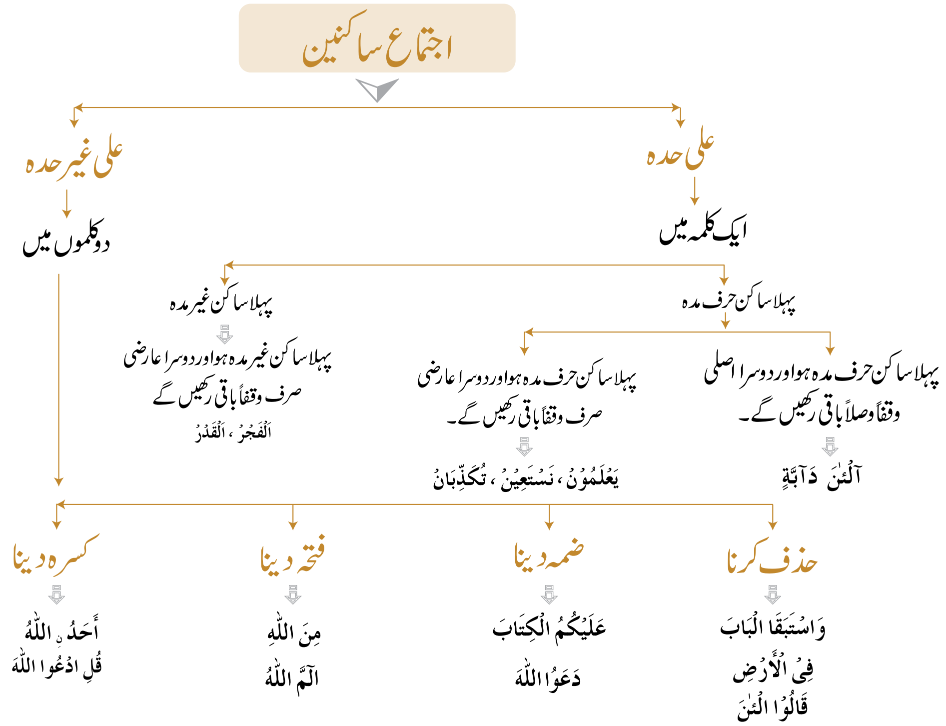
نون قطنی

قرآن مجید میں بعض جگہ دو کلموں کے درمیان چھوٹا سا نون لکھا ہوتا ہے، اسے نون قطنی کہتے ہیں۔

قاعدہ: نون تنوین کے بعد اگر ہمزہ وصلی ہو اور اس کے بعد حرف ساکن یا مشدد ہو تو نون تنوین کو قاعدے کے مطابق کسرہ دیں گے اور ہمزہ وصلی درمیان سے گر جائے گا، جیسے:

بِزِيْنَةِ اِلْكَوَاكِبِ۔ نُوْحُ اِبْنَهٗ۔ أَحَدُ نِ اللّٰهُ۔ شَيْـًٔا نِ اتَّخَذَهَا

نوٹ: نون قطنی وقف میں نہیں پڑھا جائے گا اور نہ ہی اس سے ابتداء کی جائے گی بلکہ آگے ہمزہ وصلی سے ابتداء ہوگی، جیسے: أَحَدُ نِ اللّٰهُ میں أَحَدْ کی دال پر وقف کریں گے اور ابتداء اللّٰهُ سے کریں گے، نِ اللّٰهُ پڑھنا غلط ہوگا۔



سوالات

1. اجتماع ساکنین کا لغوی و اصطلاحی معنی اور اقسام بیان کریں؟
2. اجتماع ساکنین علی حدہ کی تعریف اور تفصیلی اقسام مع امثلہ بیان کریں؟
3. اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کی تعریف اور اقسام مع امثلہ بیان کریں؟
4. نون قطنی کسے کہتے ہیں، قاعدہ اور اس کا حکم ذکر کریں؟

ھاء کا بیان

ہاء کی دو قسمیں ہیں:

① اصلی ② زائدہ۔

ہاءِ اصلی: جو ف ع ل کے مقابلے میں ہو اور نفسِ کلمہ کی ہو۔ اس کو جدا کرنے سے معنی خراب ہوجاتا ہو، جیسے: لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ ، نَفْقَهُ كَثِيْرًا ، فَوَاكِهُ كَثِيْرًا ، غَيْرَ مُتَشَابِهٍ ، وَ انْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ ، لفظ اللّٰہ جہاں بھی آئے۔

ہاءِ زائدہ: جو ف ع ل کے مقابلے میں نہ ہو اور نہ ہی نفسِ کلمہ کی ہو، جیسے: يَرْضَهُ لَكُمْ ، حِسَابِيَهْ۔

ہائے زائدہ کی تین قسمیں ہیں: ① ہائے مدوّرہ ② ہائے سکتہ ③ ہائے ضمیر۔

ہائے مدورہ: تانیث کی وہ تاء جو وقف میں ہائے ساکنہ سے بدل جاتی ہے، جیسے: جَنَّةٌ سے جَنَّهْ، آيَةٌ سے آيَهْ۔

ہائے سکتہ: وہ ہائے ساکنہ ہے جو کلمہ کی آخری حرکت کو ظاہر کرنے کے لیے لائی جاتی ہے اور اس کا کوئی معنی نہیں ہوتا، جیسے: كِتَابِيَهْ (دو جگہ)، حِسَابِيَهْ (دو جگہ)، مَالِيَهْ ، مَاهِيَهْ ، سُلْطَانِيَهْ ، لَمْ يَتَسَنَّهْ ، فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ۔

ہائے ضمیر: واحد مذکر غائب کی وہ ضمیر ہے جو کلمہ کے آخر میں بمعنی (اُس) لاحق ہوتی ہے، جیسے: أَنْزَلَهُ (اس نے اسے نازل کیا)۔

ہائے ضمیر کے قواعد

اس کے دو قاعدے ہیں: ① حرکت ② صلہ

① **حرکت:** مکسور ہوگی یا مضموم۔

ہائے ضمیر مکسور: ہائے ضمیر کے ماقبل اگر کسرہ ہو یا یائے ساکنہ ہو تو مکسور ہوگی، جیسے: بِهٖ ، فِيْهِ

مستثنٰی کلمات: ہائے ضمیر مکسور سے چار کلمات مستثنٰی ہیں۔ وَمَا أَنْسَانِيْهُ، عَلَيْهُ اللّٰهَ، أَرْجِهْ ، فَأَلْقِهْ

ہائے ضمیر مضموم: ہائے ضمیر کے ماقبل اگر فتحہ، ضمہ اور یائے ساکنہ کے علاوہ کوئی اور حرف ساکن ہو تو ہائے ضمیر مضموم ہوگی، جیسے: لَهُ الْمُلْكُ، رَسُوْلُهٗ ، أَخَاهُ ، أَخُوْهُ ، أَرْسِلْهُ

مستثنٰی کلمات: ہائے ضمیر مضموم سے ایک کلمہ مستثنٰی ہے، جیسے: وَيَتَّقْهِ

② **صلہ:** **لغوی معنٰی:** کھینچ کر پڑھنا۔

اصطلاحی معنٰی: ہائے ضمیر کو اس طرح کھینچنا کہ اس کے کھینچنے سے واؤ مدہ یا یائے مدہ پیدا ہو۔ صلہ کا دوسرا نام اشباع بھی ہے۔

قاعدہ: ہائے ضمیر کے ماقبل و مابعد دونوں متحرک ہوں تو صلہ ہوگا، جیسے: مَا لُهٗ وَ مَا كَسَبَ

مستثنٰی: صلہ کے قاعدے سے صرف ایک کلمہ مستثنٰی ہے: يَرْضَهُ لَكُمْ

عدم صلہ: ہائے ضمیر کے ماقبل ساکن اور مابعد ساکن یا مشدد ہو تو ہائے ضمیر میں صلہ نہیں ہوگا، جیسے: مِنْهُ الْكِتٰبُ ، فِيْهِ آيَةٌ، لَهُ الْمُلْكُ، لَهُ الدِّيْنُ

مستثنٰی: عدم صلہ کے قاعدہ سے صرف ایک کلمہ مستثنٰی ہے۔ فِيْهٖ مُهَانًا

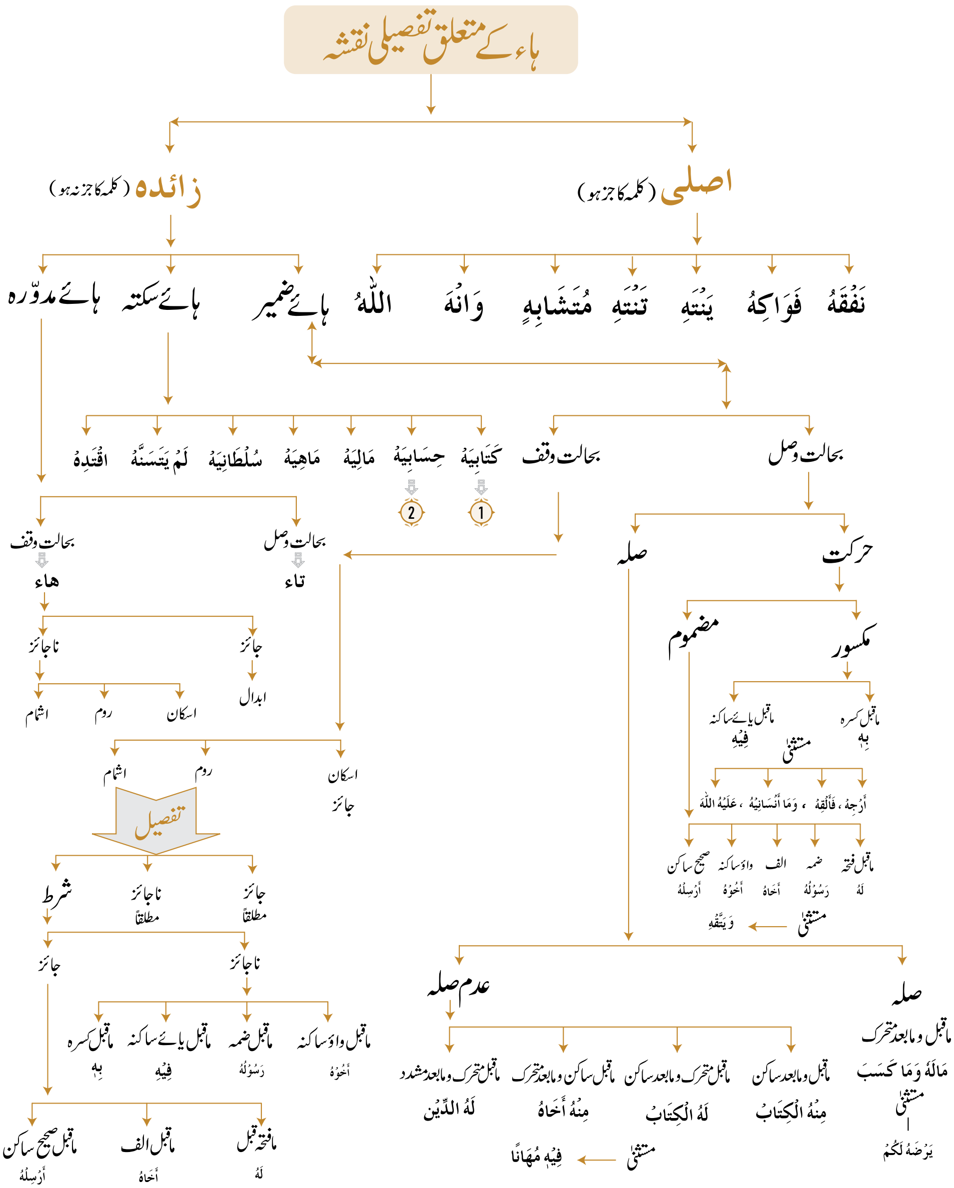
نوٹ: ہائے ضمیر پر روم و اشمام کے بارے میں قراء کا اختلاف ہے۔

① بعض کے نزدیک مطلقاً جائز ہے۔

② بعض کے نزدیک مطلقاً ناجائز ہے۔

③ بعض کے نزدیک تفصیل ہے۔ اور وہ یہ ہے: ہائے ضمیر کے ماقبل واؤ ساکنہ ہو، جیسے: مَا عَقَلُوْهُ یا یائے ساکنہ ہو، جیسے: إِلَيْهِ یا اس کے ماقبل ضمہ ہو، جیسے: رَسُوْلُهٗ یا کسرہ ہو، جیسے: مِنْ رَّبِّهٖ تو وقف

بالروم اور وقف بالاشمام جائز نہیں ہوگا۔ باقی صورتوں میں جائز ہے، یعنی ہائے ضمیر کے ماقبل زبر ہو، جیسے: لَهُ الدِّيْنُ یا ماقبل الف ہو، جیسے: أَخَاهُ یا ماقبل صحیح ساکن ہو، جیسے: مِنْ لَّدُنْهُ



سوالات

1. ہاء کی اقسام بیان کریں؟
2. ہائے اصلی کی تعریف وکلمات بیان کریں؟
3. ہائے زائدہ کی تعریف واقسام بیان کریں؟
4. ہائے مدورہ کی تعریف مع مثال ذکر کریں؟
5. ہائے سکتہ کی تعریف وکلمات بیان کریں؟
6. ہائے ضمیر کی تعریف وقواعد بیان کریں؟
7. ہائے ضمیر مکسور کا قاعدہ مع امثلہ اور مستثنیٰ کلمات بیان کریں؟
8. ہائے ضمیر مضموم کا قاعدہ مع امثلہ اور مستثنیٰ کلمات بیان کریں؟
9. صلہ کا لغوی واصطلاحی معنی، قاعدہ مع امثلہ اور مستثنیٰ کلمات بیان کریں؟
10. عدم صلہ کا لغوی واصطلاحی معنی، قاعدہ مع امثلہ اور مستثنیٰ کلمات بیان کریں؟
11. ہائے ضمیر پر روم واشمام کے بارے میں قراء کا اختلاف ذکر کریں؟

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:



”بیشک ہم ہی نے یہ ذکر (قرآن) نازل کیا اور بیشک ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔“

(الحجر 15:9)

وَقف کا بیان

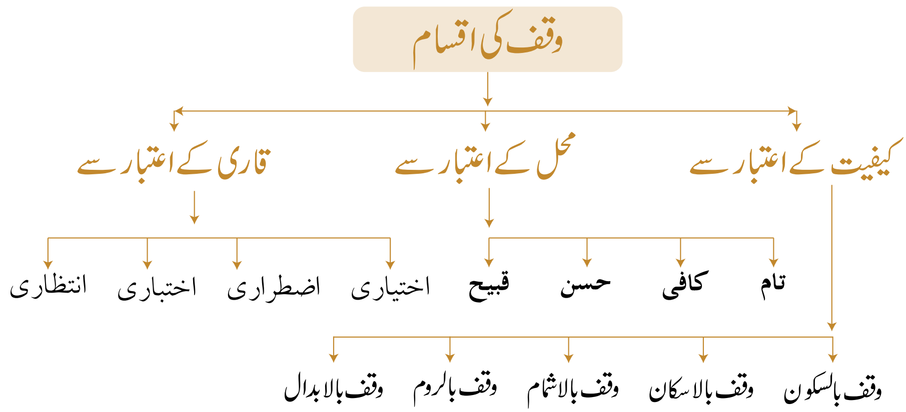
لغوی معنی: ٹھہرنا، رکنا۔

اصطلاحی معنی: کلمہ غیر موصولہ کے آخر پر سانس اور آواز توڑ کر ٹھہرنا، جیسے: مِنْكُمْ، فِيْمَا

وقف کی اقسام

وقف کی تین قسمیں ہیں:

① کیفیت کے اعتبار سے ② محل کے اعتبار سے ③ قاری کے اعتبار سے



① **وقف: کیفیت کے اعتبار سے:** اس کی پانچ قسمیں ہیں:

وقف بالسکون: کلمہ کا آخری حرف اگر پہلے سے ساکن ہو تو وہاں سانس اور آواز توڑ کر ٹھہرنا، جیسے: أَلَمْ نَشْرَحْ

وقف بالاسکان: کلمہ کا آخری حرف متحرک ہو تو اس کو ساکن کر کے وہاں سانس اور آواز توڑ کر ٹھہرنا، جیسے: اَلرَّحِيْمِ۔ یہ (زبر، زیر، پیش) تینوں حرکتوں پر ہوتا ہے۔

وقف بالاشمام: کلمہ کے آخری حرف کو ساکن کرکے ہونٹوں سے ضمہ کی طرف اشارہ کرنا، جیسے: نَسْتَعِيْنُ۔ یہ صرف (پیش) پر ہوتا ہے۔

وقف بالروم: کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کو آہستہ آواز میں پڑھنا کہ قریب والا ہی سن سکے، جیسے: اَلرَّحِيْمِ، نَسْتَعِيْنُ۔ یہ (زیر اور پیش) دونوں پر ہوتا ہے۔

وقف بالابدال: کلمہ کے آخری حرف پر دو زبر کی تنوین ہو تو اس کو الف سے بدلنا، جیسے: مَآءً سے مَآءَا یا تائے مدورہ (گول ۃ) ہو تو اس کو ہائے ساکنہ سے بدلنا، جیسے: جَنَّةٌ سے جَنَّهْ

② **وقف: محل کے اعتبار سے:** اس کی چار قسمیں ہیں: ① تام ② کافی ③ حسن ④ قبیح

تام: ایسی جگہ پر وقف کرنا جہاں ماقبل کا مابعد سے لفظی اور معنوی تعلق نہ ہو، جیسے: أُولَٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

حکم: مابعد سے ابتداء کی جائے گی۔

کافی: ایسی جگہ پر وقف کرنا جہاں ماقبل کا مابعد سے صرف معنوی تعلق ہو، جیسے: وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ، وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ

حکم: مابعد سے ابتداء کریں گے۔

حسن: ایسی جگہ پر وقف کرنا جہاں ماقبل کا مابعد سے لفظی اور معنوی تعلق ہو اور وقف کرنے سے معنیٰ خراب نہ ہوتا ہو، جیسے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

حکم: ① اگر آیت کے درمیان میں وقف ہو، جیسے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تو ماقبل سے اعادہ کریں گے۔

② اگر آیت کے اختتام پر وقف ہو، جیسے: رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ تو مابعد سے ابتداء کریں گے۔

قبیح: ایسی جگہ پر وقف کرنا جہاں ماقبل کا مابعد سے لفظی و معنوی تعلق ہو اور وقف کرنے سے معنیٰ بھی خراب ہوتا ہو، جیسے: يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ

حکم: یہ ناجائز ہے۔ صرف اضطراری حالت میں جائز ہے لیکن اس صورت میں بھی ماقبل سے اعادہ ضروری ہے۔

③ **وقف: قاری کے پڑھنے کے اعتبار سے:** اس کی چار قسمیں ہیں: ① اختیاری ② اضطراری

③ اختباری ④ انتظاری

اختیاری: اختیاری طور پر استراحت کی غرض سے (علاماتِ وقف پر) ٹھہرنا۔

اضطراری: جو مجبوری کی حالت میں کیا جائے، مثلاً کھانسی وغیرہ کا آ جانا۔

اختباری: امتحان کی غرض سے ممتحن کسی جگہ پر روک دے تو وقف اختباری کہلاتا ہے۔

انتظاری: کسی کلمہ پر ٹھہر کر اس کے تمام اختلافاتِ قراءات کو مکمل کرنا۔

فرمانِ رسول ﷺ ہے:

يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اِقْرَأْ وَارْقَ، وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا

"صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا: تو پڑھتا جا اور چڑھتا جا، اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ، جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا، پس بے شک تیری منزل وہ ہوگی، جہاں تو آخری آیت پڑھے گا۔"

(صحیح الجامع، حدیث: 8122)

رُموزِ اَوقاف

قرآن مجید ایک آسان کتاب ہے۔ علمائے کرام نے جس طرح عوام کی سہولت کے لیے قرآن مجید میں اعراب اور نقطوں کا اہتمام کیا، اسی طرح رموز اوقاف کو بھی وضع کیا۔ اور ان رموز کو وضع کرنے کی وجہ یہ تھی کہ جو شخص عربی زبان سے واقف نہ ہو اور نہ ہی معانی سے واقفیت رکھتا ہو تو اس کے لیے پہچان مشکل ہو جاتی ہے کہ کہاں وقف تام، کافی، حسن اور قبیح ہوگا، اس لیے ایسے شخص کو چاہیے کہ آیت کے اختتام پر یا ان رموز پر وقف کرے جن رموز کا قرآن مجید میں اہتمام کیا گیا ہے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

O: یہ گول علامت آیت پوری ہونے کی نشانی ہے۔ اصل میں ''آيَةٌ'' تھا جس کی جگہ اختصاراً گول (ۃ) لکھی جاتی تھی، پھر گول دائرے کی شکل دے دی گئی۔

۵: یہ پانچ کا ہندسہ مختلف فیہ آیت کی علامت ہے: یہ علامت اس جگہ پر ہوتی ہے جہاں علمائے کوفہ (امام عاصم وغیرہ) کے علاوہ نے آیت شمار کی ہے۔

نوٹ: اس وقت دنیا میں تقریباً علمائے کوفہ کے شمار پر اعتبار ہے، خاص طور پر برصغیر پاک و ہند میں۔

مـ: یہ وقف لازم کی علامت ہے۔ یہاں وقف کرنا ضروری ہے کیونکہ یہاں کلام مکمل ہوتا ہے۔

نوٹ: لازم سے مراد فرض یا واجب نہیں بلکہ لازم یہاں تاکید کے معنی میں ہے۔

ط: یہ وقف مطلق کی علامت ہے۔ یہاں بھی یقیناً وقف کرنا چاہیے اور یہ بھی کلام تام پر ہوتا ہے۔ لیکن وقف لازم کی طرح اس پر وقف کرنے کی زیادہ تاکید نہیں۔

ج: یہ وقف جائز کی علامت ہے۔ یہاں وقف کرنا اور وصل کرنا دونوں طرح جائز ہے۔ اس کا درجہ وقف مطلق کے بعد ہے۔

ز: یہ وقف مجوز کی علامت ہے۔ یہاں وقف کرنا اضطراری کیفیت میں ہے اور وصل کرنا زیادہ بہتر ہے۔
ص: یہ وقف مرخص کی علامت ہے۔ یہاں وصل کرنا زیادہ بہتر ہے۔ اضطراری کیفیت میں وقف بھی کر سکتے ہیں۔
نوٹ: وقف مرخص میں وقف کی وجہ وقف المجوز سے کمزور ہوتی ہے۔
ق: یہ ''قِيْلَ عَلَيْهِ الْوَقْفُ'' کا مخفف ہے۔ اس مقام پر وقف کے لیے کہا گیا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اس مقام پر نہ ٹھہرا جائے۔ اس کو وقف تاویلی بھی کہتے ہیں۔
ك: یہ ''كَذٰلِكَ'' کا مخفف ہے۔ یہ علامت وقف کے بعد آتی ہے اور علامت وصل کے بعد بھی، پس جس علامت کے بعد آئے اس کا بھی وہی حکم ہوگا۔
نوٹ: یہ علامت موجودہ دور کے مصاحف میں کم ہے۔
قلے: یہ ''اَلْوَقْفُ أَوْلٰى'' کا مخفف ہے۔ یہاں وقف کرنا بہتر ہے۔
قف: یہ ''قَدْ يُوْقَفُ عَلَيْهِ'' کا مخفف ہے۔ اس پر بامر مجبوری وقف کرنا جائز ہے لیکن وقف اختیاری بہتر نہیں۔
صل: یہ ''قَدْ يُوْصَلُ'' کا مخفف ہے۔ یہاں وصل کرنا بہتر ہے اور وقف ضعیف ہے۔
''قَفْ'' اور ''صَلْ'' میں فرق یہ ہے کہ ''قَفْ'' پر وقف راجح ہے اور ''صَلْ'' میں وصل راجح ہے۔
نوٹ: مذکورہ بالا علامات وقف کا حکم یہ ہے کہ مابعد سے ابتداء کی جائے تو اعادہ کی ضرورت نہیں۔
قلا: یہ ''قِيْلَ لَا وَقَفَ عَلَيْهِ'' کا مخفف ہے، یہاں وقف کرنا علماء کے ہاں مختلف فیہ ہے لیکن وصل اولیٰ ہے۔ جو وقف کے قائل ہیں ان کے قول پر وقف کے بعد اعادہ کی ضرورت نہیں مابعد سے ابتداء ہوگی۔
صلٰی: یہ ''اَلْوَصْلُ اَوْلٰى'' کا مخفف ہے اس جگہ پر وصل کرنا بہتر ہے۔ اگر وقف کیا جائے تو ماقبل سے اعادہ کرنا ہوگا۔
لَا: یہ ''لَا وَقَفَ عَلَيْهِ'' یا ''لَا تَقِفْ'' کا مخفف ہے، یہاں وقف نہیں کرنا چاہیے۔ اگر وقف کیا جائے تو ماقبل سے اعادہ کرنا ہوگا۔
نوٹ: اگر ۝ؗ آیت پر ہو تو وقف کرنا درست بلکہ سنت ہے اور مابعد سے ابتداء بھی صحیح ہے۔

نوٹ: علمائے اوقاف کا موقف: ① ہر وہ مقام جہاں وقف نہ کرنے کا حکم ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ مابعد سے ابتداء نہ کی جائے بلکہ وقف کی صورت میں ماقبل سے اعادہ کیا جائے۔

② ہر وہ مقام جہاں وقف کی اجازت دی ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ مابعد سے ابتداء کی جائے۔

وقف معانقہ، مراقبہ: یہ قریب قریب دو جگہ تین تین نقطے وقف معانقہ کی علامت ہے۔ بعض اوقات قرآن مجید کے حاشیے میں معانقہ یا مراقبہ کی بجائے ''مع'' کا لفظ بھی لکھا ہوتا ہے۔ معانقہ کا مطلب وقف کے دو موقعوں کا قریب قریب جمع ہوجانا، جیسے: لَا رَیْبَ ۛ فِیْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ○

حکم: اس کا حکم یہ ہے کہ دو نشانوں میں سے کسی ایک نشان پر وقف کرنا اور دوسرے کو ملا کر پڑھنا، دونوں جگہ وقف کرنا یا دونوں جگہ وصل کرنا صحیح نہیں بلکہ فصل اول وصل ثانی یا وصل اول فصل ثانی کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔ فصل کل ناجائز ہے اور وصل کل بعض کے نزدیک جائز ہے۔

وقف النبی ﷺ: یہ علامت اس جگہ لکھی گئی ہے جہاں آپ ﷺ نے فصاحت، بلاغت اور حسن وقف کی رعایت رکھتے ہوئے وقف فرمایا ہے۔

وقف جبریل علیہ السلام (منزل): یہ علامت اس جگہ لکھی گئی ہے جہاں جبریل علیہ السلام نے وحی سناتے ہوئے خصوصی طور پر وقف کیا ہے۔

نوٹ: بعض علماء وقف النبی ﷺ اور وقف جبریل علیہ السلام کو ایک ہی شمار کرتے ہیں۔

وقف غفران: یہ علامت اس جگہ پر ہے جہاں معانی ومفہوم کے اعتبار سے عمدہ ترین وقف ہے۔ پڑھنے اور سننے والے کو چاہیے کہ اس موقع پر استغفار کرے اور اللہ کے عذاب و وعید سے پناہ مانگے۔

نوٹ: یہ تینوں اوقاف قرآن مجید کے حاشیے پر لکھے ہوتے ہیں۔

وقف کفران (قبیح): یہاں وقف کرنے سے معنی مرادِ الٰہی کے خلاف ہوتا ہے، اس لیے یہاں وقف نہیں کرنا چاہیے۔ اگر اضطراری حالت میں وقف کیا جائے تو ماقبل سے اعادہ کرنا ہوگا۔

نوٹ: وقف کفران بعض قدیم مصاحف کے حاشیے پر تحریر ہوتا تھا۔ موجودہ زمانے کے مصاحف میں مرسوم نہیں ہوتا۔

قوت وضعف کے اعتبار سے رموز اوقاف کی اقسام وحکم

- **اقسام**
  - اقوی ← م
  - قوی ← ط
  - متوسط ← ج، قلے
  - ضعیف ← ز ص ق
  - اضعف
    - اضعف خفیف: قَفۡ، صَلۡ
    - اضعف شدید: قِلَا، صَلٰی، لَا
- **حکم**
  - مابعد سے ابتداء ← م، ط، ج، ز، ص، ق، قلے، قفۡ، صَلۡ، قِلَا
  - ماقبل سے اعادہ ← صَلٰی، لَا

سوالات

1. وقف کا لغوی و اصطلاحی معنی اور اقسام بیان کریں؟
2. کیفیت کے اعتبار سے وقف کی کتنی اقسام ہیں؟
3. وقف بالآسکان والروم والاشمام کی تعریفات کریں اور مثالوں کے ذریعے سے بتائیں کہ مذکورہ وقف کن حرکات پر ہوتے ہیں؟
4. وقف بالسکون، وقف بالابدال کی تعریف اور کن جگہوں پر ہوتے ہیں، مع امثلہ بیان کریں؟
5. محل کے اعتبار سے وقف کی اقسام بیان کریں۔
6. وقف تام اور کافی کی تعریفات اور حکم بیان کریں؟

⑦ وقف حسن کی تعریف اور حکم بیان کریں؟
⑧ وقف قبیح کی تعریف اور حکم بیان کریں؟
⑨ قاری کے اعتبار سے وقف کی اقسام بیان کریں؟
⑩ وقف اختیاری، اضطراری، اختباری اور انتظاری میں سے ہر ایک کی تعریف کریں؟
⑪ وقف اقویٰ اور قوی کی علامات مع تعریفات وحکم ذکر کریں؟
⑫ وقف متوسط اور ضعیف کی علامات مع تعریفات وحکم بیان کریں؟
⑬ وقف اضعف کی اقسام مع علامات وتعریفات اور حکم بیان کریں؟
⑭ درج ذیل اوقاف کی تعریفات ذکر کریں: ۝ ۔ ۵ ۔ ۛ ۔ وقف النبی ﷺ، وقف جبریل علیہ السلام۔ وقف غفران۔ وقف کفران

فرمانِ رسول ﷺ ہے:

إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن پر عمل) کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو
بلند مقام عطا فرماتا ہے اور اس (سے روگردانی) کی وجہ سے
دوسرے لوگوں کو پست و ذلیل کرتا ہے۔"

(سنن ابن ماجہ، حدیث: 218)

سکتہ کا بیان

لغوی معنی: خاموش ہونا، رکنا۔

اصطلاحی معنی: کلمہ کے آخری حرف پر بغیر سانس توڑے تھوڑی دیر کے لیے ٹھہرنا۔

سکتہ کی دو قسمیں ہیں:

① لفظی ② معنوی

سکتہ لفظی: جب حرف صحیح ساکن کے بعد ہمزہ ہو تو ساکن پر سکتہ کرنا، جیسے: شَیْءٍ، قَدْ أَفْلَحَ، مَنْ اٰمَنَ

نوٹ: یہ سکتہ روایت حفص میں بطریق شاطبی رحمہ اللہ نہیں، البتہ بطریق جزری رحمہ اللہ ہے۔

سکتہ معنوی: جن موقعوں میں دو کلموں کے درمیان معنوی جدائی کو ظاہر کرنا مقصود ہو تو وہاں سکتہ کیا جاتا ہے۔

روایت حفص میں سکتہ معنوی چار جگہ پر ہوا ہے:

① ﴿عِوَجَا ۜ قَيِّمًا﴾ [1]

② ﴿مَرْقَدِنَا ۜ هٰذَا﴾ [2]

③ ﴿مَنْ ۜ رَاقٍ﴾ [3]

④ ﴿كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ﴾ [4]

مذکورہ جگہوں پر بطریق شاطبی: سکتہ۔ اور بطریق جزری: سکتہ وعدم سکتہ دونوں جائز ہیں۔

---

[1] الکهف 1:18 . [2] یٰسٓ 52:36 . [3] القيامة 27:75 . [4] المطففين 14:83 .

سکتہ

لفظی — معنوی

قَدْ أَفْلَحَ — مَنْ اٰمَنَ

عِوَجًا ۜ قَيِّمًا — مَرْقَدِنَا ۜ هٰذَا — وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ — كَلَّا بَلْ ۜ رَانَ

سوالات

1. سکتہ کا لغوی و اصطلاحی معنی اور اقسام بیان کریں؟
2. سکتہ لفظی کی تعریف اور مثال بیان کریں؟
3. سکتہ معنوی کی تعریف کریں اور مثالوں کے ذریعے سے اس کے مقامات واضح کریں؟

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ

’’تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔‘‘

(صحيح البخاري، حديث: 5027)

بعض ضروری مسائل

وقف رسم الخط کے تابع ہوتا ہے لیکن بعض مقامات پر الف مرسوم ہوتا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا۔ ایسے کلمات مندرجہ ذیل ہیں:

(1) ﴿لٰكِنَّاۡ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَ لَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ۝﴾[1] (2) ﴿وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾[2] (3) ﴿اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ كُبَرَآءَنَا﴾[3] (4) ﴿فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ﴾[4] (5) ﴿اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَاۡ وَ اَغْلٰلًا وَّ سَعِيْرًا ۝﴾[5] (6) ﴿وَّ اَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَاۡ ۝ قَوَارِيْرَاۡ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ۝﴾[6] (پہلا) (7) ﴿قَالَ اِنِّيْٓ اَنَاۡ اَخُوْكَ﴾[7] جہاں بھی آئے۔

تنبیہ: وہ أنا جو نفس کلمہ کا ہو، اس کا الف ہر حال میں پڑھا جاتا ہے۔ (1) ﴿جَآءَنَا﴾[8] (2) ﴿لِقَآءَنَا﴾[9] (3) ﴿وَ اَنَابُوْٓا﴾[10] (4) ﴿وَّ اَنَاسِيَّ﴾[11] (5) ﴿الْاَنَامِلَ﴾[12] (6) ﴿وَّ اَنَابَ﴾[13]

نوٹ: دو کلمات ایسے ہیں جن کو وقفاً دو طرح پڑھ سکتے ہیں۔

(1) ﴿فَمَآ اٰتٰىنِۦَ﴾[14] حذف یاء ﴿فَمَآ اٰتٰنِ﴾ اور اثبات یاء فَمَآ اٰتٰنِي

(2) ﴿سَلٰسِلَاۡ﴾[15] حذف الف ﴿سَلٰسِلْ﴾ اور اثبات الف سَلٰسِلَا

وہ کلمات جن کا الف وقفاً وصلاً نہیں پڑھا جائے گا

(1) ﴿اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾[16]

---

[1] الکہف 38:18. [2] الأحزاب 11,10:33. [3] الأحزاب 67,66:33. [4] الأحزاب 68,67:33. [5] الدھر 4:76.
[6] الدھر 15:76. [7] یوسف 69:12. [8] الملك 9:67. [9] یونس 15:10. [10] الزمر 17:39. [11] الفرقان 49:25.
[12] آل عمران 119:3. [13] صٓ 24:38. [14] النمل 36:27. [15] الدھر 4:76. [16] البقرة 237:2.

(2) ﴿قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَآ اُمَمٌ لِّتَتْلُوَاْ عَلَيْهِمُ﴾ [1] (3) ﴿وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَاْ فِيْٓ
اَمْوَالِ النَّاسِ﴾ [2] (4) ﴿وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَاْ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ﴾ [3] (5) ﴿وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَاْ اَخْبَارَكُمْ﴾ [4]
(6) ﴿وَّعَادًا وَّثَمُوْدَاْ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ﴾ [5] (7) ﴿لَنْ نَّدْعُوَاْ مِنْ دُوْنِهٖٓ﴾ [6] (8) ﴿وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ
قَوَارِيْرَاْ ۙ قَوَارِيْرَاْ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ۝﴾ [7] (دوسرا) (9) ﴿وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَى
اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ۝﴾ [8] (10) ﴿اِلَّا خَبَالًا وَّلَاَاوْضَعُوْا خِلٰلَكُمْ﴾ [9] (11) ﴿اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ﴾ [10]
(12) ﴿ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ۝﴾ [11] (13) ﴿اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ﴾ [12] جہاں بھی
آئے۔ (14) ﴿اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَاۡئِهٖ بِاٰيٰتِنَا﴾ [13] جہاں بھی آئے۔ (15) ﴿وَمَلَاۡئِهِمْ اَنْ يَّفْتِنَهُمْ﴾ [14]
(16) ﴿وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَاْيْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ۙ﴾ [15] (17) ﴿وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاۡئِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝﴾ [16]
جہاں بھی آئے۔ (18) ﴿وَجِاْيْٓءَ﴾ [17] جہاں بھی آئے۔ (19) ﴿ثَلٰثَ مِاْئَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا ۝﴾ [18]
(20) ﴿يَّغْلِبُوْا مِاْئَتَيْنِ ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّاْئَةٌ يَّغْلِبُوْٓا﴾ [19] جہاں بھی آئے۔ (21) ﴿لَاَاَنْتُمْ اَشَدُّ﴾ [20]

چند مخصوص کلمات کا حکم

- ﴿ضَعْفٍ، ضَعْفًا﴾ [21] ضاد پر فتحہ اور ضُعْفٍ، ضُعْفًا ضاد پر ضمہ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔
- چار کلمات قرآن مجید میں ایسے ہیں جہاں ص پر چھوٹا سا س لکھا ہوتا ہے اور وہ یہ ہیں:

(1) ﴿وَيَبْصُۜطُ﴾ [22] (2) ﴿فِي الْخَلْقِ بَصْۜطَةً﴾ [23] ان دونوں میں صرف س پڑھیں گے۔

(3) ﴿الْمُصَۜيْطِرُوْنَ ۝﴾ [24] اس میں ص اور س دونوں پڑھ سکتے ہیں۔

(4) ﴿بِمُصَۜيْطِرٍ ۙ۝﴾ [25] اس میں صرف ص پڑھیں گے۔

---

(1) الرعد 30:13. (2) الروم 39:30. (3) محمد 4:47. (4) محمد 31:47. (5) هود 61:11، الفرقان 38:25، النجم 51:53، العنكبوت 38:29. (6) الكهف 14:18. (7) الدهر 15:76، 16. (8) آل عمران 158:3. (9) التوبة 47:9. (10) النمل 21:27. (11) الصفٰت 68:37. (12) آل عمران 144:3، الأنبيآء 34:21. (13) يونس 75:10. (14) يونس 83:10. (15) الكهف 23:18. (16) الأنعام 34:6. (17) الفجر 23:89. (18) الكهف 25:18. (19) الأنفال 65:8. (20) الحشر 13:59. (21) الروم 54:30. (22) البقرة 245:2. (23) الأعراف 69:7. (24) الطور 37:52. (25) الغاشية 22:88.

لیکن بطریق جزری: مذکورہ چاروں کلمات میں س اور ص دونوں پڑھ سکتے ہیں۔

فوائد

1. قرآنِ مجید میں ایک ایسا کلمہ ہے جس میں نون تنوین مرسوم ہے اور وہ یہ ہے: ﴿كَأَيِّن﴾[1]
2. قرآن مجید میں دو ایسے کلمات ہیں جہاں نون ساکن کو نون تنوین کی شکل میں لکھا گیا ہے اور وہ یہ ہیں: ﴿لَيَكُونًا﴾[2] اور ﴿لَنَسْفَعًا﴾[3]

سوالات

1. وہ کلمات بیان کریں جن کا الف وقفاً پڑھا جاتا ہے اور وصلاً نہیں؟
2. وہ أَنَا جو ضمیر کا نہیں بلکہ نفس کلمہ کا ہو، اس کے کلمات آیات کے ساتھ تحریر کریں؟
3. وہ کون سے کلمات ہیں جن پر حذف و اثبات کے ساتھ وقف کر سکتے ہیں؟
4. وہ کلمات بیان کریں جن کا الف نہ وقف میں پڑھا جاتا ہے نہ وصل میں؟
5. ضَعْفٍ، ضَعْفًا کا اختلاف ذکر کریں؟
6. وہ کلمات ذکر کریں جن میں ص کے اوپر چھوٹا سا س لکھا ہوتا ہے، نیز ان کا حکم بھی بیان کریں؟
7. كَأَيِّنْ، لَيَكُوْنًا، لَنَسْفَعًا کلمات کی وضاحت کریں؟

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے:

زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ

’’اپنی آوازوں سے قرآن کو زینت دو۔‘‘

(سنن أبي داود، حديث: 1468)

[1] آل عمران 146:3. [2] يوسف 32:12. [3] العلق 15:96.